ہی ان کی رقم بھی واپس رکھوا دی۔

5- حضرت یُوسُف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو کیا تنبیہ کی؟

جواب: حضرت یُوسُف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو تنبیہ کی کہ اگر تم اپنے بھائی بنیامین کو نہ لائے تو پھر میں تمھیں غلہ نہیں دوں گا۔

6- حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھروسا کرنے کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ اصل بھروسا کے لائق تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور میں اسی پر بھروسا کرتا ہوں۔

7- حضرت یعقوب علیہ السلام کو کس بات کا اندیشہ تھا؟

جواب: حضرت یعقوب علیہ السلام کو اندیشہ ہوا کہ گیارہ جوان بھائیوں کو ایک ساتھ مصر میں داخل ہوتا دیکھ کر کوئی ان سے حسد نہ کرے یا کوئی انھیں نقصان نہ پہنچا دے۔

8- حضرت یُوسُف علیہ السلام کے بھائیوں نے دوبارہ مصر آ کر کیا درخواست کی؟

جواب: حضرت یُوسُف علیہ السلام کے بھائی دوبارہ مصر آئے اور حضرت یُوسُف علیہ السلام کے سامنے درخواست کی کہ ہمارے خاندان والوں کو بڑی تکالیف ہو رہی ہیں۔ ہمارے پاس رقم بھی پوری نہیں ہے۔ ہمیں تھوڑی قیمت کے بدلے میں پُورا غلہ عطا فرما دیں۔

9- حضرت یعقوب علیہ السلام نے بینائی واپس آنے کے بعد گھر والوں سے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت یعقوب علیہ السلام نے گھر والوں سے فرمایا کہ دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔

10- حضرت یُوسُف علیہ السلام نے اپنے گھر والوں کا کیسے استقبال کیا؟

جواب: جب قافلہ مصر کے قریب آیا تو حضرت یُوسُف علیہ السلام نے مصر سے باہر نکل کر اپنے گھر والوں کا استقبال کیا اور فرمایا کہ امن و سکون کے ساتھ مصر میں داخل ہو جائیں۔

11- حضرت یُوسُف علیہ السلام کا خواب کیسے سچ ہوا؟

جواب: حضرت یُوسُف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا۔ اس وقت حضرت یُوسُف علیہ السلام کے ماں باپ اور گیارہ بھائی سب کے سب حضرت یُوسُف علیہ السلام کے لیے سجدہ میں چلے گئے۔ حضرت یُوسُف علیہ السلام پکار اُٹھے کہ ابا جان! اللہ تعالیٰ نے میرے خواب کو سچ کر دکھایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے:

(الف) ✓ فلسطین میں (ب) مصر میں (ج) عراق میں (د) شام میں

(ii) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے:

(الف) خلیل اللہ (ب) صفی اللہ (ج) ✓ رُوح اللہ (د) کلیم اللہ

(iii) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی کوشش کی:

(الف) چند حواریوں نے (ب) ✓ چند یہودیوں نے

(ج) چند بت پرستوں نے (د) چند مجوسیوں نے

(iv) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کو کہا جاتا ہے:

(الف) فدائی (ب) ✓ حواری (ج) صحابی (د) جانثار

(v) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے:

(الف) عصا کا اژدھا بننا (ب) پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا

(ج) ✓ مُردوں کو زندہ کرنا (د) پتھر سے پانی پھوٹنا

2- مختصر جواب دیجیے:

(i) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا واقعہ تحریر کیجیے۔

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام انتہائی نیک خاتون تھیں۔ اکثر تنہائی میں عبادت میں مصروف رہتی تھیں۔ ایک دن وہ لوگوں کی نگاہوں سے دور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھیں۔ اچانک حضرت جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں ظاہر ہوئے اور کہا "میں اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں، میں آپ کو بیٹے کی خوش خبری دینے آیا ہوں"۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے یہ بشارت دینے کے بعد حضرت مریم علیہا السلام پر پھونکا جس کے باعث حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

(ii) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں کیا کلام کیا؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں کلام کیا اور کہا "بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور مجھے بابرکت بنایا ہے جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا جب تک میں زندہ رہوں۔ اور اپنی (والدہ) کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور اس نے مجھے سرکش (و) بدبخت نہیں بنایا۔" (سورۃ مریم 30-32)

(iii) حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو کس بات کی دعوت دیتے تھے؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر، رسولوں پر، آخرت پر، فرشتوں پر، تقدیر پر اور آسمانی کتابوں پر ایمان صادق رکھنے کی دعوت دیتے تھے۔

(iv) قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کن معجزوں کا ذکر ہے؟

جواب: قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درج ذیل معجزات کا ذکر آیا ہے

1- اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرنا۔

2- پیدائشی نابینا کو بینا اور کوڑھ زدہ کو صحت مند کر دینا۔

3- حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی سے پرندہ بنا کر اس میں پھونک دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس میں رُوح پڑ جاتی تھی۔

4- آپ علیہ السلام یہ بتا دیتے تھے کہ کس نے کیا کھایا، کیا خرچ کیا اور کیا ذخیرہ کر کے گھر میں محفوظ رکھا۔

(v) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب اور کنیت تحریر کریں۔

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب "مسیح" اور "عبداللہ" ہے۔ آپ علیہ السلام کی کنیت "ابن مریم" ہے۔ آپ کا ایک لقب "رُوح اللہ" بھی ہے۔

3- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جامع تعارف لکھیں۔

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم الشان پیغمبر ہیں۔ آپ علیہ السلام بنی اسرائیل میں بھیجے گئے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کوئی نبی نہیں آیا۔ آپ علیہ السلام فلسطین میں بیت المقدس کے قریب پیدا ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام "مریم بنت عمران" ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب "مسیح" اور "عبداللہ" ہے اور آپ کی کنیت "ابن مریم" ہے۔ آپ علیہ السلام کا ایک لقب "رُوح اللہ" بھی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام انتہائی نیک خاتون تھیں۔ ایک دن وہ لوگوں کی نگاہوں سے دور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھیں۔ اچانک حضرت جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں ظاہر ہوئے اور کہا "میں اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں، میں آپ کو بیٹے کی خوش خبری دینے آیا ہوں۔"

حضرت جبریل علیہ السلام نے یہ بشارت دینے کے بعد حضرت مریم علیہا السلام پر پھونکا جس کے باعث حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے پہلے بنی اسرائیل ہر قسم کی بُرائیوں میں مبتلا تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر، رسولوں پر، آخرت پر، فرشتوں پر، تقدیر پر اور آسمانی کتابوں پر ایمان صادق رکھنے کی دعوت دی۔ آپ علیہ السلام نے انھیں اچھے اخلاق اختیار کرنے اور بری عادتوں کو چھوڑنے پر آمادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رغبت اور دنیا میں انہماک سے بچنے کی تلقین کی۔ آپ علیہ السلام نے لوگوں کو مخلوق خدا سے محبت کرنے اور ان سے حسن سلوک کا درس دیا۔

ان اعلیٰ تعلیمات کو چند لوگوں نے قبول کیا۔ ان لوگوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری کہا جاتا ہے۔ یہودی اپنی ضد اور بدبختی کی وجہ سے آپ علیہ السلام کے دشمن بنتے چلے گئے۔ انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی اور آپ علیہ السلام کے خلاف سازشیں بھی کیں۔ جب چند یہودیوں کی شرارتیں حد سے گزر گئیں اور انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شہید کرنے کا منصوبہ بنا لیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ حالت میں آسمانوں کی طرف اٹھا لیا اور یہودی آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔ کسی جگہ آپ کو آپ کے نام عیسیٰ علیہ السلام سے یاد کیا گیا، کسی جگہ مسیح اور عبداللہ کے لقب سے اور کسی مقام پر کنیت "ابن مریم" سے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے، جن میں سے درج ذیل چار معجزات کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے:

1- اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرنا۔

2- پیدائشی نابینا کو بینا اور کوڑھ زدہ کو صحت مند کر دینا۔

3- حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی سے پرندہ بنا کر اس میں پھونک دیتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس میں روح پڑ جاتی تھی۔

4- آپ علیہ السلام یہ بتا دیتے تھے کہ کس نے کیا کھایا، کیا خرچ کیا اور کیا ذخیرہ کر کے گھر میں محفوظ رکھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغمبروں میں بڑی شان والے پیغمبر ہیں۔ ان کی زندگی ایمان افروز واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ ان واقعات میں ہمارے لیے نصیحت موجود ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھیجے گئے: (Final Term 23)

(a) ✓ بنی اسرائیل کی طرف (b) قوم عاد کی طرف

(c) قوم ثمود کی طرف (d) قوم لوط کی طرف

2- روح اللہ لقب ہے: (Final Term 23)

(a) حضرت آدم علیہ السلام کا (b) حضرت نوح علیہ السلام کا

(c) ✓ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا (d) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

3- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبوت عطا ہوئی: (Final Term 23)

(a) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (b) حضرت یعقوب علیہ السلام کو

(c) حضرت یوسف علیہ السلام کو

(d) ✓ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

4- درج ذیل میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے: (Final Term 23)

(a) عصا سے سانپ بنانا (b) پرندوں سے باتیں کرنا

(c) ✓ اندھوں کی بینائی لوٹانا

(d) اللہ تعالیٰ سے براہ راست باتیں کرنا

5- کوڑھ زدہ کو صحت مند کرنا معجزہ ہے: (Final Term 23)

(a) ✓ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا (b) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

(c) حضرت یوسف علیہ السلام کا (d) حضرت نوح علیہ السلام کا

6- یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رویہ اختیار کیا: (Final Term 23)

(a) ✓ توہین کا (b) تائید کا (c) اخلاق کا (d) دوستی کا

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے القاب اور کنیت بیان کریں؟ (Final Term 23)

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب "مسیح" اور "عبداللہ" ہے۔ آپ علیہ السلام کی کنیت "ابن مریم" ہے۔ آپ کا ایک لقب "روح اللہ" بھی ہے۔

2- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عطا کردہ کوئی سے دو معجزات لکھیں۔ (Final Term 23)

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عطا کردہ دو معجزات:

(i) اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرنا۔

(ii) پیدائشی نابینا کو بینا اور کوڑھ زدہ کو صحت مند کر دینا۔

3- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہم کیسے اعمال بجالا سکتے ہیں؟ (Final Term 23)

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم درج ذیل اعمال بجالا سکتے ہیں۔ تمام اقسام کی برائیوں سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ پر، رسولوں پر، آخرت پر فرشتوں پر ایمان لائیں۔ اچھے اخلاق اختیار کریں اور بُری عادتوں کو ترک کریں۔ خود کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رکھیں اور دنیا میں انہماک سے بچیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت کریں اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔

4- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مبارک زندگی میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟ (Final Term 23)

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مبارک زندگی میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہم دین کا مکمل توحید اور اخلاص سے کریں اور مشکلات اور پریشانیوں سے سے ہرگز نہ گھبرائیں اور مخلوق خدا کے ساتھ محبت کریں اور ان سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔

☆☆☆

اُردو

جماعت ہشتم

فہرست

نمبر شمار	عنوانات		صفحہ نمبر
۱	حمد	(نظم)	83
۲	نعت	(نظم)	86
۳	تبسم کے پھول		89
۴	عظیم سپہ سالار		92
۵	چغل خور		96
۶	قدرتی آفات		98
۷	وطن کی مٹی گواہ رہنا	(ملی نظم)	101
۸	مناظرِ پاکستان		104
۹	میجر شبیر شریف شہید		107
۱۰	پاکستان کی تہذیب و ثقافت		110
۱۱	اک ریل کے سفر کی تصویر کھینچتا ہوں	(مزاحیہ نظم)	114
۱۲	ہاکی		118
۱۳	قدرتی ماحول		121
۱۴	حکیم محمد سعید شہید		124
۱۵	درسِ عمل	(نظم)	126
۱۶	خواتین کا احترام اور مقام		129
۱۷	کرپشن: ایک سماجی بُرائی		133
۱۸	دریا کنارے چاندنی	(نظم)	136
۱۹	ابتدائی طبی امداد		139
۲۰	بچے کی دُعا	(نظم)	142
☆	گرامر		145 تا 192

☆☆☆

اُردو (جماعت ہشتم)

سبق نمبر ۱

حمد

(ماہر القادری)

خلاصہ اللہ تعالیٰ اس کائنات کا خالق و مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کسی خاص مقصد کے لیے تخلیق کی ہے۔ سورج، چاند، ستارے، باغات، کونپلیں، پھول، پرندے، کلیاں، کھیت، پہاڑ، دریا، جنگل، سبزے اور تمھیں سمیت ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و دانائی دی ہے تاکہ وہ کائنات کے بھید جان سکے۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا کا نظام چلا رہا ہے اور وہی سب کو زندگی، موت اور رزق دیتا ہے۔ چناں چہ ہمیں اس کی حمد و ثنا بیان کرنی چاہیے اور اس کے احکامات کی تعمیل کرنی چاہیے۔

مرکزی خیال کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا چاہیے۔

اشعار کی تشریح

شعر: جس نے سورج چاند بنائے
اور تاروں کے دیپ جلائے

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دیپ	چراغ، دیا	جلائے	روشن کیے، منور کیے

تشریح اس شعر میں شاعر سوالیہ انداز اختیار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ کس نے سورج چاند بنائے ہیں؟ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے تخلیق کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بنانے اور سنوارنے والا ہے۔ یہ اسی کے حکم کے تابع ہیں۔ کسی کی مجال نہیں ہے کہ وہ اپنے وقت سے پہلے نکل آئے۔ سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔ یہ نظامِ کائنات اللہ تعالیٰ کے حکم کا تابع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رات بنائی اور آسمان کو تاروں کی روشنی سے منور کر دیا۔ تارے رات کے وقت آسمان پر جھلملاتے ہیں گویا ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے چراغ جل رہے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

شعر: کیسے کیسے باغ سجائے
رنگ برنگے پھول کھلائے

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سجائے	آراستہ کیے، مزین کیے	رنگ برنگے	مختلف رنگوں کے

تشریح اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات بنائی اور اسے مختلف چیزوں سے سجا دیا۔ جیسے باغات میں اللہ تعالیٰ نے باغات بنائے اور انھیں رنگ برنگے پھولوں، سرسبز پودوں اور درختوں سے سجا دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کاری گری ہے کہ ایک پودے پر مختلف رنگوں کے پھول کھلتے ہیں اور پھولوں کے رنگ بھی ایسے منفرد ہیں، جو دیکھنے والوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں۔ انسان کمال کرتا ہے کہ وہ انھیں دیکھتا جائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا جائے۔

بقول شاعر:
ہے جو چیز خدا نے ہے بنائی
اس میں ظاہر ہے خوش نمائی

شعر: کوئل کوکی، بھونرا گونجا
بلبل نے بھی گیت سنائے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کوئل کوکی	کوئل کی مخصوص آواز، کوئل کا گانا	بھونرا	ایک سیاہ رنگ کا کیڑا جو پھولوں پر بھنبھناتا ہے
گیت	نغمے		

تشریح اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ کائنات میں موجود ہر چیز اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرتی ہے۔ صبح سویرے پرندے کوئل، بھنورے اور بلبل اپنی اپنی بولیوں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور اپنی زبانوں کو اس کے ذکر سے تر رکھتے ہیں، جس نے انھیں ایک روشن صبح دی۔ صبح سویرے پرندوں کی مختلف آوازیں کانوں کو بہت بھلی لگتی ہیں۔ پرندوں کی آوازیں صبح کی آمد کا پتا دیتی ہیں۔

شعر: کلیوں کے دامن بھرنے کو
اوس کے موتی بھی برسائے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کلیاں	کلی کی جمع، ادھ کھلا پھول	دامن	جھولی، گود	اوس	شبنم

تشریح اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے جلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلیوں کو شبنم کے قطروں سے بھر دیا۔ ایسا لگتا ہے کہ جیسے کلیوں نے اپنی جھولی ان موتیوں سے بھرلی ہے۔ صبح سویرے شبنم کے قطرے کلیوں پر موتیوں کی طرح چمکتے ہوئے بہت خوب صورت لگتے ہیں۔ یہ ہر کسی کو اپنا اسیر بنا لیتے ہیں۔ ایسے دل کش نظاروں کا خالق بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس کی ذات بڑی ہی بابرکت ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بے مثال کاری گر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں ارشاد فرمایا:

"پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔" (القرآن)

شعر: کھیتوں کو ہریالی دے دی
پربت پر بادل لہرائے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ہریالی	سبز و شادابی، سبزہ	پربت	پہاڑ

تشریح اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کھیتوں کو سرسبز و شاداب بنا دیا اور پہاڑوں پر بادلوں کو پھیلا دیا، جس سے بارش برستی ہے۔ قدرتِ الٰہی کی عظیم نشانیوں میں ایک اہم نشانی آسمان سے بارش کا برسنا ہے جو انسانوں کے علاوہ روئے زمین پر بسنے والی دیگر مخلوقات کی زندگی اور بقا کا ایک اہم عنصر ہے۔ اسی بارش سے مردہ زمین میں زندگی کے آثار نمودار ہوتے ہیں۔ اس سے لہلہاتے پودے اور انواع و اقسام کے درخت اُگتے ہیں۔

شعر۶: دریا دریا موجیں اُٹھیں
جنگل جنگل پیڑ اُگائے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
موجیں	پانی کا اُتار چڑھاؤ، پانی کی تیز رفتار، پانی کا بہاؤ	پیڑ	درخت

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ دنیا میں کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ کے حکم کے سوا نہیں چل سکتی۔ اس شعر میں شاعر نے زور و شور سے چلنے والے دریا اور کائنات میں پھیلے ہوئے جنگلات کا ذکر اس طرح سے کیا ہے کہ پہاڑوں پر بارشوں کے باعث دریا جاری ہوتے ہیں اور ان دریاؤں کے پانی سے جنگلات آباد ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ ہی کی قدرتِ کاملہ کی نشانیاں ہیں۔

بقول شاعر:

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے، وہی خدا ہے
دکھائی بھی جو نہ دے، نظر بھی جو آرہا ہے، وہی خدا ہے

شعر۷: انگوروں کی بیل چڑھائی
سبزے کے قالین بچھائے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بیل چڑھائی	شاخوں کی نشوونما کی، شاخوں کا پھیلنا	سبزے کے قالین	سرسبز و شاداب کھیتیاں

تشریح: اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے کھانے کے لیے انواع و اقسام کے پھل پیدا کیے۔ ان میں ایک پھل انگور بھی ہے۔ انگور خوش ذائقہ پھل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انگوروں کے باغ بنائے اور اس کی بیلوں کو اُونچا چڑھا دیا تاکہ یہ زمین پر خراب نہ ہوں۔ سورۃ الانعام میں انگوروں کی بیلوں کا چھتوں پر چڑھنے کا ذکر موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر گھاس کو پیدا کر کے اسے سرسبز بنا دیا، کھیتوں کی رنگت سبز بنا دی، جنھیں دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے زمین پر سبزے کے قالین بچھے ہوئے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کی نشانیاں ہیں۔

شعر۸: تیتلی کو رنگین بنا کر
اُڑنے کے انداز سکھائے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رنگین	رنگ دار	انداز	طریقے

تشریح: اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی کاری گری کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیتلی کو مختلف رنگوں سے مزین کیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ پھولوں پر بیٹھے تو کوئی اسے دیکھ کر پکڑ نہ سکے، وہ پھولوں میں چھپ جائے اور کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے تتلی کو اُڑنے کے طریقے بھی سکھا دیے۔ وہ بڑی مہارت سے ایک پھول سے اُڑ کر دوسرے پھول پر جا بیٹھتی ہے اور کسی کی پکڑ میں نہیں آتی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ وہ جسے پیدا کرتا ہے اسے زندگی کے اُتار چڑھاؤ بھی سکھا دیتا ہے۔

شعر۹: انساں کو دانائی دے کر
کیسے کیسے بھید بتائے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دانائی	عقل مندی	بھید	راز، چھپی ہوئی بات

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و دانش کے ساتھ نوازا، اسے ہر طرح کے علوم و فنون سکھا دیے۔ انسان کو اشرف المخلوقات کہا جاتا ہے کیوں کہ انسان اور باقی تمام مخلوقات میں واضح فرق فہم و فراست کا ہے۔ دنیا میں کم و بیش اٹھارہ ہزار مخلوقات ہیں، ان میں سے انسان کو سب سے افضل بنایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لیے عقل دی ہے تاکہ وہ کائنات میں موجود مظاہرِ فطرت پر غور و فکر کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین سے معدنیات نکالنے کا راز بھی بتایا۔ اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو کاٹ کر ان میں سے سونا، ہیرے نکالنے کا ہنر سکھایا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا انسان پر احسان ہے کہ اس نے انسان کو عقل دی اور بہت سے راز واضح کر دیے۔

شعر۱۰: میرے خدا نے سب کے خدا نے
یہ سارے اسباب بنائے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سارے	مکمل، تمام	اسباب	ساز و سامان، وسائل، ذرائع

تشریح: اس شعر میں شاعر توحید کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی میرا اور کائنات میں موجود ہر چیز کا رب ہے۔ کائنات میں جو نظم و ضبط نظر آتا ہے، وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، جو اس نظام کو چلا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر جان دار کو پیدا کیا اور پھر اس کے رہنے اور کھانے پینے کا بندوبست کیا۔ اللہ تعالیٰ نے پتھر میں موجود کیڑے کو بھی رزق دینے کا انتظام کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں موجود ہر چیز انسان اور ہر ذی روح کے فائدے کے لیے بنائی ہے اور کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کائنات کا نظام چلا رہا ہے اور وہی سب کو زندگی، موت اور رزق دیتا ہے۔

بقول شاعر:

جس نے بنائی دنیا، جس نے بسائی دنیا ہاں وہ میرا خدا ہے

حلِ مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) جس نظم میں اللہ کی تعریف بیان کی جائے اُسے صنفِ سخن میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: جس نظم میں اللہ کی تعریف بیان کی جائے، اُسے صنفِ سخن میں "حمد" کہتے ہیں۔

(ب) نظم میں اللہ تعالیٰ کی کون سی نعمتیں بیان کی گئی ہیں؟ ان نعمتوں کی فہرست مرتب کیجیے۔

جواب: نظم میں اللہ تعالیٰ کی مندرجہ ذیل نعمتیں بیان کی گئی ہیں:

سورج، چاند، تارے، باغ، پھول، کوئل، بھونرا، بلبل، کلیاں، اوس، کھیت، ہریالی، پربت، بادل، دریا، جنگل، پیڑ، انگوروں کی بیل، تتلی اور دانائی۔

(ج) تتلی کو اللہ تعالیٰ نے کیسا بنایا اور کیا سکھایا؟

جواب: تتلی کو اللہ تعالیٰ نے رنگین بنایا اور اُڑنے کا انداز سکھایا۔

(د) کائنات کے راز منکشف کرنے کے لیے انسان کو کس نعمت سے نوازا گیا؟

جواب: کائنات کے راز منکشف کرنے کے لیے انسان کو دانائی کی نعمت سے نوازا گیا۔

۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(الف) حمد میں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کن چیزوں کی خصوصیات بیان ہوئی ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: حمد میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورج، چاند اور تاروں سے آسمان کو سجایا۔ باغ کو رنگ برنگے پھولوں سے سجایا۔ کوئل، بھونرے اور بلبل کو پیدا کیا جو اپنی میٹھی بولی میں گیت سناتے ہیں۔ کلیوں کے دامن بھرنے کے لیے اوس کے موتی برسائے ہیں۔ کھیتوں کو سرسبز بنایا اور پہاڑوں پر بادل لہرائے ہیں۔ دریا میں پانی کا بہاؤ اس قدر تیز رکھا کہ اس میں موجیں اُٹھنے لگیں۔ جنگلوں میں درخت اُگائے۔ انگوروں کی بیلیں چڑھائیں۔ سبزے کے قالین بچھائے۔ تتلی کو رنگین بنا کر اُڑنے کے مختلف طریقے سکھائے۔ انسان کو دانائی عطا کی تاکہ وہ اپنی عقل کا استعمال کر کے کائنات کے راز جان سکے۔ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے، اُسی نے ساری چیزیں بنائی ہیں۔

(ب) اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کیوں بنایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت اور کائنات کے بھید جاننے کے لیے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔

(ج) ہم اللہ تعالیٰ کو کیسے پہچانتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو دانائی عطا کی ہے۔ انسان اس کا استعمال کر کے کائنات میں غور و فکر کرتا ہے کہ اس کو بنانے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کسی خاص مقصد کے لیے تخلیق کی ہے۔ سورج، چاند، تارے، پرندے، جنگلات غرض کہ ہر شے اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا کا نظام چلا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی سب کو زندگی، موت اور رزق دیتا ہے یوں ہم اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہیں۔

(د) پودے اور درخت ہمارے لیے کیوں ضروری ہیں؟

جواب: پودے اور درخت روئے زمین کا حسن ہی نہیں بلکہ زمین کی ہر چیز کو فطرتی حسن و جاذبیت سے مزین کرتے ہیں۔ پودے ہمیں تازہ آکسیجن ہی فراہم نہیں کرتے بلکہ ہماری زندگی کی بنیادی ضرورتیں انھی پودوں اور درختوں کے ذریعے پوری ہوتی ہیں۔ جلانے کے لیے ایندھن ہو یا ضروریات کے لیے لکڑی کا حصول، کھانے کے لیے مزے دار پھل ہمیں درختوں ہی سے حاصل ہوتے ہیں۔ گرمیوں میں درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں ہمیں سکون پہنچاتی ہے۔ پودے نہ صرف ماحول کو آلودگی سے بچاتے ہیں بلکہ آکسیجن پیدا کر کے فضا کو مضرِ صحت مادوں سے بھی پاک کرتے ہیں۔ ان کے ذریعے ہمیں جسمانی آسائشوں کے ساتھ ساتھ ذہنی فرحت و سکون حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے پودے اور درخت انسانی زندگی کے لیے بہت ضروری ہیں۔

۳۔ متن کے مطابق دُرست جواب پر (✔) کا نشان لگائیں۔

(الف) اور تاروں کے .... جلائے
(i) جگنو (ii) ✔ دیپ (iii) الاؤ (iv) چراغ

(ب) کوئل کوکی، بھونرا ....
(i) گایا (ii) چہکا (iii) ✔ گونجا (iv) کوکا

(ج) کلیوں کے .... بھرنے کو
(i) منھ (ii) ✔ دامن (iii) غنچے (iv) خوش بُو

(د) پربت پر ....
(i) ✔ بادل لہرائے (ii) پرچم لہرائے (iii) پرندے اُڑے (iv) سائے لہرائے

(ہ) دریا دریا .... اُٹھیں
(i) لہریں (ii) شاخیں (iii) ✔ موجیں (iv) ہوائیں

(و) سبزے کے .... بچھائے
(i) باغ (ii) ✔ قالین (iii) کھیت (iv) میدان

(ز) .... کو رنگین بنا کر
(i) باغوں (ii) پھولوں (iii) ✔ تتلی (iv) پودوں

(ح) کیسے کیسے .... بتائے
(i) اسرار (ii) راز (iii) کام (iv) ✔ بھید

۴۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ کی کوئی حمد درست تلفظ، روانی اور موزوں اُتار چڑھاؤ کے ساتھ کمرہ جماعت میں اس طرح پیش کیجیے کہ اشعار کا مفہوم واضح ہو جائے۔

جواب: عملی کام۔

۵۔ محاورات کو پڑھ کر اُن کا مفہوم تحریر کریں اور جملے بنائیں۔

جواب:

الفاظ	مفہوم	جملے
چار چاند لگانا	رونق دوبالا کرنا	آپ نے محفل میں آ کر محفل کو چار چاند لگا دیے۔
اپنا راگ الاپنا	کوئی ایک بات گھڑی گھڑی کہے جانا	ارم تم میری بات نہیں سُن رہی بس اپنا راگ الاپ رہی ہو۔
اُلٹی گنگا بہنا	عقل یا رواج کے خلاف بات کہنا	کیوں اُلٹی گنگا بہاتے ہو؟ شادی کے موقع پر مرثیہ خوانی شروع کر رکھی ہے۔
اپنے منھ میاں مٹھو بننا	اپنی تعریف آپ کرنا	انور کو اپنے منھ میاں مٹھو بننے کی عادت ہے، ہر ایک سے کہتا پھرتا ہے کہ سب سے اچھی تقریر میں کرتا ہوں۔
تین حرف بھیجنا	لعنت بھیجنا	میں جھوٹ بولنے والوں پر تین حرف بھیجتا ہوں۔

۶۔ حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: نظم کے شروع میں دیکھیے۔

۷۔ درج ذیل اشعار کی تشریح مع حوالۂ اشعار تحریر کریں۔

انساں کو دانائی دے کر
کیسے کیسے بھید بتائے
میرے خدا نے سب کے خدا نے
یہ سارے اسباب بنائے

جواب: شعر ۹ اور ۱۰ کی تشریح دیکھیے۔

سوچیں اور بتائیں

- دن میں تارے کہاں جاتے ہیں؟

جواب: دن میں تارے اپنی جگہ موجود رہتے ہیں لیکن سورج کی روشنی کی وجہ سے نظر نہیں آتے۔

- کیا انسان کے لیے اس کائنات کی وسعت کا اندازہ لگانا ممکن ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کائنات بہت وسیع ہے۔ اس لیے انسان کے لیے اس کائنات کی وسعت کا اندازہ لگانا ممکن نہیں ہے۔

- مظاہرِ فطرت کیا ہیں اور اُن کا کیا مقصد ہے؟

جواب: کائنات میں موجود ہر چیز جو ہمیں دکھائی دیتی ہے وہ مظاہرِ فطرت ہیں اور اُن کا مقصد اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کو دیکھ کر اس کی حمد بیان کرنا اور ان سے فائدہ اٹھانا ہے۔

ٹھہریں اور بتائیں

- تاروں کے دیپ جلانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: تاروں کے دیپ جلانے سے مراد یہ ہے کہ رات کو آسمان پر تارے چھوٹے چراغوں کی مانند روشن نظر آتے ہیں۔

- اوس کے موتی برسانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اوس کے موتی برسانے کا مطلب یہ ہے کہ شبنم کے قطرے جب پھولوں پر پڑتے ہیں تو ایسے نظر آتے ہیں جیسے موتی چمک رہے ہوں۔

- اس کائنات کی ہر چیز کس نے بنائی؟

جواب: اس کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ نے بنائی۔

• اگر انسان کے پاس دانائی نہ ہوتی تو وہ کیا کرتا؟

جواب: اگر انسان کے پاس دانائی نہ ہوتی تو وہ کائنات کے بھید جاننے سے محروم رہتا۔

معروضی سوالات

PEC کے زیرِ نگرانی امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیرالانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ اشعار پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

کس نے سورج چاند بنائے
اور تاروں کے دیپ جلائے
کیسے کیسے باغ سجائے
رنگ برنگے پھول کھلائے
کوئل کوکی ، بھونرا گونجا
بلبل نے بھی گیت سنائے

۱۔ کس نے سورج چاند ______
(a) جلائے **(b) بنائے** (c) سجائے (d) لہرائے

۲۔ کیسے کیسے ______ سجائے
(a) جنگل (b) پہاڑ (c) دریا **(d) باغ**

۳۔ بلبل نے بھی سنائے:
(a) گیت (b) نغمے (c) ترانے (d) افسانے

۴۔ ''سورج'' کا مترادف ہے:
(a) روشنی **(b) آفتاب** (c) مہتاب (d) تاریکی

۵۔ ''بھونرا'' کا صحیح معنی ہے:
(a) ایک سیاہ رنگ کا کیڑا جو پھولوں پر بیٹھتا ہے
(b) جگنو
(c) سفید کیڑا جو پھولوں پر بیٹھتا ہے (d) ایک سیاہ رنگ کا پرندہ

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے دیپ جلائے:
(a) تاروں کے (b) چراغوں کے (c) ستاروں کے (d) سورج کے

۲۔ اللہ تعالیٰ نے رنگ برنگے پھول:
(a) کھلائے (b) سجائے (c) مُرجھائے (d) لگائے

۳۔ حمد کے مطابق گیت سنائے:
(a) تاروں نے (b) کوئل نے **(c) بلبل نے** (d) انسان نے

۴۔ کلیوں کے دامن بھرنے کو موتی برسائے:
(a) سونے کے (b) چاندی کے (c) رنگ برنگے **(d) اوس کے**

۵۔ کھیتوں کو دے دی:
(a) سلامتی **(b) ہریالی** (c) رنگینی (d) تازگی

۶۔ جنگل جنگل اُگائے:
(a) پیڑ (b) پودے (c) پھول (d) سبزے

۷۔ حمد کے مطابق بیل چڑھائی:
(a) پھولوں کی (b) کدو کی **(c) انگوروں کی** (d) توری کی

۸۔ اللہ تعالیٰ نے چڑیوں کو اُڑنے کے سکھائے:
(a) انداز (b) سلیقے (c) طریقے (d) آداب

۹۔ ''حمد'' کے شاعر کا نام ہے:
(a) مولانا حالی (b) علامہ اقبال (c) اسمٰعیل میرٹھی **(d) ماہر القادری**

۱۰۔ محاورہ کے استعمال والا درست جملہ ہے: (First Term 23)
(a) ثاقب جماعت میں اوّل آنے پر باغ باغ ہو گیا۔
(b) ثاقب جماعت میں اوّل آنے پر سبز باغ ہو گیا۔
(c) ثاقب جماعت میں اوّل آنے پر باغ ہو گیا۔
(d) ثاقب جماعت میں اوّل آنے پر شاد باغ ہو گیا۔

۱۱۔ محاورے کے لحاظ سے درست جملہ ہوگا: (First Term 23)
(a) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے کلام نے اُردو شاعری کو دو چاند لگا دیے۔
(b) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے کلام نے اُردو شاعری کو چار چاند لگا دیے۔
(c) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے کلام نے اُردو شاعری کو چھے چاند لگا دیے۔
(d) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے کلام نے اُردو شاعری کو آٹھ چاند لگا دیے۔

۱۲۔ درست محاورہ ہے: (Final Term 23)
(a) اوسان درست ہونا (b) اوسان غلط ہونا
(c) اوسان خطا ہونا (d) اوسان کم ہونا

سبق نمبر ۲

نعت

(بہزاد لکھنوی)

خلاصہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا پاکیزہ شہر مدینہ منورہ ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پہلی اسلامی درس گاہ مدینہ منورہ میں قائم فرمائی اور گمراہی میں پڑی ہوئی دنیا کو حق کی روشنی عطا کی اور توحیدِ الٰہی کی دولت سے مالا مال کیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے عمر بھر انسانی ہمدردی، محبت، شفقت، اخلاقِ حسنہ، دانائی، صداقت، دیانت، تحمل، برداشت اور درگزر جیسی صفات کا عملی اور مکمل نمونہ پیش کیا۔ مدینہ منورہ نہایت افضل شہر ہے، کیوں کہ وہاں روضۂ رسول خاتم النبیین ﷺ ہے، جہاں صبح و شام ستر ستر ہزار فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ یہ بات ہمارے عقیدے میں شامل ہے کہ مدینہ منورہ میں بے سہاروں کو سہارا ملتا ہے اور مصیبت میں مبتلا لوگوں کو نجات نصیب ہوتی ہے۔ مدینہ منورہ دنیا کے تمام مسلمانوں کے لیے رحمت کا باعث ہے۔

مرکزی خیال در رسول خاتم النبیین ﷺ کی خاکِ اقدس پر سب سرجھکاتے ہیں یعنی انھی کی اطاعت کرتے ہیں اور اسی سے اُن کی خواہشیں پوری ہوتی ہیں۔ زندگی کی ہر مشکل کا حل حضور خاتم النبیین ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں پنہاں ہے۔ سیرتِ نبی پر عمل سے ہی ہم اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سے واقف ہو سکتے ہیں۔

اشعار کی تشریح

شعر۱: ہر درد کا ہوتا ہے درمان مدینے میں
خالق کا بھی ہوتا ہے عرفان مدینے میں

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
درد	دکھ، پریشانی، مصیبت	درمان	علاج، مشکل کا حل
خالق	پیدا کرنے والا، تخلیق کرنے والا	عرفان	شناخت، پہچان، آگہی، اللہ تعالیٰ کی معرفت

تشریح اس شعر میں شاعر مدینہ منورہ سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ہر دکھ اور ہر تکلیف کا مداوا مدینہ منورہ میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت بھی مدینہ منورہ کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہے۔ مدینہ منورہ کو اتنا شرف نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعارف کروایا اور اس کی بندگی کا طریقہ بھی بتایا۔

شعر۲: خاکِ درِ اقدس پہ رکھتی ہے جبیں دُنیا
اس طرح نکلتے ہیں ارمان مدینے میں

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خاک	مٹی	در	دروازہ
اقدس	بہت زیادہ پاک، نہایت مقدس	جبیں	ماتھا، پیشانی
ارمان	حسرت، خواہش		

تشریح اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اہلِ ایمان مدینہ منورہ کی مقدس اور سرسبز و شاداب سرزمین پر بے اختیار اپنی جبین رکھنے کو باعثِ سعادت سمجھتے ہیں۔ وہ درِ رسول خاتم النبیین ﷺ کی خاکِ اقدس پر ہی سر جھکاتے ہیں یعنی انھیں کی اطاعت کرتے ہیں اور اس سے ہی اُن کے ارمان پورے ہوتے ہیں۔ ہر مومن کی سب سے بڑی تمنا بھی مدینہ منورہ میں مسجدِ نبوی اور روضۂ رسول خاتم النبیین ﷺ کی زیارت ہوا کرتی ہے۔

شعر۳: ایماں کی فضائیں ہیں ، ایماں کی ہوائیں ہیں
ہوتا ہے فرض کامل ایمان مدینے میں

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فرض	مقصد، ضرورت	کامل	مکمل

تشریح اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ مدینہ منورہ کی ہوائیں اور فضائیں ایمان افروز ہیں۔ یعنی مدینہ منورہ ایمان کی تکمیل کا باعث و سبب ہے۔ اس کی فضیلت و اہمیت کے کیا کہنے! اس مبارک شہر کا تو ذرہ ذرہ نورانیت سے معمور ہے۔ مسلمان اس مقدس شہر پر دل و جان سے فدا ہیں۔ عشاقِ مدینہ اس کی فرقت میں تڑپتے اور زیارت کے بے حد مشتاق رہتے ہیں۔ لوگ اپنے ایمان کی تکمیل کے لیے مدینہ منورہ کا رُخ کرتے ہیں۔

شعر۴: وحدت کی وہاں تابش ، رحمت کی وہاں بارش
بخشش کا ہماری ہے سامان مدینے میں

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وحدت	ایک ہونا، واحد ہونا، متحد ہونا	تابش	چمک، روشنی، نور
رحمت	کرم، مہربانی	بخشش	معافی، مغفرت

تشریح اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ مدینہ منورہ کو اللہ کے حبیب خاتم النبیین ﷺ نے توحید کا مرکز بنایا ہے۔ یہ مقدس شہر اللہ تعالیٰ کی حکمت اور وحدانیت پر دلالت کرنے والا، فرشتوں اور نیک لوگوں کا انتخاب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں، یہی عقیدہ جو حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے ہمیں سکھایا ہے، ہماری نجات کا سامان بھی ہے۔

شعر۵: یہ میرا عقیدہ ہے ، یہ دل کا عقیدہ ہے
ہوتی ہے ہر اِک مشکل آسان مدینے میں

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عقیدہ	ایمان، یقین، اعتقاد	مُشکل	مصیبت، پریشانی

تشریح اس شعر میں شاعر مدینہ منورہ سے اپنی بے پناہ عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرا دلی عقیدہ ہے کہ ہر مشکل کا حل مدینہ منورہ میں ہے۔ یعنی اسلام دینِ فطرت ہے اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو انسانی زندگی کے لیے جو نظامِ حیات دیا ہے وہ ایک فطری نظامِ حیات ہے، انسانی زندگی کا کوئی شعبہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی رہنمائی اور ہدایت کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔

شعر۶: پھر جاتے ہیں دن اُس کے ، پل جاتی ہے جاں اُس کو
جاتا ہے اگر کوئی بے جان مدینے میں

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پھر جاتے	بدل جاتے	جان	روح

تشریح آخری شعر میں شاعر کہتا ہے کہ جو مدینہ منورہ سے محبت رکھتا ہے اور وہاں جاتا ہے گویا ایسا ہی ہے جیسے مردہ جسم میں جان پڑ جاتی ہے۔ مدینہ منورہ سے محبت ایمان کی علامت اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سنت ہے۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ منورہ کو اپنا وطن و مسکن بنالیا تو چوں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کو مکہ مکرمہ سے فطری و جبلی محبت تھی، بارگاہِ الٰہی میں دست بہ دعا ہوئے:

''اے پروردگار! مدینہ کو ہمارے نزدیک محبوب بنادے، جس طرح ہم مکے سے محبت کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ محبت پیدا فرما۔'' (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حل مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) ''خالق کا بھی ہوتا ہے عرفان مدینے میں'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی معرفت بھی مدینہ منورہ کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعارف کروایا اور اُس کی بندگی کا طریقہ بھی بتایا۔

(ب) مدینے جانے سے ایمان کیسے کامل ہو جاتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی رسالت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ مدینہ منورہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی رسالتِ مآب کا مرکز و محور ہے۔ اس لیے مدینے جانے سے ایمان کامل ہو جاتا ہے۔

(ج) ہم اپنے ارمان کیسے پورے کر سکتے ہیں؟

جواب: ہم اپنے ارمان درِ رسول خاتم النبیین ﷺ کی خاکِ اقدس پر سر جھکا کر اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت کر کے پورے کر سکتے ہیں۔

(د) ''دن پھرنا'' ایک محاورہ ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ''دن پھرنا'' کا مطلب ہے حالات سدھرنا، حالات بہتر ہونا، برائی کا زمانہ بیت جانا۔

(ہ) شاعر کے مطابق ہماری بخشش کیسے ہو سکتی ہے؟

جواب: شاعر کے مطابق اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی رسالت پر ایمان لا کر ہماری بخشش ہو سکتی ہے۔

۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(الف) درد کے درمان اور خالق کے عرفان کا مدینہ سے کیا تعلق ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: درد کے درمان اور خالق کے عرفان کا مدینے سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ ہر دکھ اور ہر تکلیف کا مداوا مدینے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت بھی مدینہ منورہ سے حاصل ہوتی ہے۔ مدینہ منورہ کو اتنا شرف نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعارف کروایا اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کا طریقہ بھی بتایا۔

(ب) اس نعت مبارک سے آپ نے کیا سیکھا؟ تحریر کیجیے۔

جواب: اس نعت مبارک سے ہم نے یہ سیکھا کہ زندگی کی ہر مشکل کا حل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ میں پنہاں ہے۔ سیرت طیبہ پر عمل سے ہی ہم اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سے واقف ہو سکتے ہیں۔ در رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاک اقدس پر ہی سب سر جھکاتے ہیں یعنی انھیں کی اطاعت کرتے ہیں اور اسی ہی سے ان کے ارمان پورے ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر بھر انسانی ہمدردی، محبت، شفقت، اخلاق حسنہ، حلم و دانائی، صداقت و دیانت، تحمل، برداشت اور درگزر جیسی صفات کا عملی اور مکمل نمونہ پیش کیا۔

۳۔ متن کے مطابق دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) ہر درد کا ہوتا ہے درماں:

(i) مدینے میں (ii) علاج میں (iii) جدہ میں (iv) تدبیر میں

(ب) خاکِ درِ اقدس پہ جھکتی ہے جبیں:

(i) ہوا (ii) دُنیا (iii) بخت (iv) زمین

(ج) وحدت کی وہاں تابش رحمت کی وہاں:

(i) گھٹا (ii) موج (iii) بارش (iv) ہوا

(د) یہ میرا عقیدہ ہے یہ دل کا:

(i) قرینہ ہے (ii) اصول ہے (iii) قصیدہ ہے (iv) عقیدہ ہے

(ہ) بکھر جاتے ہیں دن اُس کے مل جاتی ہے:

(i) جاں اُس کو (ii) زندگی اُس کو (iii) خوشی اُس کو (iv) دانائی اُس کو

(و) ہوتی ہے ہر اک مشکل:

(i) ختم مدینے میں (ii) آسان مدینے میں

(iii) دور مدینے میں (iv) سہل مدینے میں

۴۔ امیر مینائی ربنواز کھنوی کی کوئی اور نعت تلاش کر کے کمرہ جماعت میں درست تلفظ، لے اور روانی سے پڑھیے۔

جواب: عملی کام۔

۵۔ نظم میں استعمال ہونے والے ہم قافیہ الفاظ بتایئے۔

جواب: درماں، عرفاں، ارماں، ایماں، ساماں، آساں، بے جاں، فضائیں، ہوائیں، وحدت، رحمت۔

۶۔ درج ذیل الفاظ وتراکیب کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

میٹھے لفظوں میں۔ سیدھا راستہ دکھانا۔ دل دُکھانا۔ راہِ حق سے بھٹکنا۔ دُکھ اُٹھانا۔

جواب:

الفاظ وتراکیب	جملے
میٹھے لفظوں میں	میٹھے لفظوں میں جادو ہوتا ہے دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں۔
سیدھا راستہ دکھانا	قرآن مجید ہمیں سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔
دل دُکھانا	کسی کا دل دُکھانا بہت بڑا گناہ ہے۔
راہِ حق سے بھٹکنا	جب تک انسان گمراہ نہ ہو جائے وہ راہِ حق سے بھٹکا رہتا ہے۔
دُکھ اُٹھانا	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسلام کی خاطر بہت سے دُکھ اُٹھائے۔

۷۔ درج ذیل حروفِ فجائیہ واستعجابیہ کو جملوں میں واضح کریں۔

سبحان اللہ، اوہو، جزاک اللہ، لاحول ولاقوۃ، مرحبا، شاباش، آفرین، اللہ اللہ۔

جواب:

حروفِ فجائیہ واستعجابیہ	جملے
سبحان اللہ	سبحان اللہ! کیسی خوب صورت جگہ ہے۔
اوہو	اوہو! میرا موبائل ٹوٹ گیا۔
جزاک اللہ	جزاک اللہ! آپ نے میری گمشدہ کتاب لوٹا دی۔
لاحول ولاقوۃ	لاحول ولاقوۃ! آپ کیسی بے ہودہ گفتگو کر رہے ہیں۔
مرحبا	مرحبا! آپ محفل میں تشریف لائے۔
شاباش	شاباش! تم نے بہت اچھی تقریر کی۔
آفرین	آفرین! تم نے دشمن کو شکست دے دی۔
اللہ اللہ	اللہ اللہ! زلزلے سے آئی بڑی عمارت زمیں بوس ہو گئی۔

۸۔ اس نعت کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

جواب: نظم کے شروع میں دیکھیے۔

۹۔ درج ذیل شعر کی مع حوالہ تشریح کریں۔

یہ میرا عقیدہ ہے، یہ دل کا عقیدہ ہے
ہوتی ہے ہر اک مشکل آسان مدینے میں

جواب: شعر نمبر ۶ کی تشریح دیکھیے۔

۱۰۔ علمی زبان و بیان اور اسلوب اختیار کرتے ہوئے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی "بچوں پر شفقت" کے موضوع پر ایک جامع پیراگراف تحریر کریں۔

جواب: بچوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن سلوک مثالی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین مربی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible] بچوں پر رحم کرنے والا نہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچوں سے [illegible] محبت، ملاطفت کا درس نہ صرف اپنی تعلیمات کے ذریعے دیا بلکہ آپ [illegible] اس کا ثبوت پیش فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: "جو چھوٹوں [illegible] کرے اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔" (سنن ابی داؤد)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ اپنی اولاد سے [illegible] امت کو بھی اس کی تعلیم دی اور ہمارا سلوک کے ترک پر وعید سنائی [illegible] نہیں۔ [illegible] بچوں کے ساتھ مشفقانہ رویہ [illegible] ہونا چاہیے۔ حضرت [illegible] فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ [illegible] کے گھر میں بیٹھ کر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا [illegible] آگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں گلے سے لگایا [illegible] "اے اللہ! میں حسن سے محبت رکھتا ہوں تو بھی حسن سے محبت [illegible] (بخاری)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف بچوں کی دل جوئی کا سامان [illegible] کے ساتھ کھیلتے، ان کے کھیل کی خود نگرانی فرماتے۔ ان کو سلام کرنے میں پہل [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کو بھی تحفہ کی عنایت فرماتے۔ حضرت [illegible] سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہلا پھل [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے "اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں [illegible] میں اور ہمارے صاع میں برکت در برکت عطا فرما، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] بچوں میں سے سب سے چھوٹے کو عطا فرماتے۔" (صحیح مسلم)

سوچیں اور بتائیں

- انبیائے کرام علیہم السلام کیوں مبعوث فرمائے گئے؟

جواب: لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے گئے۔

- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام پر کیا فضیلت ہے؟

جواب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیوں کے سردار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے کمالات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں شامل کر دیے ہیں۔ اس وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے۔

- کیا آپ مدینہ منورہ کا پرانا نام بتا سکتے ہیں؟

جواب: مدینہ منورہ کا پرانا نام "یثرب" تھا۔

تفہیل اور بتائیں

- "خاکِ درِ اقدس" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "خاکِ درِ اقدس" سے مراد پاکیزہ جگہ کی مٹی ہے یعنی مدینہ منورہ کی مٹی۔

- کامل ایمان کہاں ہوتا ہے؟

جواب: شاعر کے مطابق مدینے میں کامل ایمان ہوتا ہے۔

- "وحدت کی وہاں تابش" اور "رحمت کی وہاں بارش" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "وحدت کی وہاں تابش" سے مراد مدینہ منورہ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا نور چمکتا ہے اور "رحمت کی وہاں بارش" سے مراد مدینہ منورہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے اہم بورڈ امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم امتحانات) کے پرچہ جات سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ اشعار پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

ایماں کی فضائیں ہیں، ایماں کی ہوائیں ہیں
ہوتا ہے غرض کامل ایمان مدینے میں
وحدت کی وہاں تابش، رحمت کی وہاں بارش
بخشش کا ہماری ہے سامان مدینے میں
یہ میرا عقیدہ ہے، یہ دل کا عقیدہ ہے
ہوتی ہے ہر اک مشکل آسان مدینے میں

۱۔ ہوتا ہے غرض کامل ایمان ______۔

(a) مدینے میں (b) مکے میں (c) شام میں (d) طائف میں

۲۔ ______ کا ہماری ہے سامان مدینے میں۔

(a) شہرت (b) جنگ (c) بخشش (d) دولت

۳۔ یہ میرا ______ ہے یہ دل کا عقیدہ ہے۔

(a) طریقہ (b) سلیقہ (c) عقیدہ (d) قول

۴۔ "غرض" کا مترادف ہے:

(a) مقصد، ضرورت (b) آرام، سکون
(c) توجہ، دھیان (d) نمائش، شہرت

۵۔ درست تلفظ والا لفظ ہے:

(a) مُشکِل (b) مُشکِل (c) مَشکَل (d) مُشکَل

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ نظم نعت کے مطابق اس طرح نکلتے ہیں ارماں:

(a) مدینے میں (b) مکے میں (c) دنیا میں (d) آخرت میں

۲۔ ایماں کی فضائیں ہیں، ایماں کی:

(a) صدائیں ہیں (b) ندائیں ہیں (c) ہوائیں ہیں (d) ردائیں ہیں

۳۔ نظم نعت کے مطابق مدینے میں کامل ہوتا ہے:

(a) ایمان (b) یقین (c) دین (d) ارمان

۴۔ ہماری بخشش کا سامان ہے:

(a) مکے میں (b) مدینے میں (c) مسجد میں (d) جدہ میں

۵۔ نظم نعت کے مطابق ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے:

(a) آہستہ آہستہ (b) ہمت سے (c) محنت سے (d) مدینے میں

۶۔ "تابش" کا معنی ہے:

(a) ماتھا (b) خواہش (c) کرم (d) چمک

۷۔ نعت کس شاعر کی تخلیق ہے؟

(a) ماہر القادری (b) بہزاد لکھنوی (c) اختر شیرانی (d) علامہ محمد اقبال

۸۔ حرفِ فجائیہ کے استعمال والا جملہ ہے: (First Term 23)(First Term 24)

(a) ماشاءاللہ! تم کامیاب ہو گئے ہو۔ (b) ارے بھائی! بات سنو۔
(c) افسوس! تم میچ ہار گئے ہو۔ (d) تم کہاں جا رہے ہو؟

۹۔ حرفِ فجائیہ کے استعمال والا جملہ ہے: (First Term 23)(First Term 24)

(a) شاباش! تم امتحان میں کامیاب ہو گے۔
(b) ارے بھائی! ادھر آؤ میری بات سنو۔
(c) تم سیالکوٹ کب جاؤ گے؟ (d) وہ ہشتم جماعت میں پڑھتا ہے۔

۱۰۔ حرفِ فجائیہ کے استعمال والا جملہ ہے: (First Term 23)(First Term 24)

(a) "پاکستان میچ جیت گیا۔" (b) سبحان اللہ! آج کتنا سہانا موسم ہے۔
(c) اُف! آج لاہور میں کتنی گرمی ہے۔
(d) خبردار! کہیں بات نہ لگ جائے۔

۱۱۔ حرفِ تحسین کے استعمال والا جملہ ہے: (First Term 23)

(a) واہ! یہ بات قابلِ غور ہے۔ (b) ارے! تم کہاں تھے؟
(c) افسوس! تم میری بات نہ سکے۔ (d) کاش! یہ واقعہ نہ ہوتا۔

۱۲۔ حرفِ تحسین کے استعمال والا جملہ ہے: (Final Term 23)

(a) ماشاءاللہ! میری یہ بات ٹھیک ہے۔ (b) تم بہت ہوش کے ناخن لو۔
(c) ارے! تم کہاں جا رہے ہو؟ (d) کاش! تم جلدی آ جاتے۔

۱۳۔ "شاباش! میرے جوان محنت نہ چھوڑنا۔" اس جملے میں لفظ "شاباش" ہے: (Final Term 23)

(a) حرفِ تعجب (b) حرفِ شرط (c) حرفِ تحسین (d) حرفِ عطف

سبق نمبر ۳

تبسم کے پھول

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تبسم	مسکراہٹ	خندہ پیشانی	ہنس مکھ، خوش مزاج
پیشہ	[illegible]	لطیف	نرم، ملائم، صاف، پاکیزہ
شخصیت	آدمیت، انسانیت	شگفتہ گو	بات چیت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مثال	مثل، نظیر، مانند	مزاح	خوش طبعی، ہنسی مذاق
متعلقین	اہلِ خانہ، گھر کے لوگ، تعلق والے	بسا اوقات	بارہا، اکثر مرتبہ
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	وہ لوگ جنھوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو دیکھا، ان پر ایمان لائے اور حالتِ ایمان میں فوت ہوئے	ازواج	زوج کی جمع، بیویاں
		مطہرات	پاک و پاکیزہ
		فیض یاب	فائدہ حاصل کرنے والا
		ہدیہ	تحفہ
لطف	عنایت، مہربانی، خوش طبعی	دیہات	گاؤں
کرم	عنایت، مہربانی، بزرگی	چہرۂ اقدس	چہرۂ مبارک
پیکر	مجسمہ	شگفتہ	کھلا ہوا
وصف	خوبی	قلب	دل
مہربانی	عنایت	دل کش	دل کو کھینچنے والا، پسندیدہ

خلاصہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ بچپن ہی سے حسن سلوک، طبیعت کے نرم اور اخلاق کے نیک تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے مزاج اور شخصیت میں شفقت، رواداری، خوش خلقی، شگفتگی، لطافت اور حسِ مزاح جیسی جمالیاتی خوبیاں توازن کے ساتھ موجود تھیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اور بچوں سمیت سب سے نہایت محبت اور خلوص سے پیش آتے۔ سب سے مسکرا کر ملتے اور جہاں مناسب سمجھتے مزاح بھی فرماتے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اپنے بھائی کے ساتھ تمھارا مسکرانا تمھارے لیے صدقہ ہے۔'' (جامع ترمذی ۱۹۵۶) زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں کہ جس میں آپ خاتم النبیین ﷺ کی شخصیت ہمارے لیے مثال کا درجہ نہ رکھتی ہو۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نرم مزاجی کا پیکر تھے۔ قرآن مجید نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے اس وصف کے متعلق فرمایا ہے کہ ''تو (اے نبی خاتم النبیین ﷺ) یہ اللہ کی طرف سے رحمت ہے کہ آپ ان کے حق میں بڑے نرم ہیں اور اگر آپ سخت مزاج اور سخت دل ہوتے تو یقیناً وہ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے۔'' (آل عمران ۱۵۹)

حلِ مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) کون سی شخصیت ہم مسلمانوں کے لیے مثال کا درجہ رکھتی ہے اور ہمیں کیوں ان کی پیروی کرنی چاہیے؟

جواب: رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کی شخصیت ہمارے لیے مثال کا درجہ رکھتی ہے، کیوں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ اپنے متعلقین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نہایت لطف و کرم اور محبت و نرمی کا برتاؤ فرماتے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نرم مزاجی کا پیکر تھے۔

(ب) آپ خاتم النبیین ﷺ سب سے کیسے ملتے؟ کیا آپ خاتم النبیین ﷺ کبھی مزاح بھی فرماتے؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ سب سے خندہ پیشانی سے ملتے، مسکرا کر بات کرتے، لطیف گفت گو میں شریک ہوتے۔ جی ہاں! آپ خاتم النبیین ﷺ کبھی مزاح بھی فرماتے۔

(ج) آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والی بزرگ خاتون کیوں رونے لگیں؟

جواب: ایک مرتبہ ایک بزرگ خاتون آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: ''اے اللہ کے رسول خاتم النبیین ﷺ! میرے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت نصیب فرمائے۔'' جواب میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی۔'' یہ سن کر بزرگ خاتون رونے لگیں۔

(د) حضور خاتم النبیین ﷺ نے بدوی صحابی رضی اللہ عنہ کو کہاں دیکھا اور کیا کیا؟

جواب: حضور خاتم النبیین ﷺ نے بدوی صحابی رضی اللہ عنہ کو بازار میں چیزیں فروخت کرتے دیکھا اور پیچھے سے جا کر انھیں دبوچ لیا۔

(ہ) حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی خوش مزاجی سے متعلق حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے الفاظ تحریر کریں۔

جواب: حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے زیادہ مسکرانے والا کسی کو نہیں دیکھا۔'' (سنن ترمذی حدیث ۳۶۴۱)

(و) انصاری صحابیہ رضی اللہ عنہا آپ خاتم النبیین ﷺ کی بات سن کر پہلے پریشان اور پھر خوش کیوں ہوئیں؟

جواب: جب آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی تو انصاری صحابیہ رضی اللہ عنہا پریشان ہوئیں اور جب آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ عورتیں بڑھاپے کی حالت میں جنت میں نہیں جائیں گی بلکہ جوان ہو کر جائیں گی تو وہ خوش ہوئیں۔

۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(الف) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اور بزرگ خاتون والا واقعہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: ایک مرتبہ ایک بزرگ خاتون آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: ''اے اللہ کے رسول خاتم النبیین ﷺ! میرے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت نصیب فرمائے۔'' جواب میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی۔'' وہ روتی چیختی واپس ہونے لگیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''ان کو بتا دو کہ عورتیں بڑھاپے کی حالت میں جنت میں نہیں جائیں گی بلکہ جوان ہو کر جائیں گی۔'' (ترمذی، کتاب الشمائل)

(ب) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اور سواری مانگنے والے شخص کا واقعہ تحریر کریں۔

جواب: ایک شخص نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''مجھے کوئی سواری عطا کیجیے۔'' آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے، میں تمھیں اونٹنی کا بچہ دے دوں گا۔'' اس نے کہا: ''میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا؟'' آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی ایسا اونٹ بھی ہوتا ہے جو اونٹنی کا بچہ نہ ہو؟'' (ترمذی، کتاب الشمائل)

۳۔ سبق کے مطابق درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(الف) بدوی صحابی رضی اللہ عنہ کا نام تھا:

(i) ✓ حضرت زاہر رضی اللہ عنہ (ii) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (iii) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ (iv) حضرت انس رضی اللہ عنہ

(ب) عورتیں بڑھاپے کی حالت میں نہیں جائیں گی:

(i) دوزخ میں (ii) ✓ جنت میں (iii) گھر میں (iv) حج کرنے

(ج) زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں کہ جس میں آپ خاتم النبیین ﷺ کی شخصیت ہمارے لیے درجہ نہ رکھتی ہو:

(i) عمل کا (ii) سنت کا (iii) اطاعت کا (iv) ✓ مثال کا

(د) اپنے متعلقین کے ساتھ نہایت لطف و کرم اور محبت و نرمی کا برتاؤ کیا کرتے:

(i) اہلِ جدہ (ii) اہلِ مکہ (iii) ✓ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ (iv) اہلِ عرب

(ہ) آپ خاتم النبیین ﷺ پیکر تھے:

(i) انکسار کا (ii) ✓ نرم مزاجی کا (iii) لطافت کا (iv) ظرافت کا

(و) آپ خاتم النبیین ﷺ کے چہرۂ اقدس پر ہمیشہ رہتی:

(i) سنجیدگی (ii) ✓ مسکراہٹ (iii) متانت (iv) بُردباری

۴۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور بدوی صحابی رضی اللہ عنہ کا واقعہ کس طرح اللہ کے پیارے رسول خاتم النبیین ﷺ کی خوش مزاجی کو ظاہر کرتا ہے؟

جواب: ایک بدوی صحابی رضی اللہ عنہ جن کا نام زاہر تھا۔ وہ دیہات کی چیزیں آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ دیہات کی کچھ چیزیں لا کر بازار میں فروخت کر رہے تھے۔ اتفاقاً آپ خاتم النبیین ﷺ کا اُدھر سے گزر ہوا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پیچھے سے جا کر انھیں دبوچ لیا۔ انھوں نے کہا: ''کون ہے، چھوڑ دو مجھے۔'' مڑ کر دیکھا کہ اللہ کے رسول تھے تو انھوں نے اپنی پیٹھ اور بھی آپ خاتم النبیین ﷺ سے چپکا دی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے آواز لگائی: ''کون اس غلام کو خریدتا ہے؟'' انھوں نے عرض کی، ''اے اللہ کے رسول خاتم النبیین ﷺ! مجھ جیسے غلام کو جو خریدے گا وہ نقصان میں رہے گا۔'' اُن کی یہ بات سن کر اللہ کے رسول خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''لیکن تم اللہ کے نزدیک بہت قیمتی ہو۔'' (ترمذی، کتاب الشمائل)

۵۔ سبق ''تبسم کے پھول'' کو درست تلفظ اور روانی سے پڑھیے۔

جواب: عملی کام۔

۶۔ درج ذیل میں سے مذکر کے مؤنث اور مؤنث کے مذکر الفاظ درج کریں۔

جواب: شاعر، ضعیفہ، شیخانی، ملک، مکرم

مذکر	مؤنث	مؤنث	مذکر
شاعر	شاعرہ	ضعیفہ	ضعیف
ملک	ملکانی	شیخانی	شیخ
مکرم	مکرمہ		

۷۔ دیے ہوئے الفاظ کے معانی تحریر کیجیے۔

بسا اوقات، ازواجِ مطہرات، بدوی، ہنس مکھ، متعلقین

جواب:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بسا اوقات	بار بار، اکثر	ہنس مکھ	خوش مزاج
ازواجِ مطہرات	پاک بیویاں، مراد حضور خاتم النبیین ﷺ کی بیویاں	متعلقین	اہلِ خانہ، گھر کے لوگ مراد ہیں
بدوی	اعرابی، صحرائی		

۸۔ سبق کے اہم نکات / خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

جواب: سبق کے شروع میں دیکھیے۔

۹۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کی تعریف ایک پیراگراف کی صورت میں تحریر کیجیے۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ خلقِ عظیم کے اعلیٰ درجے پر فائز ہیں۔ قرآن مجید میں آپ خاتم النبیین ﷺ کی ذات کو بہترین نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے خلق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا خلق قرآن ہے۔ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''میں حُسنِ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔'' حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ ہر کام میں اعتدال اور میانہ روی اختیار فرماتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ہر ایک کے ساتھ نرمی و اخلاق سے پیش آتے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے کہ ''اے اللہ! جیسا کہ تو نے مجھے حسنِ صورت عطا کیا ہے حسنِ اخلاق بھی عطا فرما۔'' حالاں کہ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ ہمیں بھی اپنے پیارے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے۔

سوچیں اور بتائیں

- حسِ لطیف سے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حسِ لطیف سے مراد یہ ہے کہ کسی کے ساتھ لطف و کرم اور محبت و نرمی کا برتاؤ کرنا اور ملتے وقت خندہ پیشانی سے مسکرا کر بات کرنا۔

- دوسروں کے ساتھ خوش خلقی اور خوش مزاجی سے پیش آنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: دوسروں کے ساتھ خوش خلقی اور خوش مزاجی سے پیش آنا اس لیے ضروری ہے کیوں کہ اس سے دلوں کو فتح کیا جا سکتا ہے۔ جس سے معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

ٹھہریں اور بتائیں

- قرآن مجید نے کن کے اخلاق کی تعریف کی ہے؟

جواب: قرآن مجید نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے اخلاق کی تعریف کی ہے۔

- کون کون آپ خاتم النبیین ﷺ کے لطیف انداز سے فیض یاب ہوتا؟

جواب: ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن ہوں یا بچے، آپ خاتم النبیین ﷺ کے قریبی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہوں یا اجنبی، سب آپ خاتم النبیین ﷺ کے لطیف انداز سے فیض یاب ہوتے۔

- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے اخلاق کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے اخلاق کے متعلق فرمایا: ''میں نے کبھی رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ صرف تبسم فرماتے تھے۔'' (صحیح بخاری ۶۰۹۲)

- ابوعمیر رضی اللہ عنہ کون تھے؟

جواب: ابوعمیر رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے بچے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ جب بھی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جاتے تو اس بچے سے ہنسی مذاق کرتے تھے۔

- حضور خاتم النبیین ﷺ کی زندگی سے خوش مزاجی کا کوئی واقعہ سنائیں۔

جواب: ایک شخص نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ ''مجھے کوئی سواری عطا کیجیے۔'' آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے، میں تمھیں اونٹنی کا بچہ دے دوں گا۔'' اس نے کہا: ''میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا؟'' آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی ایسا اونٹ بھی ہوتا ہے جو اونٹنی کا بچہ نہ ہو؟'' (ترمذی، کتاب الشمائل)

- کیا حضور خاتم النبیین ﷺ کبھی کسی سے مذاق فرماتے تھے؟

جواب: جی ہاں! حضور خاتم النبیین ﷺ مذاق فرماتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن، اجنبیوں اور بچوں سے مذاق فرماتے تھے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں کہ جس میں آپ خاتم النبیین ﷺ کی شخصیت ہمارے لیے مثال کا درجہ نہ رکھتی ہو۔ رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ اپنے متعلقین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نہایت لطف و کرم اور محبت و نرمی کا برتاؤ فرماتے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نرم مزاجی کا پیکر تھے۔ قرآن مجید نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے اس وصف کے متعلق فرمایا ہے کہ "تو (اے نبی خاتم النبیین ﷺ) یہ اللہ کی طرف سے رحمت ہے کہ آپ ان کے حق میں بڑے نرم ہیں اور اگر آپ سخت مزاج اور سخت دل ہوتے تو یقیناً وہ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے۔" (آلِ عمران ۱۵۹)

۱۔ زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں کہ جس میں ہمارے لیے مثال کا درجہ نہ رکھتی ہو:
[a] آپ خاتم النبیین ﷺ کی شخصیت
(b) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شخصیت
(c) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شخصیت (d) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شخصیت

۲۔ نرم مزاجی کا پیکر تھے:
(a) حضرت آدم علیہ السلام (b) حضرت ابراہیم علیہ السلام
(c) حضرت موسیٰ علیہ السلام [d] آپ خاتم النبیین ﷺ

۳۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی نرم مزاجی کا ذکر ہے:
(a) سورۂ بقرہ میں (b) سورۂ یونس میں
[c] سورۂ آلِ عمران میں (d) سورۂ واقعہ میں

۴۔ "وصف" کا مترادف ہے:
[a] خوبی (b) خامی (c) بھلائی (d) اچھائی

۵۔ "سخت" کا متضاد ہے:
(a) کمزور (b) طاقت ور [c] نرم (d) بلند

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ برتاؤ فرماتے:
[a] محبت و نرمی کا (b) ظرافت کا (c) بُردباری کا (d) سختی کا

۲۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے بچے کا نام تھا:
(a) حضرت انس رضی اللہ عنہ [b] حضرت ابوعمیر رضی اللہ عنہ
(c) حضرت حنزلہ رضی اللہ عنہ (d) حضرت زاہر رضی اللہ عنہ

۳۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ہنسی مذاق کرتے تھے:
(a) حضرت حسن رضی اللہ عنہ (b) حضرت حارث رضی اللہ عنہ
(c) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ [d] حضرت ابوعمیر رضی اللہ عنہ

۴۔ اپنے بھائی کے ساتھ تمھارا مسکرانا تمھارے لیے ہے:
[a] صدقہ (b) عجز و انکسار (c) فرض (d) صلہ رحمی

۵۔ دیہات کی چیزیں لاکر بازار میں فروخت کر رہے تھے:
(a) حضرت انس رضی اللہ عنہ [b] حضرت زاہر رضی اللہ عنہ
(c) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ (d) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بدوی صحابی کو دیکھا تھا:
(a) مسجد میں (b) گھر میں [c] بازار میں (d) میدان میں

۷۔ "تبسم" کا مترادف ہے:
[a] مسکراہٹ (b) غصہ (c) تنگی (d) قہقہہ

۸۔ "محبت" کا متضاد ہے:
[a] نفرت (b) پیار (c) خلوص (d) شکایت

۹۔ کسی بھی نر جنس کے لیے لفظ استعمال کیا جاتا ہے:
[a] مذکر (b) مؤنث (c) واحد (d) جمع

۱۰۔ کسی بھی مادہ جنس کے لیے لفظ استعمال کیا جاتا ہے:
(a) متضاد (b) مترادف (c) قافیہ [d] مؤنث

۱۱۔ مذکر لفظ کی نشان دہی کریں:
(a) بچی [b] بچہ (c) نانی (d) دادی

۱۲۔ مؤنث لفظ کی نشان دہی کریں:
[a] خاتون (b) بزرگ (c) لڑکا (d) آدمی

۱۳۔ "خدمت" کی جمع ہے:
(a) خدمتوں (b) خدماتوں (c) خدمتی [d] خدمات

۱۴۔ جمع لفظ کی نشان دہی کریں:
(a) قیمتی (b) بات [c] عورتیں (d) دُعا

۱۵۔ تمام شہروں کے نام مذکر ہیں سوائے:
(a) لاہور کے [b] دلی کے (c) کراچی کے (d) حیدرآباد کے

سبق نمبر ۴

عظیم سپہ سالار

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
معروف	مشہور	طویل	لمبی
عشرہ مبشرہ	وہ دس خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنھیں ان کی زندگی ہی میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے جنت کی بشارت دی	پُشت	پیٹھ
		صدمہ	چوٹ
		غمگین	غم زدہ
		صاحب زادی	بیٹی
عظیم	بڑا	منسوخ	رد کیا گیا
مالِ غنیمت	جنگ میں مخالف فوج سے چھینا یا چھینا ہوا مال	باطل	بے اصل
		رضا جوئی	دوسروں کو خوش کرنے [illegible]
جاں نثار	کسی پر جان قربان کرنے والا، وفادار	نفع	فائدہ
شجاعت	بہادری	کامل	مکمل
سرخیل	کسی جماعت یا گروہ کا سردار، پیشرو، قائد	پیش گوئی	کسی بات کی پہلے سے خبر [illegible]
		گوشہ نشینی	تنہائی میں رہنا، سب سے الگ رہنا
تہ تیغ کرنا	قتل کرنا		
ثبات	ثابت قدمی	مرض	بیماری
فکر	اندیشہ	محاصرہ	چاروں طرف سے بند [illegible]

خلاصہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مشہور صحابیِ رسول خاتم النبیین ﷺ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔
آپ رضی اللہ عنہ تاریخِ اسلام کے بڑے جرنیل تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ ان دو خوش قسمت ترین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں جن کے لیے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے یہ جملہ ادا ہوا کہ "میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔" حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر میں غیر معمولی شجاعت کے جوہر دکھاتے ہوئے سعید بن العاص کو جو کہ لشکرِ کفار کا سرخیل تھا، تہ تیغ کیا اور اس کی ذوالکتیفہ نامی تلوار حاصل کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے غزوۂ اُحد سے غزوۂ حنین تک کے معرکوں میں بہادری و جاں بازی کے جوہر دکھائے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ نے طویل عمر پائی۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کوفہ کے گورنر رہے۔ ایران کا نامور کمانڈر رستم آپ رضی اللہ عنہ ہی کے مقابلے میں شکست کھا کر مارا گیا۔ ایران کی فتح کے بعد اسلامی لشکر نے آپ کی قیادت میں عراق کو بھی فتح کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ سے دس میل کے فاصلے پر مقامِ عقیق میں اپنے لیے گھر تعمیر کرایا جہاں زندگی کے آخری سال گوشہ نشینی میں گزارے اور سن ۵۵ ہجری میں وفات پائی۔ پاک بحریہ نے ملکی وسائل سے تیار ہونے والی پہلی آبدوز کو صحابیِ رسول حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منسوب کر کے اس کا نام "سعد" رکھا ہے۔ تاریخِ اسلام حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جیسی عظیم شخصیات کے کارناموں سے بھری پڑی ہے جس سے سبق آموز ہو کر ہم بحیثیت فرد اور قوم دین و دنیا کی ترقی حاصل کر سکتے ہیں۔

حلِ مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) غزوۂ اُحد میں حضور خاتم النبیین ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کیا کہا؟
جواب: غزوۂ اُحد میں حضور خاتم النبیین ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ "سعد! خوب تیر برساؤ۔ میرے ماں اور باپ تم پر قربان ہوں۔"

(ب) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو کب کون سی تلوار پسند آئی؟ کیا وہ تلوار انھیں ملی؟
جواب: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو غزوۂ بدر میں ذوالکتیفہ نامی تلوار پسند آئی۔ آپ رضی اللہ عنہ اس تلوار کو لیے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے۔ چوں کہ اس وقت تک مالِ غنیمت کی تقسیم سے متعلق کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ اس لیے آپ خاتم النبیین ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ اسے جہاں سے اُٹھایا ہے، وہیں رکھ دو۔ لیکن پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد سورۃ انفال نازل ہوئی اور سرورِ کائنات نے آپ رضی اللہ عنہ کو بلا کر تلوار لینے کی اجازت دے دی۔ اس طرح وہ تلوار انھیں ملی۔

(ج) سعید بن العاص کو کب کس نے قتل کیا؟
جواب: سعید بن العاص کو غزوۂ بدر میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔

(د) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنا گھوڑا دریا میں کب اور کیوں ڈالا؟
جواب: مدائن سے پہلے جو آخری شہر لشکرِ اسلام نے فتح کیا، وہ بہرہ شیر تھا۔ بہرہ شیر اور دارالحکومت مدائن کے درمیان صرف دریائے دجلہ حائل تھا۔ ایرانیوں نے مسلمانوں کے خوف سے دریا پر جہاں جہاں پُل تھے، سب کو توڑ کر بیکار کر دیا تھا، لیکن حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اولوالعزمی کے آگے دنیا کی کوئی چیز حائل نہ ہو سکی اور انھوں نے اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا۔

(ہ) سعد کس آبدوز کا نام ہے؟ اسے یہ نام کیوں دیا گیا ہے؟
جواب: پاک بحریہ نے ملکی وسائل سے تیار ہونے والی پہلی آبدوز کو صحابیِ رسول حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منسوب کر کے اس کا نام "سعد" رکھا ہے۔

(و) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟
جواب: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے سن ۵۵ ہجری میں مدینہ سے دس میل کے فاصلے پر مقامِ عقیق میں وفات پائی۔

۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(الف) بخاری شریف میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے منسوب واقعہ تحریر کریں۔
جواب: حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں موجودگی کے دوران میں بیمار ہو گئے۔ بیماری اتنی زیادہ بڑھ گئی کہ بچنے کی اُمید باقی نہ رہی۔ اب انھیں دو باتوں کی فکر لاحق ہوئی۔ پہلی تو یہ کہ ان کی اولاد میں اس وقت تک ایک صاحب زادی کے سوا کوئی وارث نہ تھا اور جائیداد خاصی تھی، انھیں فکر تھی کہ جائیداد کا کیا بنے گا اور دوسری فکر یہ تھی کہ انھوں نے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مکہ مکرمہ میں اپنا گھر بار چھوڑ کر مدینہ منورہ ہجرت کی تھی اور اب مکہ مکرمہ میں موت آنے کی صورت میں انھیں یہ پریشانی تھی کہ اگر میں یہاں فوت ہو گیا اور یہیں دفن ہو گیا تو میری ہجرت کا کیا بنے گا، کیا میری ہجرت منسوخ اور باطل تو نہیں ہو جائے گی؟

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ عیادت کے لیے ان کے خیمے میں تشریف لائے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُن سے عرض کی "یارسول اللہ خاتم النبیین ﷺ! جیسا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ملاحظہ فرمایا ہے کہ میرا مرض اس حد کو پہنچ گیا ہے اور میرے پاس مال ہے جس کی وارث صرف میری ایک لڑکی ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟" آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "نہیں۔" حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ "کیا آدھا کر دوں؟" آپ خاتم النبیین ﷺ نے پھر فرمایا "نہیں۔" حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا کہ "کیا ایک تہائی کر دوں؟" نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "تہائی بھی بہت ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے، اگر اس سے اللہ کی رضا مقصود رہی تو تمھیں اس پر ثواب ملے گا۔ حتیٰ کہ اس لقمہ پر بھی تمھیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے مُنھ میں رکھو گے۔" اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "یارسول اللہ! خاتم النبیین ﷺ (بیماری کی وجہ سے) کیا میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ (مدینہ) نہیں جا سکوں گا؟" تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "اگر تم نہیں جا سکے تب بھی اگر تم اللہ کی رضا جوئی کے لیے کوئی عمل کرو گے تو تمھارا درجہ اللہ کے یہاں اور بلند ہوگا اور اُمید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور تم سے کچھ لوگوں (مسلمانوں) کو نفع پہنچے گا اور کچھ لوگوں (اسلام کے دشمنوں) کو نقصان پہنچے گا۔ اے اللہ! میرے ساتھیوں کی ہجرت کو کامل فرما اور اُنھیں پیچھے نہ ہٹا۔" (صحیح بخاری: ۴۴۰۹)

(ب) فتح مدائن کا واقعہ تحریر کریں۔
جواب: ایران کی فتح کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہی کی قیادت میں اسلامی لشکر نے کئی ماہ کی طویل لڑائی کے بعد عراق کو بھی فتح کیا۔ اس وقت عراق کا دارالحکومت مدائن تھا۔ اسلامی فوج کو یہاں تک پہنچنے میں کئی ماہ کا عرصہ لگ گیا۔ مدائن سے پہلے جو آخری شہر لشکرِ اسلام نے فتح کیا، وہ بہرہ شیر کا تھا جسے دو ماہ کے محاصرے کے بعد فتح کیا جا سکا۔

بہرہ شیر اور دارالحکومت مدائن کے درمیان صرف دریائے دجلہ حائل تھا۔ ایرانیوں نے مسلمانوں کے خوف سے دریا پر جہاں جہاں پُل تھے، سب کو توڑ کر بیکار کر دیا تھا، لیکن حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اولوالعزمی کے آگے دنیا کی کوئی چیز حائل نہ ہو سکی۔ انھوں نے اپنے لشکر کو مخاطب کر کے کہا "برادرانِ اسلام! دشمن نے ہر طرف سے مجبور ہو کر دریا کے دامن میں پناہ لی ہے، آؤ! اس کو بھی تیر جائیں تو پھر مطلع صاف ہے۔" یہ کہ کر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا۔ اپنے سپہ سالار کی جاں بازی دیکھ کر تمام فوج نے بھی جوش کے ساتھ گھوڑے ڈال دیے اور باہم باتیں کرتے ہوئے دوسرے کنارے پر جا پہنچے۔ ایرانی اس عجیب و غریب جوش و استقلال کا منظر دیکھ کر "دیو آگئے، دیو آگئے" کہتے ہوئے بھاگ گئے۔ تاہم ان کا سپہ سالار تھوڑی سی فوج کے ساتھ جما رہا اور دریا سے نکلنے پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لشکر کے مقابل آیا، لیکن مسلمانوں نے ان کو جلد ہی شکست دے دی اور مدائن پہنچ کر شاہی محلات پر قبضہ کر لیا۔ شاہِ ایران یزدگرد پہلے ہی بھاگ چکا تھا، البتہ تمام مال و اسباب موجود تھا، جو دارالحکومت مدینہ منورہ روانہ کر دیا گیا۔

۳۔ متن کے مطابق دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں:

(i) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ (ii) حضرت خالد بن ولید ؓ
(iii) حضرت جعفر طیار ؓ (iv) حضرت امیر معاویہ ؓ

(ب) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ نے سعید بن العاص کو تہ تیغ کیا:

(i) غزوۂ اُحد میں **(ii)** غزوۂ بدر میں
(iii) غزوۂ خندق میں (iv) غزوۂ حنین میں

(ج) بہرہ شیر اور دارالحکومت مدائن کے درمیان حائل تھا:

(i) دریائے فرات **(ii)** دریائے دجلہ
(iii) دریائے عراق (iv) دریائے دمشق

(د) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ گورنر رہے:

(i) جدہ کے (ii) مدینہ منورہ کے (iii) مکہ مکرمہ کے **(iv)** کوفہ کے

(ہ) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ نے اپنا گھوڑا ڈال دیا:

(i) سمندر میں **(ii)** دریا میں (iii) نہر میں (iv) تالاب میں

(و) حضرت سعد ؓ نے مدینہ منورہ سے دس میل کے فاصلہ پر اپنے لیے ایک گھر تعمیر کرایا تھا:

(i) مقام تیتق میں (ii) مقام میتق میں
(iii) مقام رتیق میں **(iv)** مقام عُتیق میں

۴۔ سبق کا آخری پیراگراف فہم اور تلفظ کے ساتھ پڑھیے اور اپنے ساتھی طلبہ کو یا کروِ جماعت میں سُنائیے۔

جواب: عملی کام۔

۵۔ متن کو فہم سے پڑھیے تاکہ جماعت میں اُستادِ محترم کے معروضی اور موضوعی سوالات کے جواب دے سکیں۔

جواب: عملی کام۔

۶۔ اِن الفاظ کو پڑھیے اور معانی تلاش کر کے جُملوں میں استعمال کیجیے۔

عصر اثر بے باق بے باک ہال حال
حامی ہامی ارض عرض ہلال حلال

جواب:

الفاظ		جملے
عصر	زمانہ، دور، نمازِ عصر	عصرِ حاضر میں سائنس نے بہت ترقی کی ہے۔
اثر	نتیجہ، حاصل	رضوان پر کسی کی نصیحت کا اثر نہیں ہوتا۔
بے باق	قرض چکا دینے والا، ختم	گاہک نے دکان دار کے پیسے ادا کیے اور حساب بے باق کر دیا۔
بے باک	بے خوف، دلیر، بہادر	اس بے باک لڑکے نے بڑی جرأت سے ہر سوال کا جواب دیا۔
ہال	بڑا کمرا	امتحانات کی تاریخ مقرر کرنے کے لیے تمام اساتذہ سکول کے ہال میں موجود تھے۔
حال	حالت، کیفیت	اچانک بجلی چلے جانے سے تمام طلبہ کا گرمی سے بُرا حال تھا۔
حامی	حمایت کرنے والا، مددگار	اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔
ہامی	اقرار، یقین	ٹھیکیدار نے عمارت تعمیر کرنے کی ہامی بھرلی۔
ارض	زمین، دھرتی	اللہ تعالیٰ ہماری ارضِ پاک کو ہمیشہ قائم رکھے، آمین۔
عرض	درخواست، التجا	ملازم نے مالک سے عرض کی کہ مجھے دو دن کی چھٹی دے دیجیے۔
ہلال	نیا چاند	گھر کے سب لوگ ہلالِ عید دیکھنے کے لیے چھت پر جمع ہو گئے۔
حلال	مطابقِ شرع، جائز	بکرا، گائے، مرغی حلال جانور ہیں۔

۷۔ "کامیابی کے حصول کے لیے اُستاد اور شاگرد کا رشتہ مضبوط ہونا بہت ضروری ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور صحابہ کرام ؓ کی زندگیوں سے سیکھیے ہیں۔" آپ اس رائے سے کس حد تک اتفاق کرتے ہیں؟ مفصل تحریر کیجیے۔

جواب: تعلیم ایک ایسا ذریعہ ہے جس کا مقصد اچھی سیرت سازی اور تربیت ہے۔ علم ایک روشن چراغ ہے جو انسان کو عمل کی منزل تک پہنچاتا ہے۔ اُستاد اور شاگرد تعلیمی نظام کے نہایت اہم عنصر ہیں۔ معلّم کی ذمہ داری صرف سکھانا ہی نہیں، سکھانے کے ساتھ ساتھ تربیت دینا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی خاتم النبیین ﷺ کے بارے میں فرمایا۔ ترجمہ: "اور نبی خاتم النبیین ﷺ ان (لوگوں) کو کتاب و حکمت (سنت) کی تعلیم دیتے ہیں اور ان کا تزکیہ و تربیت کرتے ہیں۔"

اس بنا پر یہ نہایت اہم اور مقدس فریضہ ہے، اسی اہمیت اور تقدس کے پیش نظر اُستاد اور شاگرد دونوں کی اپنی اپنی جگہ جداگانہ ذمہ داریاں ہیں، اُنھیں پورا کرنا ہر دو جانب کے فرائض میں شامل ہے۔ اگر اُن ذمہ داریوں کو بطریق احسن پورا کیا جائے تو پھر تعلیم بار آور ثابت ہوتی ہے اور فوز و فلاح کے برگ و بار لاتی ہے۔ دینِ اسلام میں تعلیم کی اہمیت مسلّم ہے۔ رسولِ اکرم خاتم النبیین ﷺ نے خود کو معلّم فرمایا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے شاگرد صحابہ کرام ؓ آپ خاتم النبیین ﷺ کا جتنا احترام کرتے تھے دنیا کی تاریخ ایسی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اہلِ ایمان پر خالقِ کائنات کا انتہائی کرم اور فضل ہے کہ پہلا درسِ حیات معلّمِ کائنات رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے دیا۔ حضور خاتم النبیین ﷺ نے پڑھایا بھی اور سمجھایا بھی، یعنی آپ خاتم النبیین ﷺ نے دلوں کو علم و معرفت اور حکمت و دانائی کے نور سے منور کیا کہ پھر درس و تدریس اور تعلیم و تعلّم کا مبارک سلسلہ شروع ہو گیا جو تا قیامت جاری رہے گا۔

استاد کی توجہ اور تربیت کے بغیر کوئی بھی کام یابی کے سفر پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ اس لیے جو جس قدر اُستاد کا ادب کرے گا وہ اتنی ہی جلد کام یابی کی شاہراہ پر گامزن ہوگا۔ استاد کے ساتھ ہمیشہ عاجزی و انکساری کے ساتھ گفت گو کرنی چاہیے۔ استاد کے ساتھ ادب کے ساتھ بات کرنا استاد کا حق ہے۔

یاد رکھیے جو لوگ اپنے استاد کا احترام نہیں کرتے وہ زندگی کے کسی بھی میدان میں ترقی نہیں کر سکتے اور ہمیشہ اپنی منزل سے دور ہی رہتے ہیں۔ جو بھی استاد کا ادب کرتا ہے خوش نصیبی اس کا مقدر ہوتی ہے۔ استاد کی حیثیت روحانی باپ کی ہے۔ اس کا حق اپنے شاگردوں پر اتنا ہی ہے جتنا باپ کا اولاد پر۔ ہر عظیم انسان کے دل میں اپنے اساتذہ کے احترام کے لیے بے پایاں جذبات ہوتے ہیں۔ یہی اس کی عظمت کی دلیل ہیں۔ استاد اس ہستی کا نام ہے جو اپنے شاگردوں کو علم کے زیور سے آراستہ کرتے ہیں اور ان کی اخلاقی تربیت کر کے معاشرے میں اعلیٰ مقام تک پہنچاتے ہیں۔ جس طرح والدین کے احسانات کا بدل ادا نہیں کیا جا سکتا اسی طرح استاد کے احسانات کا بھی بدل ادا نہیں ہو سکتا اور جس طرح حقیقی والدین کے حقوق ہیں اسی طرح روحانی والدین کے حقوق بھی ہم پر لاگو ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم استاد کی بتائی گئی ہر بات کو غور سے سنیں اور اس پر عمل کریں۔ ایک استاد کو حقیقی خوشی تب ملتی ہے جب اس کا شاگرد اونچے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔

۸۔ صحابہ کرام ؓ کی زندگیوں پر کوئی کتاب پڑھیے اور تبصرہ کیجیے جو کم از کم ۲۰۰ الفاظ پر مشتمل ہو۔

جواب: عملی کام

سوچیں اور بتائیں

- عشرہ مبشرہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: عشرہ مبشرہ سے مراد وہ دس خوش نصیب صحابہ کرام ؓ ہیں جنھیں حضور خاتم النبیین ﷺ نے ان کی زندگی میں ہی جنت کی بشارت دی تھی۔

- عشرہ مبشرہ میں شامل صحابہ کرام ؓ کے نام بتائیں۔

جواب: عشرہ مبشرہ میں شامل صحابہ کرام ؓ کے نام درج ذیل ہیں:

i- حضرت ابوبکر صدیق ؓ ii- حضرت عمر فاروق ؓ
iii- حضرت عثمان غنی ؓ iv- حضرت علی المرتضیٰ ؓ
v- حضرت زبیر بن عوام ؓ vi- حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ
vii- حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ viii- حضرت سعید بن زید ؓ
ix- حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ x- حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ

گھر میں اور بتائیں

- حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کے بھائی کا کیا نام تھا؟

جواب: حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کے بھائی کا نام حضرت عمیر ؓ تھا۔

- وہ کب شہید ہوئے؟

جواب: وہ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔

- حضرت سعد ؓ کو اپنی ہجرت منسوخ ہونے کا خیال کیوں آیا؟

جواب: حضرت سعد ؓ حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ مکرمہ میں موجودگی کے دوران میں بیمار ہو گئے۔ بیماری اتنی زیادہ بڑھی کہ بچنے کی اُمید باقی نہ رہی۔ اس لیے آپ کو اپنی ہجرت منسوخ ہونے کا خیال آیا کہ اگر میں مکہ مکرمہ میں فوت ہو گیا اور یہیں دفن ہو گیا تو میری ہجرت کا کیا بنے گا۔

- حضور خاتم النبیین ﷺ نے حضرت سعد ؓ کو مال خیرات کرنے سے متعلق کیا حکم دیا؟

جواب: حضور خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
"تہائی بھی بہت ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑ جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے، اگر اس سے اللہ کی رضا مقصود رہی تو تمھیں اس پر ثواب ملے گا۔"

- فاتحِ ایران کا لقب کن کو ملا اور کیوں؟

جواب: حضرت سعد ؓ کو فاتحِ ایران کا لقب ملا کیوں کہ آپ ؓ ہی کی قیادت میں اسلامی لشکر نے جنگِ قادسیہ لڑی اور اس وقت کی عظیم سلطنت ایران کو فتح کیا۔

- ایرانیوں نے اسلامی لشکر کو دیکھ کر کیا کہا؟

جواب: ایرانیوں نے اسلامی لشکر کو دیکھ کر کہا "دیو آ گئے، دیو آ گئے۔"

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

حضرت سعد ؓ نے مدینہ سے دس میل کے فاصلہ پر مقامِ عقیق میں اپنے لیے ایک گھر تعمیر کرایا تھا جہاں آپ ؓ نے اپنی آخری عمر کے کئی سال گوشہ نشینی میں گزارے اور دنیاوی معاملات سے الگ تھلگ رہے۔ آخری عمر میں آپ ؓ کافی کم زور ہو گئے تھے اور آپ ؓ کی آنکھوں کی بصارت بھی جاتی رہی تھی، یہاں تک کہ سن ۵۵ ہجری میں آپ ؓ وفات پا گئے۔

۱۔ حضرت سعد ؓ نے مدینہ سے .... کے فاصلہ پر مقامِ عقیق میں اپنے لیے ایک گھر تعمیر کرایا۔
(a) دس میل (b) بیس میل (c) تیس میل (d) پچاس میل

۲۔ اپنی آخری عمر کے کئی سال گوشہ نشینی میں گزارے:
(a) حضرت خالد بن ولید ؓ نے (b) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے
(c) حضرت ابوہریرہ ؓ نے **(d)** حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ نے

۳۔ حضرت سعد ؓ نے وفات پائی:
(a) ۵۰ ہجری میں **(b)** ۵۵ ہجری میں (c) ۵۷ ہجری میں (d) ۵۹ ہجری میں

۴۔ "کم زور" کا متضاد ہے:
(a) طاقت ور (b) بیمار (c) لاغر (d) مریض

۵۔ بصارت کا صحیح معنی ہے:
(a) دیکھنے کی صلاحیت (b) سننے کی صلاحیت
(c) بولنے کی صلاحیت (d) چلنے کی صلاحیت

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ تاریخِ اسلام کے عظیم سپہ سالار تھے:
(a) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ (b) حضرت حسان بن ثابت ؓ
(c) حضرت عثمان غنی ؓ (d) حضرت زاہر ؓ

۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کا لقب تھا:
(a) فاتحِ ایران (b) فاتحِ عراق (c) فاتحِ مصر (d) فاتحِ شام

۳۔ کافروں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا گھیراؤ کر لیا تھا:
(a) غزوۂ بدر میں **(b)** غزوۂ اُحد میں (c) غزوۂ حنین میں (d) غزوۂ خندق میں

۴۔ مختلف معنی کے لحاظ سے متشابہ الفاظ والا جملہ ہے: (First Term 23)
(a) کسی نے بلی کو پالا کسی نے کتے کو پالا۔ (b) اُس سے پالا پڑنا اور پالا نہ پڑنا ایک برابر ہے۔
(c) جس کو اُس نے پالا اُسی سے اُس کا پالا پڑا۔
(d) مجھے دادا جان نے پالا اور ذمہ داری سے پالا۔

۵۔ متشابہ الفاظ کے مختلف معانی کے استعمال والا درست جملہ ہے: (First Term)
(a) مالی نے چمن کی ہر ڈالی پر اپنی نگاہ ڈالی۔ (b) طوفان میں چمن کی ہر ڈالی دوسری ڈالی پر جا گری۔
(c) درخت کی ہر ڈالی دوسری ڈالی سے ملی ہوئی ہے۔
(d) قلم کاری میں ایک ڈالی دوسری ڈالی پر لگائی جاتی ہے۔

۶۔ متشابہ الفاظ کے مختلف معانی کے استعمال والا درست جملہ ہے: (First Term 23)
(a) جان دار شام کے وقت گھروں کو لوٹتے ہیں۔
(b) شام کو اڑنے والے پرندے اگلی شام کو پہنچے۔
(c) ہر روز شام گزارنے کے بعد پھر شام آتی ہے۔
(d) علی کو شام پہنچتے ہوئے شام ہو گئی۔

۷۔ اللہ کریم جسے حق کا علم عطا کر دیں پھر اسے کسی اَلم کا خوف نہیں رہتا۔" اس جملے میں "علم" اور "اَلم" الفاظ ہیں: (Final Term 23)
(a) مترادف الفاظ (b) متشابہ الفاظ بلحاظ اعراب
(c) متشابہ الفاظ بلحاظ آواز (d) متشابہ الفاظ بلحاظ املا

۸۔ متشابہ الفاظ کے استعمال والا جملہ ہے: (Final Term 23)
(a) یہ آم بہت عام قسم کے ہیں۔ (b) تم شام تک کام کر لینا۔
(c) اس سوال کا کمال تو دیکھو۔ (d) بادشاہی سدا نہیں رہتی۔

۹۔ متشابہ الفاظ کے استعمال والا جملہ ہے: (First Term 24)
(a) ہال میں حبس کی وجہ سے لوگوں کا بُرا حال تھا۔
(b) لڑکو زین کی فکر نے فکر مند کر رکھا ہے۔
(c) ارب پتی آدمی نے دو ارب کی گاڑی خرید لی۔
(d) زرقا نے پرانا سونا بیچ کر نیا سونا خرید لیا۔

۱۰۔ تشابہ الفاظ کے استعمال والا جملہ ہے: (First Term 24)

(a) غریب کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ **(b)** اس لعل کا رنگ بالکل لال ہے۔

(c) جو خاص ہیں وہ شریک گروہِ عام نہیں۔ (d) اسے شعر و شاعری سے کوئی دل چسپی نہیں۔

☆ نثر پارہ غور سے پڑھیں اور پوچھے جانے والے سوالات کے جوابات بتائیں۔ (Second Term 23)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر میں غیر معمولی شجاعت کے جوہر دکھاتے ہوئے سعید بن العاص کو جو کہ لشکرِ کفار کا سرخیل تھا، تہ تیغ کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اس کی ذوالکتیفہ نامی تلوار پسند آ گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ اس تلوار کے لیے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے۔ چوں کہ اس وقت تک مالِ غنیمت کی تقسیم سے متعلق کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ اس لیے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ اسے جہاں سے اٹھایا ہے، وہیں رکھ دو۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت عمیر رضی اللہ عنہ اس جنگ میں شہید ہوئے تھے۔ کچھ تو ان کی وفات کا صدمہ اور کچھ تلوار نہ ملنے کا افسوس لیے آپ رضی اللہ عنہ چپ چاپ واپس آ گئے لیکن پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد سورۃ الانفال نازل ہوئی اور سرورِ کائنات نے آپ رضی اللہ عنہ کو بلا کر تلوار لینے کی اجازت دے دی۔ غزوۂ اُحد سے فتح مکہ تک جتنے بھی معرکے پیش آئے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ بہادری و جاں بازی کے ساتھ سب میں پیش پیش رہے۔

۱۔ آپ نے جو تحریر پڑھی ہے اس کا تعلق نثر سے ہے یا نظم سے؟

جواب: پڑھی گئی تحریر کا تعلق نثر سے ہے۔

۲۔ ''ذوالکتیفہ'' کیا چیز تھی اور اس کے مالک کا نام کیا تھا؟

جواب: ''ذوالکتیفہ'' ایک تلوار تھی اور اس کے مالک کا نام سعید بن العاص تھا۔

۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ذوالکتیفہ تلوار کس کو قتل کر کے حاصل کی تھی؟

جواب: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ذوالکتیفہ تلوار سعید بن العاص کو قتل کر کے حاصل کی۔

۴۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ذوالکتیفہ نامی تلوار لے جانے کی اجازت کیوں نہ دی گئی؟

جواب: کیوں کہ اس وقت تک مالِ غنیمت کی تقسیم کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔

۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے غزوۂ اُحد سے لے کر فتح مکہ تک سب غزوات میں حصہ لیا۔

سبق نمبر ۵

چغل خور

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
چغل خور	غیبت کرنے والا، لگائی بجھائی کرنے والا	چغلی	غیبت، لگائی بجھائی
ملازم	نوکر	پیٹ پچکے	گور پچکے
حسبِ معمول	معمول کے مطابق	ہمدرد	غم گسار، دکھ درد کا ساتھی
تعجب	حیران ہونا	جبر	زور، زبردستی
کوڑھی	کوڑھ کا مریض	رازداری	اخفائے راز، بھید چھپانا
شش و پنج	پس و پیش، فکر و اندیشہ	پاگل	بے وقوف، خارج العقل
پریشان	فکر مند، گھبرایا ہوا	تلملانا	بے قرار ہونا، بے چین ہونا
رُوہانسا	رونے جیسی کیفیت ہونا	زدوکوب	مار پیٹ، مار کٹائی
چھاچھ	لسی	چنگیری	روٹی رکھنے والا پھیلا ہوا تنکوں سے بنا گول تھال
للکار	سخت آواز جس سے رعب طاری ہو	سرتوڑ	انتہائی کوشش، بہت زیادہ محنت
فاقہ	بھوکا رہنا، کھانا نہ کھانا	بے کار	فضول
اطمینان	سکون	بہتیری	بہت زیادہ

خلاصہ اگلے وقتوں کی بات ہے کسی گاؤں میں ایک چغل خور رہتا تھا، جو اپنی چغلی کرنے کی عادت کی وجہ سے بہت نقصان اُٹھاتا تھا اور اس عادت پر قابو پانے کی کوشش کرتا تھا لیکن ہمیشہ ناکام ہو جاتا تھا۔ جس گاؤں میں وہ رہتا تھا وہاں اس کی چغل خوری کی عادت کی وجہ سے اسے ملازمت سے نکال دیا جاتا تھا اور چوں کہ سب گاؤں والے اس کی عادت سے واقف ہوتے تھے اس لیے کوئی اسے اپنے یہاں نوکری نہیں دیتا تھا۔ جب چغل خور کی پونجی ختم ہونے لگی اور بات فاقوں تک پہنچ گئی تو اس نے سوچا کہ اس گاؤں میں تو اب نوکری ملنے سے رہی لہٰذا وہ دوسرے گاؤں میں چلا گیا اور ایک کسان سے نوکری طلب کی۔ وہ کسان کنجوس تھا اور اُسے نوکر کی ضرورت تھی اس لیے اس نے اس کو نوکری پر رکھ لیا۔ کسان نے چغل خور کو اس شرائط پر ملازم رکھا کہ وہ کسان کے ساتھ کھیت میں کام کرے گا اور اس کے گھر میں رہے گا۔ اس کی کوئی تنخواہ نہ ہوگی اور وہ صرف روٹی کپڑے پر ملازمت کرے گا اور ساتھ ہی چغل خور نے کسان سے اس بات کی اجازت لے لی کہ وہ ہر چھے ماہ بعد کسان کی ایک چغلی کرے گا۔ کسان کو تعجب تو ہوا لیکن اس نے سوچا کہ میرے کون سے راز ہیں جو وہ [illegible] گے۔ لہٰذا کسان نے اسے اجازت دے دی۔ چغل خور نے چھے ماہ وہاں کھیتی باڑی کا کام [illegible] کسان اس عرصے میں اس کی چغل خوری والی شرط بھول گیا۔ چھے ماہ کا عرصہ گزرنے کے بعد چغل خور خود پر مزید جبر نہ کر پایا اور کسان کی بیوی سے کہا کہ کسان کو کوڑھ ہو گیا ہے اور اگر یقین نہ ہو تو کل جب کسان کو کھانا دینے جاؤ تو اس کا جسم چاٹ کر دیکھ لینا۔ جس شخص کو کوڑھ ہو اس کا جسم نمکین ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد چغل خور نے کسان سے کہا کہ تمھاری بیوی پاگل ہو گئی ہے اور سب کو کاٹ رہی ہے اگر یقین نہیں تو جب وہ کل کھانا دینے آئے تو دیکھ لینا۔ اس کے بعد کسان کے سالوں سے کہا کہ تمھاری بہن پر اُس کا شوہر ظلم کرتا ہے اور اسے کھیتوں میں سب کے سامنے مارتا ہے اگر یقین نہ آئے تو کل دیکھ لینا پھر اس نے کسان کے بھائیوں سے کہا کہ کسان کے سالے کسان کو مارتے ہیں۔ یقین نہیں تو کل کھیتوں میں دیکھ لینا۔ وہ اپنے کام سے [illegible] کر واپس آ گیا اور کاموں میں مشغول ہو گیا۔ کسان کی بیوی جب اسے کھانا دینے گئی تو اسے چاٹنے کی کوشش کرتی ہے جس پر کسان کو یقین ہو گیا کہ اس کی بیوی پاگل ہو گئی ہے۔ کسان [illegible] سے دور بھاگتا ہے تو اس پر کسان کی بیوی کو یقین ہو گیا کہ کسان کوڑھی ہے تو وہ اس کو پکڑنے کی کوشش کرتی ہے۔ خود کو بچانے کے لیے کسان اپنی بیوی کو جوتے سے مارتا ہے۔ کسان کے سالے جو کھیتوں میں چھپے ہوئے تھے سامنے آ گئے۔ یہ دیکھ کر کسان کے بھائی بھی سامنے آ گئے اور سب آپس میں لڑنے لگے۔ لوگوں نے انھیں چھڑوایا اور وجہ معلوم کی تو پتا چلا کہ یہ چغل خور کی کارستانی ہے۔ چغل خور وہاں سے جا چکا تھا اور اس کا کچھ پتا نہ چلا۔ یہی وجہ ہے کہ کسی چغل خور کو چغل خور کہو تو وہ بُرا مان جاتا ہے کیوں کہ اسے ڈر ہے کہ اگر اُس نے یہ بات مان لی کہ وہ چغل خور ہے تو کسان، اس کے سالے اور اس کے بھائی مل کر اُسے ماریں گے۔

حلِ مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) چغل خور کو اپنی ملازمت سے کیوں ہاتھ دھونا پڑے؟

جواب: چغل خور کو اپنی چغل خوری کی عادت کی وجہ سے ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑے۔

(ب) چغل خور کو کوئی ملازمت یا مزدوری کیوں نہیں مل رہی تھی؟

جواب: چغل خور ہونے کی وجہ سے چغل خور کو کوئی ملازمت یا مزدوری نہیں مل رہی تھی۔

(ج) چغل خور نے کسان سے کیا اجازت لی؟

جواب: چغل خور نے کسان سے چھے ماہ بعد چغلی کھانے کی اجازت لی۔

(د) چغل خور نے کسان کی بیوی سے کیا کہا؟

جواب: چغل خور نے کسان کی بیوی سے کہا کہ دراصل کسان کوڑھی ہو گیا ہے۔ اس نے اپنی یہ بیماری اب تک تم سے چھپائے رکھی ہے۔

(ہ) کسان کے خاندان والوں کے درمیان لڑائی کیوں ہوئی؟

جواب: کسان کے خاندان والوں کے درمیان چغل خور کی چغلی کھانے کی وجہ سے لڑائی ہوئی۔

(و) کوئی چغل خور یہ کیوں نہیں مانتا کہ وہ چغل خور ہے؟

جواب: کوئی چغل خور یہ اس لیے نہیں مانتا کہ وہ چغل خور ہے، کیوں کہ اسے اس بات کا ڈر ہے کہ اگر اُس نے یہ بات تسلیم کر لی کہ وہ چغل خور ہے تو کسان، اس کے سالے اور اس کے بھائی اُسے ماریں گے۔

۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(الف) چغل خور اور کسان کی بیوی کے بھائیوں کے درمیان کیا گفت گو ہوئی؟

جواب: چغل خور کسان کی بیوی کے بھائیوں کے پاس گیا اور بولا: ''تم لوگ یہاں مزے کر رہے ہو اور تمھارا بہنوئی تمھاری بہن کی بے عزتی کرتا ہے۔'' کسان کے سالوں نے چغل خور کی یہ بات سنی تو بہت پریشان ہوئے۔ لیکن انھوں نے اس سے کہا: ''مگر ہماری بہن نے تو ہمیں کبھی نہیں بتایا؟'' اس پر چغل خور بولا: ''وہ بے چاری شرم کے مارے تمھیں کچھ نہیں بتاتی ورنہ کسان کھیتوں میں سب کے سامنے اس کی بے عزتی کرتا ہے۔'' ''لیکن ہم تمھاری بات پر کیسے یقین کرلیں؟'' اس پر چغل خور جھٹ سے بول پڑا: ''اگر تم لوگ یہ سمجھ رہے ہو کہ میں جھوٹ کہہ رہا ہوں تو کل دوپہر کو جب تمھاری بہن کھانا لے کر کھیتوں میں جائے گی، اس وقت تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا۔'' کسان کے سالے یہ بات سن کر غصے سے تلملانے لگے۔ بھلا وہ اپنی بہن کی بے عزتی کیسے برداشت کر سکتے تھے۔ انھوں نے چغل خور سے کہا: ''اچھا کل ہم کھیت میں چھپ کر یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔''

(ب) چغل خور اور کسان کے بھائیوں میں کیا گفت گو ہوئی؟

جواب: چغل خور کسان کے بھائیوں کے پاس گیا اور بولا: ''بڑے افسوس کی بات ہے۔ تم لوگ سب ایک ماں کے بیٹے ہو اور پھر بھی اپنے بھائی کی مدد نہیں کر سکتے۔'' کسان کے بھائیوں نے اس سے تعجب سے پوچھا: ''کیا ہوا؟ یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ ہم کس کی مدد نہیں کرتے؟'' اس پر چغل خور نے رُوہانسا منہ بنا کر جواب دیا: ''تمھارا بھائی سخت مصیبت میں گرفتار ہے۔ اس کے سالے ہر چوتھے روز آ کر اسے زدوکوب کرتے ہیں اور ایک تم ہو کہ تمھیں اس کی خبر تک نہیں۔'' کسان کے بھائی یہ سن کر پریشان سے ہو گئے اور کہنے لگے: ''مگر ہمارے بھائی نے تو ہمیں کچھ نہیں بتایا۔'' چغل خور بولا: ''وہ تم سے کیا کہے؟ بے چارہ اپنی شرافت کی وجہ سے کچھ نہیں کہتا اور خاموشی سے بے عزتی برداشت کر لیتا ہے۔'' جواب میں بھائی کہنے لگے: ''ہمیں تو تمھاری بات پر یقین نہیں آ رہا۔'' یہ سن کر چغل خور نے کہا: ''اگر تم لوگوں کو میری بات کا یقین نہیں تو کل دوپہر کو آ کر اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھ لینا کہ کس طرح کسان کے سالے اُسے مارتے ہیں۔'' کسان کے بھائی غصے سے تلملانے لگے۔ انھوں نے کہا: ''اچھا! ہم کل دیکھ لیں گے کہ وہ ہمارے بھائی کو کس طرح ہاتھ لگاتے ہیں۔ ابھی ہم مرے نہیں ہیں۔''

۳۔ سبق کے مطابق دُرست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(الف) دوسروں کی چغلی کھانا اور ایک کی بات دوسروں سے کرنا عادت تھی:

(i) کسان کی **(ii)** چغل خور کی

(iii) کسان کی بیوی کی (iv) کسان کے سالوں کی

(ب) کسان چغل خور کو تنخواہ دیتا تھا:

(i) دو روپے (ii) سو روپے (iii) دس ہزار روپے **(iv)** کچھ بھی نہیں

(ج) چغل خور نے کسان سے اجازت لی کہ وہ اس کی ایک چغلی کھائے گا:

(i) ایک ماہ بعد (ii) ہر روز **(iii)** چھے ماہ بعد (iv) دو ماہ بعد

(د) چغل خور نے کسان کی بیوی سے بولا:

(i) سچ **(ii)** جھوٹ (iii) آدھا سچ (iv) آدھا جھوٹ

(ہ) چغل خور کی بات سُن کر کسان کے سالوں کو:

(i) غصہ آیا (ii) مزہ آیا (iii) ہنسی آئی (iv) رونا آیا

(و) چغل خور نے کسان کے خاندان میں:

(i) صُلح کروادی **(ii)** لڑائی کروادی

(iii) دوستی کروادی (iv) نئی رسم متعارف کروادی

۴۔ درج ذیل محاورات کو دُرست کر کے تحریر کیجیے۔

غلط محاورات	درست محاورات
گریبان چڑھانا	آستین چڑھانا
ہرے باغ دکھانا	سبز باغ دکھانا
تاروں سے باتیں کرنا	آسمان سے باتیں کرنا
گدھے بیچ کر سونا	گھوڑے بیچ کر سونا
ہتھیلی پر تیل جمانا	ہتھیلی پر سرسوں جمانا

۵۔ ان الفاظ و تراکیب کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

الفاظ و تراکیب	جملے
بادشاہ	شیر جنگل کا بادشاہ ہے۔
تعجب	تعجب کی بات ہے علی نے سارا سال محنت نہیں کی اور پھر بھی امتحان میں اول آ گیا۔
لالچی	لالچی انسان کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔
فقیر	بے روزگاری کی وجہ سے دن بدن فقیر بڑھتے جا رہے ہیں۔
خوشامدی	خوشامدی لوگ دوسروں کی خوشامد کر کے اپنا مطلب نکال لیتے ہیں۔

۶۔ اخلاقی اسباق پر مبنی کہانیوں کی کوئی کتاب انٹرنیٹ یا لائبریری سے تلاش کر کے پڑھیے اور بیان کی گئی حقیقت اور مصنف کے خیال پر تبصرہ کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

۷۔ سبق ''چغل خور'' کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

جواب: سبق کے شروع میں دیکھیے۔

سوچیں اور بتائیں

- غیبت سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی کی پیٹھ پیچھے اس کا اس طرح ذکر کرنا کہ اگر اس کے سامنے ایسا کیا جائے تو اُسے بُرا لگے، خواہ وہ بات اُس شخص میں موجود ہی کیوں نہ ہو غیبت کہلاتی ہے۔

- چغل خوری کے چند نقصانات بتائیں۔

جواب: ☆ چغل خوری سے لوگوں کا ایک دوسرے پر اعتبار ختم ہو جاتا ہے۔
☆ چغل خوری سے معاشرے میں لڑائی جھگڑے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔
☆ چغل خوری سے رشتہ داروں اور دوستوں سے تعلقات ختم ہو جاتے ہیں۔
☆ چغل خوری سے ادب و احترام کا ماحول معاشرے میں کم ہو جاتا ہے۔
☆ چغل خوری سے خرید و فروخت کے معاملات بُری طرح متاثر ہوتے ہیں۔

ٹھہریں اور بتائیں

- چغل خور کو کوئی کیوں منہ نہیں لگاتا تھا؟

جواب: چغل خور کو کوئی اس لیے منہ نہیں لگاتا تھا کیوں کہ ہر کوئی اس کی چغلی کرنے کی عادت کے بارے میں جانتا تھا۔

- کسان نے چغل خور سے کیا سوال کیا؟

جواب: کسان نے چغل خور سے سوال کیا: ''تم کیا کام کر سکتے ہو؟''

- کسان نے کیا سوچ کر چغل خور کو ملازمت دی؟

جواب: کسان نے یہ سوچ کر چغل خور کو ملازمت دی کہ ''مفت کا نوکر مل رہا ہے، خالی روٹی

کپڑے میں کیا بُرا ہے؟'' چھے ماہ بعد ایک چغلی کھاتا ہے تو کھالے، میرا کیا جاتا ہے۔ میرے پاس کون سے راز ہیں جو ظاہر ہو جائیں گے۔

- چغل خور نے کسان کے سامنے کیا شرط رکھی؟

جواب: چغل خور نے کسان کے سامنے چھے ماہ بعد چغلی کھانے کی شرط رکھی۔

- کسان کیوں کنکھیوں سے بیوی کو دیکھ رہا تھا؟

جواب: کسان کنکھیوں سے بیوی کی ہر حرکت کا جائزہ لے رہا تھا کیوں کہ اس کے دل میں تھا کہ کہیں پاگل ہونے کی وجہ سے وہ اسے کاٹ نہ کھائے۔

- کسان کے خاندان میں کس نے بیچ بچاؤ کرایا؟

جواب: اردگرد کے کھیتوں میں کام کرنے والے لوگوں نے کسان کے خاندان میں بیچ بچاؤ کرایا۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیرالانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

اب وہ سارے مل کر چغل خور کی تلاش میں نکل پڑے لیکن اس وقت تک چغل خور وہ گاؤں چھوڑ کر کہیں اور جا چکا تھا۔ کہتے ہیں وہ دن اور آج کا دن، چغل خور کا کہیں پتا نہ چل سکا۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی کوئی چغل خور یہ نہیں مانتا کہ وہ چغل خور ہے۔ دراصل اسے اس بات کا ڈر ہے کہ اگر اُس نے یہ بات تسلیم کر لی کہ وہ چغل خور ہے تو کسان، اس کے سالے اور اس کے بھائی اُسے ماریں گے۔ اس لیے ہر چغل خور، چغل خور کہنے پر ناراض ہو جاتا ہے۔

۱۔ چغل خور چھوڑ کر کہیں اور جا چکا تھا:
(a) شہر **(b) گاؤں** (c) گھر (d) مُلک

۲۔ کہتے ہیں وہ دن اور ________ کا دن۔
(a) آج (b) کل (c) منگل (d) بدھ

۳۔ چغل خور کو چغل خور کہیں تو وہ ہو جاتا ہے:
(a) خوش **(b) ناراض** (c) پُرسکون (d) بے چین

۴۔ ''گاؤں'' کا متضاد ہے:
(a) بستی (b) علاقہ **(c) شہر** (d) وطن

۵۔ ''ڈر'' کا مترادف ہے:
(a) خوف (b) خوشی (c) غم (d) بیماری

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ چغل خور رہتا تھا:
(a) گاؤں میں (b) شہر میں (c) قصبے میں (d) جنگل میں

۲۔ چغل خور کی عادت تھی:
(a) جھوٹ بولنا (b) سوتے رہنا (c) چوری کرنا **(d) چغلی کھانا**

۳۔ چغل خور کو اپنی ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑے:
(a) کام چوری کی وجہ سے (b) سستی کی وجہ سے
(c) چغلی کھانے کی وجہ سے (d) لڑنے جھگڑنے کی وجہ سے

۴۔ چغل خور نوکری کرنے کے لیے گیا:
(a) کسان کے پاس (b) تاجر کے پاس
(c) بڑھئی کے پاس (d) دکان دار کے پاس

۵۔ چغل خور نے کسان کی بیوی سے کہا کہ دراصل کسان ہو گیا ہے:
(a) بوڑھا **(b) کوڑھی** (c) غریب (d) لالچی

۶۔ فصل پک جانے کی وجہ سے کسان اپنے گھر نہیں گیا تھا:
(a) دو روز سے (b) تین روز سے (c) چار روز سے (d) پانچ روز سے

۷۔ چغل خور کسان کے پاس گیا اور بولا تم ادھر کھیتوں میں کام کر رہے ہو اور تمھاری بیوی ہو گئی ہے:
(a) بیمار **(b) پاگل** (c) کوڑھی (d) معذور

۸۔ کسان کے سالوں نے چغل خور کی بات سنی تو ہوئے:
(a) خوش (b) حیران **(c) پریشان** (d) ناراض

۹۔ چغل خور کسان کے بھائیوں کے پاس گیا اور بولا کہ کسان کے سالے اُسے زدوکوب کرتے ہیں:
(a) ہر روز (b) ہر دوسرے روز (c) ہر تیسرے روز **(d) ہر چوتھے روز**

۱۰۔ گاؤں والے مل کر تلاش میں نکل پڑے:
(a) ڈاکو کی (b) مسافر کی **(c) چغل خور کی** (d) چور کی

۱۱۔ محاورہ کے استعمال والا درست جملہ ہے: (First Term 23)
(a) ماں اپنے بچّے کو دیکھ کر پھولے نہ سمائی۔
(b) اس کی ناکامی نے خاندان کی عزت کو چار چاند لگا دیے۔
(c) اس کی تقدیر جاگی تو سارا سامان برباد ہو گیا۔
(d) خوشی کی خبر سُن کر اس کا خون خشک ہو گیا۔

۱۲۔ ''عبدالستار ایدھی نے دُکھی انسانیت کی خدمت کا بیڑا اٹھایا۔'' جملے میں محاورہ ''بیڑا اٹھانا'' کا مطلب ہے: (Final Term 23)
(a) سخت محنت کرنا (b) مشکل سے بچنا
(c) ذمہ داری لینا (d) بہت خوش ہونا

سبق نمبر ۶

قدرتی آفات

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
روزِ اوّل	پہلا دن، شروع، ابتدا	ناگہانی	اچانک پیش آنے والا
آفت	مصیبت	وبا	کثرت سے پھیلنے والی، متعدی بیماری
قبل	پہلے		
آغوش	گود	ویران	اُجڑا ہوا، غیر آباد
دور	زمانہ	صفحۂ ہستی	روئے زمین، دنیا
دریافت	ایجاد	جان لیوا	ہلاک کرنے والا، مُہلک
ملبہ	گرے ہوئے مکان کی اینٹیں، مٹی، پتھر وغیرہ کا ڈھیر	آنِ واحد	ایک لمحہ، پل بھر
		ہلاکت	فنا ہونے کا عمل، موت
برسوں	سالوں	شدید	سخت ہونا، زوردار
شِدت	زور، زیادتی، کثرت	قاصر	بے چارہ، بے بس
پیش گوئی	کسی واقعے کا قبل از وقت بیان کرنا	محدود	حد کیا گیا
		مدت	عرصہ
قلیل	بہت کم، تھوڑا	الامان والحفیظ	اللہ بچائے اور حفاظت کرے
امر	حقیقت، بات	پیشگی	پہلے سے
قبل از وقت	وقت سے پہلے	بنجر	ناقابل کاشت زمین
تباہ	غرق شدہ، خستہ حال	منصوبہ بندی	لائحہ عمل، حکمت عملی

خلاصہ انسان کو روزِ اوّل سے ہی ناگہانی آفات کا سامنا رہا ہے۔ سائنسی ترقی سے قبل

مختلف بیماریوں کے باعث شہر ویران ہو جاتے تھے۔ طاعون، ہیضے اور ملیریا جیسی وباؤں کی وجہ سے لاکھوں انسان موت کی آغوش میں چلے جاتے تھے۔ سائنس کی ترقی کی بدولت بیماریوں پر کافی حد تک قابو پا لیا گیا ہے۔ یہ سب اس لیے ممکن ہوا کیوں کہ انسان نے ان بیماریوں کے علاج دریافت کر لیے۔ زلزلے، بارشیں، سیلاب اور طوفان جیسی ناگہانی آفات بھی انسانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹاتے آ رہے ہیں۔

زلزلہ ایک ایسی قدرتی آفت ہے جس کا انسان تمام تر سائنسی ترقی کے باوجود پہلے سے اندازہ لگانے سے قاصر ہے۔ دُنیا میں سب سے زیادہ شدید زلزلہ ۱۹۶۰ء میں چلی میں آیا تھا۔ ریکٹر سکیل پر اس کی شدت ۹.۶ تھی۔ ہلاکتوں کے لحاظ سے دنیا کا بدترین زلزلہ ۱۵۵۶ء میں چین کے دو صوبوں شان شوئی اور شان زئی میں آیا تھا جس کی شدت ریکٹر سکیل پر ۸ تھی۔ ۳۱۔ مئی ۱۹۳۵ء میں پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے شہر کوئٹہ میں برصغیر کی تاریخ کا بدترین زلزلہ آیا۔ ۷.۷ شدت کے اس زلزلے میں ۶۰۰۰۰ کے قریب افراد لقمۂ اجل بن گئے۔ ۸۔ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو آزاد کشمیر کے علاقے مظفر آباد اور اردگرد کے علاقوں میں ۷.۶ شدت کا زلزلہ آیا جس کی وجہ سے نوّے ہزار کے قریب افراد موت کے مُنھ میں چلے گئے جب کہ پچھتر ہزار افراد زخمی ہوئے۔ ابھی تک دنیا بھر میں کہیں ایسے کوئی آلات نہیں جو آنے والے زلزلے کی قبل از وقت خبر دے سکیں۔ البتہ انسان ایسی عمارات بنانے کے قابل ہو گیا ہے جو زلزلے کے جھٹکے برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے آلات بھی بڑی تعداد میں بنائے جائیں کہ جو ایسی آفات کی پیشگی کی اطلاع دے سکیں۔

زلزلے کی طرح سیلاب بھی انسان کے لیے ڈراؤنا خواب رہے ہیں۔ سیلابوں کی وجہ سے ہزاروں انسان اور جانور موت کے مُنھ میں چلے جاتے ہیں۔ ۲۰۱۰ء میں شدید قسم کا سیلاب آیا جس نے پورے پاکستان کو متاثر کیا۔

سیلاب کی زیادہ تر وجوہات میں زیادہ بارشیں یا گلیشیر کا پگھلنا ہوتا ہے۔ اگر ہم دریاؤں کے راستے میں ڈیم یا بیراج بنالیں تو سیلاب کی تباہ کاریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اسی طرح ڈیم اور بیراج کا پانی ضرورت پڑنے پر دریاؤں اور نہروں میں ڈال کر پانی کی کمی کو دُور کیا جا سکتا ہے۔

قدرتی آفات ہماری زندگی کا حصہ ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ مناسب منصوبہ بندی کی جائے تاکہ نقصان سے بچا جا سکے اور ملک معاشی طور پر مستحکم رہے۔

حلِ مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) قدرتی آفت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی ایسی ناگہانی آفت جس میں انسان کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا قدرتی آفت کہلاتی ہے۔

(ب) پہلے کون سی بیماریاں مُہلک ہوا کرتی تھیں؟

جواب: پہلے طاعون، ہیضے اور ملیریا جیسی بیماریاں مُہلک ہوا کرتی تھیں۔

(ج) کیا آج کل طاعون کی بیماری موجود ہے؟

جواب: نہیں! آج کل طاعون کی بیماری موجود نہیں ہے۔

(د) زلزلے سے کیا ہوتا ہے؟

جواب: زلزلے سے جانی اور مالی نقصان ہوتا ہے۔ کئی کئی منزلہ عمارات آنِ واحد میں ملبے کا ڈھیر بن جاتی ہیں۔ اس ملبے سے زخمیوں اور زندہ بچ جانے والے انسانوں کو نکالنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ انسانوں کو نکال بھی لیا جائے تو عمارت کے ملبے کو اُٹھانا اور اُس کے بعد نئی عمارت تعمیر کرنا مہینوں یا برسوں میں ممکن ہو پاتا ہے۔

(ہ) سب سے زیادہ شِدت کا زلزلہ کب اور کہاں آیا؟ اُس کی شِدت کیا تھی؟

جواب: سب سے زیادہ شِدت کا زلزلہ ۱۹۶۰ء میں چلی میں آیا۔ اُس کی شِدت ۹.۶ تھی۔

(و) کوئٹہ کے زلزلے میں کتنے افراد ہلاک اور زخمی ہوئے؟

جواب: کوئٹہ کے زلزلے میں ۶۰۰۰۰ کے قریب افراد ہلاک اور سیکڑوں زخمی ہوئے۔

(ز) ۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء کے دن مظفر آباد میں کیا ہوا تھا؟

جواب: ۸۔ اکتوبر ۲۰۰۵ء کے دن مظفر آباد اور ملحقہ علاقوں میں ۷.۶ شِدت کا زلزلہ آیا جس کی وجہ سے نوّے ہزار کے قریب لوگ موت کے مُنھ میں چلے گئے جب کہ پچھتر ہزار سے زائد افراد زخمی ہوئے۔

(ح) سیلاب کس طرح نقصان پہنچاتا ہے؟

جواب: سیلاب کی وجہ سے ہزاروں انسان اور جانور موت کے مُنھ میں چلے جاتے ہیں۔ مکانات ڈھے جاتے ہیں۔ گاڑیاں سیلاب کے پانی میں بہ جاتی ہیں اور فصلیں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ سیلاب کے باعث سڑکیں ٹوٹ جاتی ہیں اور پُل سیلابی ریلوں میں بہ جاتے ہیں۔

۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(الف) زلزلے زیادہ نقصان دہ ہیں یا سیلاب؟ دلائل سے جواب دیں۔

جواب: زلزلے زیادہ نقصان دہ ہیں۔ اس کی وجہ سے دُنیا کے مختلف حصوں میں ہزاروں انسان موت کا شکار ہو چکے ہیں۔ جانی نقصان کے ساتھ ساتھ مالی نقصان الگ ہوتا ہے۔ کئی کئی منزلہ عمارات آنِ واحد میں ملبے کا ڈھیر بن جاتی ہیں۔ اس ملبے سے زخمیوں اور زندہ بچ جانے والے انسانوں کو نکالنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ انسانوں کو نکال بھی لیا جائے تو عمارت کے ملبے کو اُٹھانا اور اُس کے بعد نئی عمارت تعمیر کرنا مہینوں یا برسوں میں ممکن ہو پاتا ہے۔

دُنیا میں سب سے زیادہ شدید زلزلہ ۱۹۶۰ء میں چلی میں آیا تھا۔ ریکٹر سکیل پر اس کی شدت ۹.۶ تھی۔ ہلاکتوں کے لحاظ سے دنیا کا بدترین زلزلہ ۱۵۵۶ء میں چین کے دو صوبوں شان شوئی اور شان زئی میں آیا تھا۔ ایک اندازے کے مطابق ان دونوں صوبوں کی ۶۰ فی صد آبادی موت کے مُنھ میں چلی گئی تھی۔ اس زلزلے کی شدت ریکٹر سکیل پر ۸ تھی۔ پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے شہر کوئٹہ میں برصغیر کی تاریخ کا بدترین زلزلہ آیا۔ ۳۱۔ مئی ۱۹۳۵ء میں آنے والے اس زلزلے نے وہ تباہی مچائی کہ الامان والحفیظ۔ ۷.۷ شِدت کے اس زلزلے کی وجہ سے ۶۰۰۰۰ کے قریب افراد موت کے مُنھ میں چلے گئے اور ۶۰ فی صد سے زیادہ عمارات ملبے کا ڈھیر بن گئیں۔ ۸۔ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو آزاد کشمیر کے علاقے مظفر آباد اور ملحقہ علاقوں میں ۷.۶ شدت کا زلزلہ آیا جس کی وجہ سے نوّے ہزار کے قریب لوگ موت کے مُنھ میں چلے گئے جب کہ پچھتر ہزار سے زائد افراد زخمی ہوئے۔

(ب) سیلاب کی تباہ کاریوں کو کس طرح کم کیا جا سکتا ہے؟

جواب: سیلاب ایسی قدرتی آفت ہے جس سے بچاؤ ممکن ہے۔ سیلاب کی زیادہ تر وجوہ میں بارشیں یا گلیشیر کا پگھلنا ہوتا ہے۔ اگر ہم دریاؤں کے راستے میں ڈیم یا بیراج بنالیں۔ سیلاب کے فالتو پانی کا رُخ ایسے علاقوں کی طرف موڑ دیں جو بنجر یا صحرائی ہیں تو سیلاب کی تباہ کاریوں کو فائدے میں بدلا جا سکتا ہے۔ ڈیم میں ذخیرہ شدہ پانی سے بجلی بنائی جا سکتی ہے جب کہ ڈیم اور بیراج کا پانی ضرورت پڑنے پر دریاؤں اور نہروں میں ڈال کر پانی کی کمی کو دُور کیا جا سکتا ہے۔

۳۔ متن کے مطابق دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) ایک وبا کا نام ہے:
(i) بخار (ii) کھانسی **(iii) ملیریا** (iv) ذیابیطس

(ب) ناگہانی آفت ہے:
(i) مہنگائی **(ii) زلزلہ** (iii) بُخار (iv) کھانسی

(ج) جانی اور مالی نقصان ہوتا ہے:
(i) سیاحت سے (ii) بیماری سے **(iii)** زلزلے سے (iv) بارش سے

(د) چلی میں سب سے زیادہ شدید زلزلہ آیا:
(i) ۱۹۶۰ء میں (ii) ۱۹۵۶ء میں (iii) ۱۹۶۳ء میں (iv) ۱۹۶۳ء میں

(ہ) ۱۵۵۶ء کے زلزلے میں چین کے دو صوبوں کی آبادی ہلاک ہوگئی:
(i) ۵۰ فی صد **(ii)** ۶۰ فی صد (iii) ۷۰ فی صد (iv) ۸۰ فی صد

(و) کوئٹہ میں بدترین زلزلہ آیا:
(i) ۱۹۳۰ء میں (ii) ۱۹۳۲ء میں **(iii)** ۱۹۳۵ء میں (iv) ۱۹۴۵ء میں

(ز) ۲۰۰۵ء میں مظفرآباد میں آنے والے زلزلے میں لوگ ہلاک ہوئے:
(i) ۹۰۰۰۰ (ii) ۸۰۰۰۰ (iii) ۷۰۰۰۰ (iv) ۲۰۰۰۰

(ح) کس ملک میں زلزلہ پروف عمارتیں بنائی گئی ہیں؟
(i) امریکہ (ii) چین **(iii)** جاپان (iv) پاکستان

۳۔ اخبارات اور کتب کی مدد سے زلزلے اور سیلاب کی تباہ کاریوں کے عنوانات پر لکھے گئے مضامین پڑھیے اور دوستوں سے معلومات کا تبادلہ کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

۵۔ واحد الفاظ کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع
نقصان	نقصانات	عمارت	عمارات
مکان	مکانات	نظارہ	نظارات
حادثہ	حادثے	ایجاد	ایجادات
فائدہ	فائدے	حیوان	حیوانات
آفت	آفات	کلمہ	کلمات

۶۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ تحریر کریں۔

الفاظ	متضاد الفاظ	الفاظ	متضاد الفاظ
ترقی	تنزلی	انسان	حیوان
قبل	بعد	علاج	لاعلاج
بیماری	تندرستی	ممکن	ناممکن

۷۔ سیلاب کے نقصانات کے عنوان پر مفصل مضمون تحریر کریں۔

جواب: سیلاب کی تباہ کاریاں اپنا اثر ضرور چھوڑ کر جاتی ہیں۔ کہنے کو تو سیلاب ہے مگر سیلاب ہمیشہ تباہی مچا کر ہی جاتا ہے کوئی خیر گزار کر نہیں جاتا۔ یہ آناً فاناً بے خبری میں آ کر بادشاہ کو فقیر کر دیتا ہے اور خاندان کے چند افراد کی جان بھی لے جاتا ہے۔ سیلاب کی زد میں آ کر وہ بچ نہیں سکتی خواہ وہ مین ہو، مکان ہو، جانور ہوں یا انسان ہوں۔ سیلاب کی وجہ سے ہزاروں انسان اور جانور موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ مکانات ڈھے جاتے ہیں۔ گاڑیاں سیلاب میں بہ جاتی ہیں اور فصلیں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ غریب کسانوں کی فصلیں اور باغات تباہ ہو جاتے ہیں۔ اُن کے مکانات گر جاتے ہیں۔ مویشی اور گھر کا سارا سامان سیلاب میں بہ جاتا ہے۔ سیلاب کے باعث سڑکیں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی سیلابی ریلوں میں بہ جاتے ہیں۔ غرض کہ سیلاب ناقابلِ تلافی نقصان کر کے جاتا ہے۔

سوچیں اور بتائیں

- ہم قدرتی آفات سے خود کو کیسے محفوظ رکھ سکتے ہیں؟

جواب: مناسب منصوبہ بندی کے تحت حفاظتی اقدامات کر کے ہم قدرتی آفات سے خود کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

- قدرتی آفات سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی ایسی ناگہانی آفات جن میں انسان کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا، قدرتی آفات کہلاتی ہیں۔ ان کی وجہ سے بہت سا جانی اور مالی نقصان ہوتا ہے۔ جیسے زلزلے، سیلاب، طوفان اور آتش فشاں وغیرہ۔

سمجھیں اور بتائیں

- ناگہانی آفات کیا کرتی ہیں؟

جواب: ناگہانی آفات انسانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹاتی ہیں۔

- بیماریوں کے علاج کیسے ممکن ہوئے؟

جواب: سائنس کی ترقی کی بدولت بیماریوں کے علاج ممکن ہوئے۔

- کیا زلزلہ قدرتی آفت ہے؟

جواب: جی ہاں، زلزلہ قدرتی آفت ہے۔

- کوئٹہ میں آنے والے زلزلے کی شدت کتنی تھی؟

جواب: کوئٹہ میں آنے والے زلزلے کی شدت ۷.۵ تھی۔

- کیا ہمیں سیلاب کا پہلے سے پتا چل سکتا ہے؟

جواب: نہیں، ہمیں سیلاب کا پہلے سے پتا نہیں چل سکتا ہے۔ یہ اچانک آتا ہے۔

- ۲۰۱۰ء کے سیلاب نے کیا کیا تھا؟

جواب: ۲۰۱۰ء میں آنے والے شدید سیلاب نے پورے پاکستان کو متاثر کیا۔ چاروں صوبوں میں سے کوئی صوبہ بچا نہ تھا، جسے تباہی کا سامنا نہ کرنا پڑا ہو۔ اس سیلاب کی وجہ سے ہزاروں لوگ جان کی بازی ہار گئے۔

معروضی سوالات

PEC کے زیرِ اہتمام امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQs)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔ (First Term 23)

انسان کو روزِ اوّل سے ہی ناگہانی آفات کا سامنا رہا ہے۔ سائنسی ترقی سے قبل مختلف بیماریوں کے باعث شہر کے شہر ویران ہو جاتے تھے۔ طاعون، ہیضے اور ملیریا جیسی وباؤں کی وجہ سے لاکھوں انسان موت کی آغوش میں چلے جاتے تھے۔ زلزلے، بارشیں، سیلاب اور طوفان جیسی ناگہانی آفات بھی انسانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹاتی آ رہی ہیں۔ پہلے دور کے انسان نے کیوں کہ زیادہ ترقی نہیں کی تھی اس لیے وہ ان آفات کے سامنے بےبس اور ان پر قابو پانے میں ناکام رہا۔ رفتہ رفتہ سائنس کی ترقی کے باعث بیماریوں کے علاج دریافت ہونے لگے۔ وہی طاعون جو پہلے بستیوں کی بستیاں اجاڑ دیا کرتا تھا آج اس بیماری کا کہیں نام و نشان نظر نہیں آتا۔ اسی طرح ملیریا اور ہیضے جیسی بیماریاں بھی اب قابو میں رہتی ہیں۔ یہ سب اس لیے ممکن ہوا کیوں کہ انسان نے ان بیماریوں کے علاج دریافت کر لیے۔ زلزلہ بھی قدرتی آفت ہے۔ اس کی وجہ سے دنیا کے مختلف حصوں میں ہزاروں انسان لقمۂ اجل ہو چکے ہیں۔ جانی نقصان کے ساتھ ساتھ مالی نقصان الگ ہوتا ہے۔ [illegible] عمارات آن واحد میں ملبے کا ڈھیر بن جاتی ہیں۔ اس ملبے سے زخمیوں اور [illegible] والے انسانوں کو نکالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ انسانوں کو نکال بھی لیا جائے تو [illegible] افراد کا اس کے بعد دوبارہ عمارت تعمیر کرنا مہینوں یا سالوں تک [illegible]

۱۔ انسان کو قدرتی اور ناگہانی آفات کا سامنا رہا ہے:
(a) تاریخ کی ابتدا سے **(b)** روزِ اوّل سے
(c) سائنس کے آغاز سے (d) شروع سال سے

۲۔ "موت کی آغوش میں چلے جانا" کا مفہوم ہے:
(a) بیمار ہو جانا (b) صحت مند ہو جانا
(c) فوت ہو جانا (d) زندہ ہو جانا

۳۔ پہلے دور میں انسان کے بیماریوں پر قابو نہ پا سکنے کی وجہ تھی:
(a) دور دراز علاقوں میں رہنا (b) بہت زیادہ عیال دار ہونا
(c) سائنسی طور پر ترقی یافتہ نہ ہونا (d) مذہبی طور پر تعلیم یافتہ نہ ہونا

۴۔ نام و نشان نظر نہ آنے سے مراد ہے:
(a) بہت زیادہ تعداد میں ہونا **(b)** کسی چیز کا سرے سے ختم ہو جانا
(c) نام بدل کر کوئی اور نام رکھ لینا (d) خوب صورت شخصیت ہونا

۵۔ ناگہانی آفت ہیں:
(a) ہوا میں سے پیدا ہونے والی بیماریاں (b) پانی کی آلودگی سے پیدا ہونے والی بیماریاں
(c) اچانک پیدا ہونے والی مصیبتیں (d) ایسی مشکلات جو کسی بھی طرح ختم نہیں ہو سکتیں

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ انسان کو ناگہانی آفات کا سامنا رہا ہے:
(a) اٹھارویں صدی سے (b) انیسویں صدی سے
(c) بیسویں صدی سے **(d)** روزِ اوّل سے

۲۔ مختلف بیماریوں کے باعث شہر کے شہر ہو جاتے تھے:
(a) ویران (b) پُر رونق (c) گنجان (d) خوش حال

۳۔ سائنسی ترقی سے قبل لاکھوں انسان موت کی آغوش میں چلے جاتے تھے:
(a) طاعون کی وبا سے (b) ہیضے کی وبا سے
(c) ملیریا کی وبا سے **(d)** مذکورہ تمام

۴۔ ناگہانی آفات انسانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹاتے آ رہے ہیں:
(a) زلزلے (b) بارشیں (c) سیلاب، طوفان **(d)** مذکورہ تمام

۵۔ رفتہ رفتہ سائنس کی ترقی کے باعث دریافت ہونے لگے:
(a) جدید آلات **(b)** بیماریوں کے علاج
(c) قدیم مخطوطات (d) قدیم آثار

۶۔ جو پہلے بستیوں کی بستیاں اجاڑ دیا کرتا تھا آج اس بیماری کا کہیں نام و نشان نظر نہیں آتا:
(a) ملیریا (b) ہیضہ **(c)** طاعون (d) نمونیا

۷۔ دنیا میں سب سے زیادہ شدید زلزلہ ۱۹۶۰ء میں آیا تھا:
(a) چین میں **(b)** چلی میں (c) انڈونیشیا میں (d) بھارت میں

۸۔ چلی میں جو زلزلہ آیا اس کی ریکٹر سکیل پر شدت تھی:
(a) ۷.۳ (b) ۸.۰ (c) ۹.۵ **(d)** ۹.۶

۹۔ برسات کے موسم میں سڑکوں پر پانی کھڑا ہونے اور انھیں ٹوٹ پھوٹ سے بچانے کے لیے کیا ہو سکتا ہے: (First Term 23)(First Term 24)
(a) سڑکوں کے ساتھ پارک بنائے۔ **(b)** سڑکوں سے پانی کا اخراج [illegible]
(c) سڑکوں کے ساتھ درخت لگائے۔ (d) سڑکیں اونچی اور مضبوط بنائے۔

۱۰۔ "اکرم باقی سب سے زیادہ ذہین ہے۔" اس جملے میں اسم صفت کا استعمال ہوا ہے: (Final Term 23)
(a) صفتِ کل **(b)** صفتِ بعض (c) صفتِ نسبتی (d) صفتِ تفضیلی

۱۱۔ "کاہلی کتاب کا پہلا حصہ ہے۔" جملے میں صفت ---- کا استعمال ہوا ہے: (First Term 23)
(a) ذاتی **(b)** نسبتی (c) مقداری (d) عددی

۱۲۔ "سمجھی بہر فوج نے بہت سے دہشت گردوں کا صفایا کر دیا۔" لفظ "سمجھی بہر" اسم صفت کی قسم ہے: (Final Term 23)
(a) صفتِ ذاتی **(b)** صفتِ مقداری (c) صفتِ نسبتی (d) صفتِ عددی

۱۳۔ صفتِ ذاتی کے استعمال والا جملہ ہے: (First Term 24)
(a) اشرف میرا بھائی ہے۔ (b) کپیل نے دوسرا آم کھایا ہے۔
(c) سمجھی بہر فوج نے دہشت گردوں کو شکست دی ہے۔
(d) کپیل ذہین طالب علم ہے۔

۱۴۔ گرد و باد کی صورت میں آپ لوگوں کو تجویز کریں گے: (First Term 23)(First Term 24)
(a) مل جل کر رہیں۔ **(b)** ماسک پہنیں اور فاصلہ رکھیں۔
(c) مشینیں لگوائیں۔ (d) گھر سے باہر رہیں۔

۱۵۔ "احمد اور آیان دونوں بھائی ہیں۔ احمد آیان سے زیادہ تابع فرمان اور سمجھ دار ہے۔" اس جملے میں اسم صفت کا درجہ استعمال ہوا ہے: (First Term 24)
(a) صفتِ کل **(b)** صفتِ بعض (c) صفتِ نفسی (d) صفتِ مشبہ

۱۶۔ زلزلے کی صورت میں آپ لوگوں کو تجویز کریں گے: (Final Term 24)
(a) گھروں میں چلے جائیں۔ (b) تمام بتیاں بند کر دیں۔
(c) گھروں سے باہر آ جائیں۔ (d) بھاگنا شروع کر دیں۔

۱۷۔ "حمزہ ایک ذہین طالب علم ہے اسے جماعت کا قابل ترین طالب علم کہا جاتا ہو گا۔" اس جملے میں اسم صفت کا درجہ استعمال ہوا ہے: (Final Term 24)
(a) صفتِ نفسی (b) صفتِ بعض **(c)** صفتِ کل (d) صفتِ مشبہ

سبق نمبر ۷

وطن کی مٹی گواہ رہنا

(سرور انور)

خلاصہ: شاعر نے اس ملی نظم میں وطن اور وطن کی عظیم مٹی سے محبت کا اظہار مختلف انداز سے کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ ہم اپنے وطن کا نام مزید روشن کرنے کے لیے محنت، لگن اور جذبے سے کام کر رہے ہیں۔ ہمارے وطن کی ایک ایک چیز چمک دار، خوب صورت اور اعلیٰ ہے۔ ہمارے وطن کی زمین اتنی خوب صورت ہے کہ آسمان بھی خواہش کرتا ہے کہ وہ اس جیسا ہو جائے۔ ہمارے پرچم میں موجود چاند ایک ٹوٹی ہوئی تلوار کی مانند ہے، جو ظاہر کرتی ہے کہ اس وطن کے بیٹے اس کا دفاع کرنے کے لیے تیار ہیں۔ ہمارے وطن کی تاریخ سنہرے اور انمول واقعات سے بھری پڑی ہے، جس میں وطن کی محبت میں ایثار و قربانی کا عنصر نمایاں ہے۔ ہماری قوم ایک زندہ قوم ہے جو ہر محاذ پر اپنے وطن کی سربلندی کے لیے کام کر رہی ہے۔ آج ہم جس عظیم ملک میں رہ رہے ہیں یہ ہمارے بہادر مجاہدین کی عظیم قربانی ہے۔ ہمیں اپنے وطن کی ترقی و خوش حالی کے لیے دل و جان سے محنت کرنی ہے تاکہ ہمارے وطن کا نام ہمیشہ تک قائم رہے۔

مرکزی خیال: وطن سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہم سب اپنے اپنے شعبوں میں بھرپور محنت کریں اور اپنے وطن کی کامیابی و ترقی کو یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے ہمیں ان نعمتوں سے فائدے اٹھانے چاہئیں اور ان کا مثبت استعمال کرنا چاہیے۔

اشعار کی تشریح

بند ۱:
وطن کی مٹی گواہ رہنا، گواہ رہنا
وطن کی مٹی گواہ رہنا، گواہ رہنا
وطن کی مٹی عظیم ہے تو، عظیم تر ہم بنا رہے ہیں
گواہ رہنا، وطن کی مٹی گواہ رہنا
گواہ رہنا

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وطن	ملک، دیس	عظیم	بڑا	گواہ	ثبوت پیش کرنے والا، گواہی دینے والا

تشریح: اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ میرے دیس کی مٹی تو اس بات کی شاہد رہنا کہ ہم تیرے دفاع کے لیے ہمیشہ تیار ہیں۔ ہم تجھ پر کسی قسم کی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ تو شاہد رہنا۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں نے اس مٹی میں جنم لیا اور میرے وطن کی مٹی نے مجھے اپنی آغوش میں لیا۔ اب اس عظیم مٹی کو عظیم تر ہم نے بنانا ہے۔ اس مٹی کے ایک ایک ذرّے کو دمکانا ہے۔ اس کے ایک ایک گوشے کو چمکانا ہے۔ اس میں گڑے ہوئے پرچم کو بلند سے بلند تر کرنا ہے اور یہ سب ہمیں خود کرنا ہے۔ ہمیں کسی غیر سے مدد نہیں لینی۔ ہمیں اپنے بازوؤں میں طاقت پیدا کرنا ہوگی۔

بند۲: ترے مُغنّی کی ہر صدا میں تری ہی خوشبو مہک رہی ہے
ہر ایک سُر میں ہر ایک لے میں تری محبت چمک رہی ہے
گواہ رہنا، وطن کی مٹی گواہ رہنا
گواہ رہنا

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُغنّی	گلوکار	سُر	گانے کا انداز
چمک	روشنی	مہک	خوش بُو

تشریح: اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ میرے وطن کے نغمے گانے والوں کا ہر نغمہ اور موسیقی کا ہر سُر تال پاکستان کی محبت سے سرشار ہے۔ پاکستانی اپنے ملک پاکستان سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔ جنگ ہو یا امن، پاکستانی اپنے ملک کے لیے کچھ بھی کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ اُس وقت کوئی مسلک، کوئی قوم، کوئی برادری پیشِ نظر نہیں ہوتی۔ ہر سُو پاکستان ہوتا ہے۔ پاکستان کا قیام ان تین اُصولوں اتحاد، ایمان اور تنظیم پر ہوا تھا۔ بظاہر یہ تین الفاظ ہیں مگر ان تینوں کی گہرائی ملک و قوم کی حیات کا احاطہ کرتے ہوئے زندگی گزارنے کا اصول ہے۔ ہم سب کا پاکستان کا تصور انھی اصولوں کو اپنا کر مکمل ہو سکتا ہے۔ میرے دیس کی مٹی تو اس بات کی شاہد رہنا کہ ہم تیرے دفاع کے لیے ہمیشہ تیار ہیں۔ ہم تجھ پر کسی قسم کی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ تو شاہد رہنا۔

بند۳: تری زمیں کے یہ چاند تارے، ہے جن کی آنکھوں میں پیار تیرا
صداقتوں کے دیے جلا کر بڑھا رہے ہیں وقار تیرا
گواہ رہنا، وطن کی مٹی گواہ رہنا
گواہ رہنا

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صداقت	سچائی	بڑھا رہے ہیں	زیادہ کر رہے ہیں، اضافہ کر رہے ہیں	وقار	عزت، عظمت

تشریح: اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ پاکستانی قوم، اپنے وطن کی سرزمین کے چاند تارے ہیں، جو اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اپنے لہو سے چراغ روشن کر کے پاکستان کا وقار بڑھا رہے ہیں۔ یہ سب سے آگے کیسے نہ ہو، حب الوطنی کی ایسی مثال کہیں اور دیکھنے کو نہیں ملتی کہ سکول جاتے معصوم بچوں نے بھی وطن سے محبت کی خاطر اپنی ننھی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ پاکستانی قوم بہادر اور خلوص سے سرشار ہے، جو ہمیشہ سے دوسروں کی حفاظت کے لیے اپنی جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔ میرے دیس کی مٹی تو اس بات کی شاہد رہنا کہ ہم تیرے دفاع کے لیے ہمیشہ تیار ہیں۔ ہم تجھ پر کسی قسم کی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ تو شاہد رہنا۔

بند۴: ہر ایک دل میں تری لگن ہے، تری ہی جانب ہر ایک نظر ہے
تری حفاظت کا عزم لے کر ہر ایک اپنے محاذ پر ہے
گواہ رہنا، وطن کی مٹی گواہ رہنا،
گواہ رہنا

وطن کی مٹی عظیم ہے تو، عظیم تر ہم بنا رہے ہیں
گواہ رہنا، وطن کی مٹی گواہ رہنا
گواہ رہنا

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لگن	شوق	جانب	طرف	عزم	ارادہ
محاذ	مقابلے کی جگہ				

تشریح: اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ پاکستان کا ہر باشندہ اپنے وطن کو اپنی جان سے عزیز رکھتا ہے۔ پاکستان کے ہر شہری کے لیے وطن سے محبت ایک فطری عمل ہے۔ وطن سے محبت کرنا، اپنی دھرتی اور مٹی سے پیار و محبت کے جذبے سے لبریز ہونا اور جاں نثار ہونا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ عشق و محبت کی نہایت عمدہ اور لازوال مثال ہے۔ وطن کی محبت ماں کی محبت کی طرح ہے جو ہمیشہ ساتھ رہتی ہے۔ وطن سے محبت کرنے والے کسی بھی مذہب، مسلک، جماعت، زبان و بیان، رنگ و نسل، تہذیب و ثقافت، ذات پات اور برادری سے تعلق رکھتے ہوں، وطن پر فداکاری اور جاں نثاری کے لیے ہر وقت کمربستہ نظر آتے ہیں۔

ہمارے وطن کی مٹی عظیم ہے، اب اس عظیم مٹی کو عظیم تر ہم نے بنانا ہے۔ اس مٹی کے ایک ایک ذرّے کو دمکانا اور چمکانا ہے۔ اپنے وطن کے پرچم کو بلند سے بلند تر کرنا ہے۔ ہمیں اپنے وطن سے بہت پیار ہے اور اس کی مٹی ہمیں بہت عزیز ہے۔ ہمیں اپنے وطن کی ترقی کے لیے بہت محنت کرنی ہے اور اپنے وطن کو بلند مقام پر پہنچانا ہے۔ میرے دیس کی مٹی تو اس بات کی شاہد رہنا کہ ہم تیرے دفاع کے لیے ہمیشہ تیار ہیں۔ ہم تجھ پر کسی قسم کی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ تو شاہد رہنا۔

حلِ مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) وطن کی مٹی کو عظیم تر بنانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: وطن کی مٹی کو عظیم تر بنانے سے مراد یہ ہے کہ ہم سب اپنے اپنے شعبوں میں محنت کریں اور اپنے وطن کی کامیابی و ترقی کو یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔

(ب) آپ اپنے وطن کا وقار بڑھانے کے لیے کیا کر رہے ہیں؟

جواب: ہم اپنے وطن کا وقار بڑھانے کے لیے سچائی، محنت، خلوصِ نیت اور لگن جیسی صفات اپنا کر اپنے وطن کی ترقی میں بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔

(ج) "تری زمیں کے یہ چاند تارے" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: "تری زمیں کے یہ چاند تارے" سے شاعر کی مراد "پاکستانی قوم" ہے۔

(د) آپ وطن کی مٹی کو عظیم تر بنانے کے لیے کیا کر رہے ہیں؟

جواب: ہم اپنے وطن کی مٹی کو عظیم تر بنانے کے لیے دن رات محنت کر رہے ہیں۔ ہم تعلیم حاصل کرنے کے لیے محنت کر رہے ہیں تاکہ بڑے ہو کر ڈاکٹر، انجینئر، پائلٹ اور سپاہی بن کر ملک و قوم کی خدمت کر سکیں اور اس کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکیں۔

(ہ) "ہر ایک اپنے محاذ پر ہے" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: "ہر ایک اپنے محاذ پر ہے" سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ وطن سے محبت کرنے والے کسی بھی مذہب، مسلک، جماعت، زبان و بیان، رنگ و نسل، تہذیب و ثقافت، ذات پات اور برادری سے تعلق رکھتے ہوں، وطن پر جاں نثاری اور اس کی حفاظت کے لیے ہر وقت کمربستہ نظر آتے ہیں۔

(و) آپ وطن کی مٹی کو اپنے کس عمل پر گواہ بنانا چاہتے ہیں؟

جواب: ہم اپنے وطن کی مٹی کو اپنے اس عمل پر گواہ بنانا چاہتے ہیں کہ ہم نے اپنے وطن کی سلامتی کے لیے دن دگنی رات چوگنی محنت کی ہے اور اپنے وطن کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(الف) نظم سن کر بتائیے کہ مُغنّی اپنے وطن کے لیے کیا خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور ان کی خدمات سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: مُغنّی اپنے وطن کے لیے قومی ترانے اور ملی نغمے گاتے ہیں۔ یہ نغمے جب ملی جذبے کے تحت لکھے اور گائے جائیں تو روح کو سرشار کر جاتے ہیں۔ یہ ملی نغمے قلب کو گرما دیتے ہیں اور روح کو تڑپا دیتے ہیں۔ ان نغموں میں پاکستان کے لیے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔

(ب) کیا آپ اپنے وطن سے پیار کرتے ہیں؟ آپ کو پاکستان میں کون سی چیزیں بہت پسند ہیں؟

جواب: جی ہاں! میں اپنے وطن سے بے حد پیار کرتا ہوں۔ مجھے اپنے وطن کا چپہ چپہ عزیز ہے۔ مجھے اپنے وطن کے موسم بہت پسند ہیں۔ مجھے اپنے وطن پاکستان کے پھل اور سبزیاں بھی بہت پسند ہیں۔ مجھے پاکستان کے قدرتی مناظر بہت پسند ہیں۔

۳۔ متن کے مطابق دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) وطن کی مٹی عظیم ہے تو، عظیم تر ہم:

(i) ✓ بنا رہے ہیں (ii) دِکھا رہے ہیں (iii) کر وا رہے ہیں (iv) سجا رہے ہیں

(ب) ترے مغنی کی ہر صدا میں تری ہی خوشبو:

(i) چمک رہی ہے (ii) ✓ مہک رہی ہے (iii) دہک رہی ہے (iv) گھوم رہی ہے

(ج) ہر ایک سُر میں ہر ایک لے میں تری محبت:

(i) بس رہی ہے (ii) ✓ چمک رہی ہے (iii) سج رہی ہے (iv) بکھر رہی ہے

(د) تری زمیں کے یہ چاند تارے، ہے جن کی آنکھوں میں:

(i) وقار تیرا (ii) مرتبہ تیرا (iii) شوق تیرا (iv) ✓ پیار تیرا

(ہ) تری حفاظت کا عزم لے کر ہر ایک اپنے:

(i) ✓ محاذ پر ہے (ii) آغاز پر ہے (iii) کام پر ہے (iv) مقام پر ہے

(و) صداقتوں کے دیے جلا کر بڑھا رہے ہیں:

(i) ✓ وقار تیرا (ii) مرتبہ تیرا (iii) شوق تیرا (iv) جنون تیرا

۴۔ مشکل الفاظ کو روانی سے پڑھیے اور سمجھ کر خط کشید کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

۵۔ نظم کو بلند آواز سے پڑھیے اور جذبات کا اظہار اشارات کے ذریعے کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

۶۔ کسی اور شاعر کا کوئی ملی نغمہ جماعت میں بلند آواز سے پڑھیے۔

جواب: عملی کام۔

۷۔ ان ضرب الامثال کا مفہوم لکھیے۔

- بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔

مفہوم: اس چیز کا مل جانا یا ہو جانا جس کا گمان نہ ہو۔ مراد پوری ہو جانا۔

- سُوت نہ کپاس، جولاہے سے لٹھم لٹھا۔

مفہوم: خواہ مخواہ کا جھگڑا، بے بنیاد بات پر فساد۔

- ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا۔

مفہوم: خود کوئی کام نہ کر سکنا اور دوسروں میں نقص نکالنا۔

- گڑ سے جو مرے تو زہر کیوں دوں۔

مفہوم: جو کام آسانی اور نرمی سے نکل سکے اس میں سختی نہیں کرنی چاہیے۔

- اُلٹے بانس بریلی کو۔

مفہوم: حماقت کا کام، بے فائدہ کام۔

۸۔ سرگرمی ۷ کے تحت دی گئی ضرب الامثال کو مربوط جملوں میں استعمال کیجیے۔

جواب:

ضرب الامثال	مربوط جملے
بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا	احمد کے حالات ایسے بدل گئے جیسے بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔
سوت نہ کپاس، جولاہے سے لٹھم لٹھا	اسلم تو ہر کسی سے بلاوجہ جھگڑتا ہے گویا سوت نہ کپاس، جولاہے سے لٹھم لٹھا۔
اُلٹے بانس بریلی کو	سعودی عرب کو تیل بیچنا ایسے ہی ہے جیسے اُلٹے بانس بریلی کو۔
ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا	فواد خود سستی کا مارا ہے اور دوسروں میں نقص نکالتا ہے گویا ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا۔
گڑ سے جو مرے تو زہر کیوں دوں	اگر دشمن گڑ دینے سے مر سکتا ہے تو اسے زہر دینے کی مطلق ضرورت نہیں ہے۔

۹۔ نظم کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

جواب: نظم کے شروع میں دیکھیے۔

۱۰۔ نظم سن کر پاکستان کے خوب صورت نظاروں سے متعلق اپنے جذبات و احساسات کا اظہار کیجیے۔

جواب: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کی شکل میں ایک ایسا وطن عزیز عطا کیا ہے، جس کا ہر گوشہ قدرت کا حسین شاہکار اور خوب صورتی کا ایک نمونہ ہے۔ پاکستان کے دریا، فلک بوس پہاڑ، صحرا، میدان، سرسبز و شاداب علاقے، زرخیز زمین، معدنیات، دنیا کی بلند ترین پہاڑی چوٹیاں اور دل فریب خوب صورت فطری مناظر نہ صرف اندرون ملک بلکہ پوری دنیا سے سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ پاکستان کے شمالی علاقہ جات گلگت بلتستان، سکردو، ہنزہ، چلاس، چترال، آزاد کشمیر میں مظفر آباد، راولاکوٹ، نیلم ویلی، بنجوسہ جھیل اور اسی طرح ملک کے دیگر حصوں میں خوب صورت سیاحتی مقامات اپنی دل کشی کے باعث سیاحوں کی توجہ کا مرکز ہیں۔ الغرض پاکستان کو دنیا کے ان چند خوش نصیب ممالک میں شمار کیا جاتا ہے جہاں قدرت کے دل کش نظارے جا بجا بکھرے پڑے ہیں اور سیر و سیاحت سے دل چسپی رکھنے والے افراد دنیا بھر سے ان مقامات کا نظارہ کرنے اور قدرتی وسائل سے مالا مال سیاحتی مراکز پر آتے ہیں۔ اس سے نہ صرف پاکستان کو قیمتی زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ پاکستان کے عوام اور کاروباری افراد کے لیے کاروبار اور ملازمتوں کے علاوہ پاکستان کی بنی ہوئی اشیا کی برآمدات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

سوچیں اور بتائیں

- کن کن پاکستانیوں نے اپنے وطن کے لیے قربانی دی؟

جواب: راجا محمد سرور، میجر طفیل محمد، راجا عزیز بھٹی، راشد منہاس، میجر شبیر شریف، سوار محمد حسین، میجر محمد اکرم، لانس نائیک محمد محفوظ، کرنل شیر خان، حوالدار لالک جان، نائیک سیف علی جنجوعہ اور اس کے علاوہ بہت سے شہدا نے اپنے وطن کے لیے قربانی دی۔

- چند ایسے پاکستانیوں کا نام بتائیں جنھوں نے اپنے وطن کی ترقی کے لیے بہت کام کیا ہو۔

جواب: قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ، محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا، لیاقت علی خان، حکیم محمد سعید شہید، ڈاکٹر عبدالقدیر خان، عبدالستار ایدھی نے وطن کی ترقی کے لیے بہت کام کیا۔

ٹھہریں اور بتائیں

- ہم وطن کو کس طرح عظیم تر بنا رہے ہیں؟

جواب: ہم سب سچائی، محنت، خلوص نیت اور لگن جیسی صفات کو اپنا کر اپنے وطن کو عظیم تر بنا

رہے ہیں۔

- "ترے مغنّی" سے کیا مراد ہے؟

جواب: ترے مغنّی سے مراد تیرے نغمے گانے والے گلوکار ہیں۔

- "ہر ایک دل میں تری لگن" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "ہر ایک دل میں تری لگن" سے مراد یہ ہے کہ ہمارے وطن میں رہنے والے ہر شہری کے دل میں وطن کی محبت کوٹ کوٹ کے بھری ہے۔

- "صداقتوں کے دیے" کا کیا مطلب ہے؟

جواب: "صداقتوں کے دیے" کا مطلب سچائی اور ایمان داری کے چراغ ہیں۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ اشعار پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

ہر ایک دل میں تری لگن ہے، تری ہی جانب ہر ایک نظر ہے
تری حفاظت کا عزم لے کر ہر ایک اپنے محاذ پر ہے
گواہ رہنا، وطن کی مٹی گواہ رہنا
گواہ رہنا
وطن کی مٹی عظیم ہے تو، عظیم تر ہم بنا رہے ہیں
گواہ رہنا، وطن کی مٹی گواہ رہنا
گواہ رہنا

۱۔ ہر ایک دل میں تری لگن ہے، تری ہی جانب:
(a) ہر ایک قدم ہے **(b)** ہر ایک نظر ہے
(c) ہر ایک گامزن ہے (d) ہر ایک چمن ہے

۲۔ .... کی مٹی گواہ رہنا۔
(a) وطن (b) گاؤں (c) شہر (d) صوبے

۳۔ وطن کی مٹی .... ہے تو۔
(a) چمک دار (b) جدید **(c)** عظیم (d) مہنگی

۴۔ "محاذ" کا صحیح معنی ہے:
(a) آرام کی جگہ (b) طعام کی جگہ **(c)** مقابلے کی جگہ (d) امن کی جگہ

۵۔ "عظیم" کا مترادف ہے:
(a) ذہین (b) قدیم (c) جدید **(d)** بڑا

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ شاعر نے گواہ بنایا ہے وطن کی:
(a) مٹی کو (b) ریت کو (c) پانی کو (d) سلامتی کو

۲۔ ہم وطن کی مٹی کو بنا رہے ہیں:
(a) سونا (b) زرخیز **(c)** عظیم تر (d) بنجر

۳۔ تیرے مغنّی کی ہر صدا میں مہک رہی ہے:
(a) حنا **(b)** خوشبو (c) مٹی (d) ہوا

۴۔ ہر ایک سُر میں ہر ایک لے میں چمک رہی ہے:
(a) بجلی (b) چاہت (c) چاندی **(d)** محبت

۵۔ درست اعراب والا لفظ ہے:
(a) دَرَخشاں (b) دِرَخشاں (c) دَرْخشاں (d) دُرَخشاں

۶۔ جب کوئی دیدہ دانستہ خود کو ضرر پہنچائے تو ایسے موقع پر ضرب المثل بولی جاتی ہے (First Term 23)
(a) اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا۔ (b) پاک رہو، بے باک رہو۔
(c) آپ آئے بھاگ آئے۔ (d) دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔

۷۔ "جو دھمکیاں دیتے ہیں وہ کچھ کر نہیں کرسکتے۔" اس کے لیے ضرب المثل بولی جاتی ہے (First Term 23)
(a) جب تک سانس تب تک آس **(b)** جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں
(c) دودھ کا دودھ پانی کا پانی (d) دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا

۸۔ "زمیندار کے کارندوں نے جھونپڑیوں کا صفایا کر دیا۔ غریب بے چارے کیا کرتے۔" ایسے موقع پر بولی جانے والی کہاوت ہوگی: (First Term 23)
(a) جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے (b) ڈوبتے کو تنکے کا سہارا
(c) جس کی لاٹھی اس کی بھینس (d) آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا

سبق نمبر ۸

مناظرِ پاکستان

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بے پناہ	بے انتہا، بہت زیادہ	محیط	پھیلا ہوا
حُسن و جمال	خوب صورتی	فراہم	مہیا، اکٹھا، حاصل، جمع شدہ
چپہ چپہ	کونہ کونہ، مراد ہر حصہ	گھنے	بہت گھرے، نہایت سیاہ
سیاحت	لمبا سفر، گھومنا پھرنا	سحر	جادو
بالخصوص	خاص طور سے	محظوظ	لطف اندوز، بہرہ مند
سالہا سال	مدتوں، کئی سال	مقام	ٹھہرنے کی جگہ، جائے قیام، ٹھکانا، منزل
مقبول	مشہور		
نجی	ذاتی، شخصی، غیر سرکاری، پرائیویٹ	منجمد	سردی سے جما ہوا، یخ بستہ
مشغول	مصروف	خیرہ کُن	چکا چوند پیدا کرنے والا، حیرت میں ڈال دینے والا
بے نظیر	بے مثال		
سرسبز	ہرا بھرا، تروتازہ	خاصہ	کوئی خصوصیت، خاصیت
موافق	یکساں، برابر	گرد آلود	خاک میں ملا ہوا، غبار آلود
نایاب	نادر، ناپید، بیش قیمت، جو مشکل سے ملے یا نہ ملے	دیدنی	قابل دید، دیکھے جانے کے قابل
		دل کش	دل لبھانے والا، دل پسند
بقا	زندگی، وجود، پائیداری، باقی رہنا	مسحور کُن	جادو کرنے والا، زبردست اثر ڈالنے والا
بیک وقت	ایک وقت میں، ایک ساتھ		
سنگم	ملن، ملاپ، اتصال	منفرد	بے مثل، اکیلا

خلاصہ یوں تو پورے پاکستان کو ہی اللہ تعالیٰ نے بے پناہ حُسن و جمال اور اعزازات سے نوازا ہے اور بلاشبہ اس کا ہر حصہ اس قابل ہے کہ اس کی سیاحت کی جائے لیکن موسم گرما میں لوگوں کی بڑی تعداد بالخصوص وطنِ عزیز کے شمالی علاقہ جات کا رُخ کرتی ہے جہاں مئی سے ستمبر تک کا موسم سیاحتی سرگرمیوں کے لیے موزوں ترین سمجھا جاتا ہے۔ ان علاقوں میں مری، گلیات، ہنزہ، کالام، سوات اور مالم جبہ وغیرہ تو سالہا سال سے پاکستان کے مقبول اور پسندیدہ سیاحتی مقامات میں شامل ہیں۔

بلوچستان میں ہنگول نیشنل پارک ایک سرسبز وادی ہے جو موسم گرما میں سیاحوں کا ایک بڑا مرکز بن سکتا ہے۔ یہ پاکستان کا سب سے بڑا نیشنل پارک ہے جو تقریباً چھے لاکھ انیس ہزار ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ کراچی سے ایک سو نوے کلومیٹر کے فاصلے پر بلوچستان کے تین اضلاع گوادر، لسبیلہ اور آواران پر محیط ہے۔ وسیع رقبے پر پھیلے اس علاقے کو ۱۹۸۸ء میں نیشنل پارک کا درجہ دیا گیا تھا۔

صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع دیر میں واقع کمراٹ ویلی بھی بہت تیزی سے دنیا بھر کے سیاحوں کی خصوصی توجہ کا مرکز بنتی جا رہی ہے۔ بادلوں سے گھرے برف پوش پہاڑوں کے درمیان واقع اس وادی میں کئی سرسبز چراگاہیں موجود ہیں جنھیں مقامی زبان میں بانڈے کہتے ہیں۔ یہاں موجود بلند و بالا پہاڑ اور بہتے پانی کا شور سیاحوں کو اپنے سحر میں جکڑ لیتا ہے۔ یوں تو پاکستان بھر میں ٹراؤٹ کے شکار پر پابندی ہے لیکن یہاں ان مچھلیوں کی فارمنگ ہوتی ہے۔ چناں چہ آپ تالاب اور دریا میں سے کسی بھی جگہ کی ٹراؤٹ مچھلی بھی کھا سکتے ہیں۔ وادیِ کمراٹ کا پہلا مقام راؤشی ڈب ہے۔ راؤشی ڈب سے ذرا آگے کمراٹ آبشار ہے۔ یہاں سے کچھ آگے ایک پیالہ نما میدان ہے جسے بوٹ ڈب کہا جاتا ہے۔ یہاں بھی کاشت کاری ہوتی ہے بوٹ ڈب سے تقریباً آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد کالا چشمہ کا مقام آتا ہے۔ گلگت سے اڑھائی گھنٹے کے فاصلے پر واقع وادیِ نلتر اپنی رنگین جھیلوں کی وجہ سے منفرد حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں دُنیا کا بہترین آلو بھی کاشت ہوتا ہے۔ چیڑ کے جنگلات سے گھری یہ وادی دنیا کے ہنگاموں سے دور ایک الگ تھلگ اور پُرسکون سیاحتی مقام ہے۔

آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد کے شمال کی جانب چہلہ بانڈی پُل سے شروع ہو کر تاؤبٹ تک ۲۴۰ کلومیٹر کی مسافت پر پھیلی حسین و جمیل وادی کا نام نیلم ہے۔ وادیِ نیلم کا شمار آزاد جموں و کشمیر کی خوب صورت ترین وادیوں میں ہوتا ہے۔

پنجاب کا شہر بہاول پور تاریخی عمارات، یادگاروں اور باغات کے خزانے کا مالک ہے۔ یہ شہر دریائے ستلج کے بائیں جانب پشاور کراچی ریلوے لائن کے ساتھ واقع ہے۔ جامع مسجد، سینٹرل لائبریری، قلعہ دراوڑ، نور محل، دربار محل، مقبرہ بی بی جیوندی اور لال سوہانرا نیشنل پارک یہاں کے اہم اور دل کش تاریخی مقامات میں سرفہرست ہیں۔

حلِ مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) بلوچستان میں کون سا پارک مشہور ہے؟

جواب: بلوچستان میں "ہنگول نیشنل پارک" مشہور ہے۔

(ب) ہنگول نیشنل پارک کتنے ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے؟

جواب: ہنگول نیشنل پارک تقریباً چھے لاکھ انیس ہزار ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔

(ج) ہنگول نیشنل پارک میں سیاحوں کی آمد کا آغاز کب ہوا؟

جواب: ہنگول نیشنل پارک میں سیاحوں کی آمد کا آغاز ۲۰۰۴ء میں مکران کوسٹل ہائی وے کی تکمیل کے بعد ہوا، جو کہ اس خطے کو کراچی اور ملک کے دیگر مقامات سے ملانے والی اہم شاہراہ ہے۔

(د) سفنکس آف بلوچستان کو مقامی افراد کیا کہتے ہیں؟

جواب: سفنکس آف بلوچستان کو مقامی افراد ابولہول کا مجسمہ بھی کہتے ہیں۔

(ہ) کمراٹ ویلی کہاں واقع ہے؟

جواب: کمراٹ ویلی، صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع دیر میں واقع ہے۔

(و) دریائے پنجکوڑہ کی دوسری جانب کون سا گاؤں ہے؟

جواب: دریائے پنجکوڑہ کی دوسری جانب تھل بجاڑتن نامی ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔

(ز) مساکن سے کیا مراد ہے؟

جواب: مساکن مسکن کی جمع ہے۔ اس سے مراد ہے جائے سکونت، رہنے کی جگہ، ٹھکانا، مکان، گھر۔ جانور کی جائے رہائش یا قدرتی جائے پیدائش۔

۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(الف) ہنگول نیشنل پارک کی چند خصوصیات بتائیں۔

جواب: بلوچستان میں ہنگول نیشنل پارک ایک سرسبز وادی ہے جو موسم گرما میں سیاحوں کا ایک بڑا مرکز بن سکتا ہے۔ یہ پاکستان کا سب سے بڑا نیشنل پارک ہے جو تقریباً چھے لاکھ انیس ہزار ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ کراچی سے ایک سو نوے کلومیٹر کے فاصلے پر بلوچستان کے تین اضلاع گوادر، لسبیلہ اور آواران پر محیط ہے۔ وسیع رقبے پر پھیلے اس علاقے کو ۱۹۸۸ء میں نیشنل پارک کا درجہ دیا گیا۔

ہنگول نیشنل پارک کا نام اس کے جنوبی حصے میں بہنے والے دریائے ہنگول کے نام پر رکھا گیا ہے جو کہ بحیرۂ عرب کے ساحل کے ساتھ بہتا ہے اور آبی پرندوں اور سمندری حیات کی بڑی تعداد کو ایک محفوظ پناہ گاہ فراہم کرتا ہے۔ دریائے ہنگول کے ساتھ وسیع کھاڑی یعنی نمکین پانی والا دلدلی علاقہ ہے۔ یہ دریا آگے جا کر سمندر میں گرنے سے پہلے مدوجزر والا ایک دہانہ بناتا ہے جو دیگر علاقوں سے ہجرت کر کے آنے والے ہزاروں پرندوں اور دلدلی مگرمچھوں کا مسکن ہے۔

ہنگول نیشنل پارک جانے والوں کو ایک ہی مقام پر کئی طرح کے مقامات کے نظارے کا انوکھا تجربہ حاصل ہوتا ہے کیوں کہ یہاں بیک وقت صحرائی و میدانی علاقے بھی ہیں۔ گھنے جنگلات بھی ہیں اور بنجر پہاڑی سلسلہ بھی ہے۔ سیکڑوں سالوں کے ارتقائی عمل اور سمندری ہواؤں کے قدرتی کٹاؤ کے سبب خطے کی چٹانیں اچھوتے انداز میں تراشی گئی ہیں جو یہاں آنے والے سیاحوں کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہیں۔ ہنگول نیشنل پارک میں ملک بھر سے سیاحوں کی آمد کا باقاعدہ آغاز ۲۰۰۴ء میں مکران کوسٹل ہائی وے کی تکمیل کے بعد ہوا جو کہ اس خطے کو کراچی اور ملک کے دیگر مقامات سے ملانے والی اہم شاہراہ ہے۔

(ب) وادیِ کمراٹ کے قدرتی حُسن پر چند جملے لکھیں۔

جواب: صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع دیر میں واقع وادیِ کمراٹ بہت تیزی سے دنیا بھر کے سیاحوں کی خصوصی توجہ کا مرکز بنتی جا رہی ہے۔ بادلوں سے گھرے برف پوش پہاڑوں کے درمیان واقع اس وادی میں کئی سرسبز چراگاہیں موجود ہیں جنھیں مقامی زبان میں بانڈے کہتے ہیں۔ وادی میں جہاں سے بھی گزریں پتھروں سے ٹکراتا دریائے پنجکوڑہ کا پانی آپ کو اپنی پُرترنم آواز سے محظوظ کرتا رہے گا اور وادی میں موجود دیودار کے جنگلات سے اُٹھنے والی خوشبو تو شاید آپ عمر بھر نہ بھلا پائیں۔ یہاں موجود بلند و بالا پہاڑ اور بہتے پانی کا شور سیاحوں کو اپنے سحر میں جکڑ لیتا ہے۔ جوں ہی آپ وادیِ کمراٹ میں داخل ہوں گے، ایک جانب پہاڑوں کے دامن میں آپ کو دریائے پنجکوڑہ کی شاخ دریائے کمراٹ بہتی دکھائی دے گی تو دوسری جانب چھوٹے چھوٹے گاؤں اور قدرتی نظاروں سے مالا مال مقامات ملیں گے۔

وادیِ کمراٹ کا سب سے پہلا مقام راؤشی ڈب ہے۔ یہ ایسا میدان ہے جو کہ کبھی پھولوں سے بھرا ہوا تھا لیکن اب یہاں آلو کاشت ہوتا ہے۔ راؤشی ڈب سے ذرا آگے کمراٹ آبشار ہے۔ آبشار تک پہنچنے کے لیے جیپ سے اُتر کر ۲۰ منٹ تک پیدل چلنا پڑتا ہے۔ بلند پہاڑ سے گرنے والی یہ آبشار موسم سرما میں چند دن منجمد رہنے کے سوا باقی سارا سال بہتی رہتی ہے۔ موسم گرما میں بھی اس کا پانی اتنا ٹھنڈا ہوتا ہے کہ آپ اس میں نہانے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔

۳۔ متن کے مطابق دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) سیاحتی سرگرمیوں کے لیے موزوں ترین موسم ہے:
(i) مئی سے اکتوبر **(ii)** مئی سے ستمبر
(iii) مئی سے اگست (iv) مئی سے جولائی

(ب) دریائے ہنگول کے ساتھ واقع ہے وسیع کھاڑی یعنی نمکین پانی والا:
(i) دلدلی شہر (ii) دلدلی گاؤں **(iii)** دلدلی علاقہ (iv) دلدلی قصبہ

(ج) ہنگول کو نیشنل پارک کا درجہ دیا گیا تھا:

[i] ۱۹۸۸ء میں (ii) ۱۹۷۸ء میں (iii) ۱۹۶۸ء میں (iv) ۱۹۵۸ء میں

(د) وادیِ کمراٹ میں آپ دریا اور تالاب میں سے کسی بھی قسم کی کھا سکتے ہیں:

(i) جھینگا (ii) مچھلی [iii] ٹراؤٹ (iv) آکٹوپس

(ہ) وادیِ کمراٹ میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے:

(i) مجگوزہ [ii] بجاڑتن (iii) کوبدل شیئی (iv) حکمن بانڈہ

(و) بجاڑتن سے آگے واقع تین وادیوں کا سنگم:

[i] دو جنگا (ii) تین جنگا (iii) چار جنگا (iv) پانچ جنگا

(ز) وادیِ کمراٹ کا سب سے پہلا مقام ہے:

(i) حکمن بانڈہ (ii) کالا چشمہ [iii] راؤشی ڈب (iv) شازور بانڈہ

(ح) کمراٹ آبشار تک پہنچنے کے لیے جیپ سے اتر کر پیدل چلنا پڑتا ہے:

(i) ۱۰ منٹ [ii] ۲۰ منٹ (iii) ۳۰ منٹ (iv) ۴۰ منٹ

۴۔ پاکستان کے دل کش علاقوں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے کتابوں یا انٹرنیٹ کا استعمال کریں۔

جواب: عملی کام۔

۵۔ لائبریری سے کتب لیں یا انٹرنیٹ کے استعمال سے وادیِ نیلم کے بارے میں پڑھیں اور کمرا جماعت میں بتائیں۔

جواب: عملی کام۔

۶۔ درج ذیل جملوں کو پڑھیے اور اسمِ حاصل مصدر الگ کیجیے۔

(الف) چھوٹوں سے شفقت کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ — برتاؤ

(ب) دروازہ بند کرنے سے مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے۔ — گھبراہٹ

(ج) ٹھنڈا پانی پینے سے کھانسی ہو سکتی ہے۔ — کھانسی

(د) ہر ماہ تھوڑی بچت ضرور کرنی چاہیے۔ — بچت

(ہ) بچے کی مسکراہٹ سے ماں کا دل پُرسکون ہو گیا۔ — مسکراہٹ

۷۔ سبق کے اہم نکات کو اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

جواب: سبق کا خلاصہ دیکھیے۔

۸۔ درخت لگانا کیسا عمل ہے؟ چند جملے تحریر کریں۔

جواب: درخت لگانا صدقہ جاریہ ہے۔ اسلام میں درخت لگانے کی تاکید کی گئی ہے۔ درخت ماحول کا اہم ترین حصہ ہیں۔ انھیں زمین کے پھیپھڑے بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ یہ ہوا کی صفائی کا کام کرتے ہیں۔ یہ ہوا میں موجود اضافی کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کر لیتے ہیں اور آکسیجن کو خارج کرتے ہیں۔ زمین پر موجود تمام جان داروں کی زندگی کسی نہ کسی طرح پودوں سے جڑی ہوتی ہے۔ ہم درختوں سے آکسیجن کے علاوہ لکڑی بھی حاصل کرتے ہیں۔ درخت ہمیں پھل، پھول اور کھانے کی دوسری چیزیں مہیا کرتے ہیں۔ ان کے مختلف حصوں سے دوائیں بھی بنائی جاتی ہیں۔ درخت پرندوں کے لیے قدرتی مسکن بھی ہوتے ہیں۔ درخت زمین کے کٹاؤ کو روکتے ہیں۔ یہ آندھیوں کی رفتار کم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ملک کی خوشحالی اور آلودگی سے بچاؤ کے لیے درختوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اپنے حصے کے درخت لگائیں اور ان کی حفاظت بھی کریں۔

سوچیں اور بتائیں

- ہنگول نیشنل پارک کہاں واقع ہے؟

جواب: ہنگول نیشنل پارک بلوچستان میں واقع ہے۔

- پاکستان میں میٹھے پانی کی سب سے بڑی جھیل کہاں موجود ہے؟

جواب: پاکستان میں میٹھے پانی کی سب سے بڑی جھیل صوبہ سندھ کے ضلع "دادو" میں موجود ہے۔

ٹھہریں اور بتائیں

- پاکستان کے چند نمایاں سیاحتی مقامات کے نام بتائیں۔

جواب: مری، نگیات، ہنزہ، کالام، سوات، مالم جبہ وغیرہ۔

- پاکستان کے چند غیر مقبول سیاحتی مقامات کے نام بتائیں۔

جواب: ہنگول نیشنل پارک، کمراٹ ویلی، وادیِ نلتر، وادیِ نیلم، بہاول پور وغیرہ۔

- نیشنل پارک سے کیا مراد ہے؟

جواب: نیشنل پارک سے مراد ایک ایسا محفوظ علاقہ ہے جو جنگلی حیات، ماحولیات اور ایکو سسٹم کے تحفظ کے لیے خصوصی طور پر تعمیر کیا جاتا ہے۔

- کمراٹ ویلی کہاں واقع ہے؟

جواب: کمراٹ ویلی صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع "دیر" میں واقع ہے۔

- کمراٹ ویلی کے ایک میدان کو بوٹ ڈب کیوں کہتے ہیں؟

جواب: کمراٹ ویلی کے ایک میدان کو "پیالہ نما" ہونے کی وجہ سے بوٹ ڈب کہتے ہیں۔

- کالا چشمہ کا پانی کیسا ہوتا ہے؟

جواب: کالا چشمہ کا پانی انتہائی شفاف ہوتا ہے۔ اس چشمے کا پانی اتنا ٹھنڈا ہوتا ہے کہ اس میں ایک منٹ بھی ہاتھ نہیں ڈالا جا سکتا۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد کے شمال کی جانب چہلہ بانڈی پل سے شروع ہو کر تاؤبٹ تک ۲۴۰ کلومیٹر کی مسافت پر پھیلی حسین و جمیل وادی کا نام نیلم ہے۔ یہ وادی اپنے نام کی طرح خوب صورت ہے۔ وادیِ نیلم کا شمار آزاد جموں و کشمیر کی خوب صورت ترین وادیوں میں ہوتا ہے جہاں دریا، صاف اور ٹھنڈے پانی کے بڑے بڑے چشمے، دلفریب جنگلات اور سرسبز پہاڑ ہیں اور جگہ جگہ بہتے پانی اور بلند پہاڑوں سے گرتی آبشاریں ہیں۔ ان کے تیز دھارؤ دودھیا پانی شاہراہ کے اوپر سے بہے چلے جاتے اور پتھروں سے سر پٹختے دریائے نیلم کے گرد آلود پانیوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔

۱۔ مظفر آباد دارالحکومت ہے:

[a] آزاد کشمیر کا (b) مقبوضہ کشمیر کا (c) گلگت بلتستان کا (d) خیبر پختونخوا کا

۲۔ چہلہ بانڈی پل سے شروع ہو کر تاؤبٹ ایک ۲۴۰ کلومیٹر کی مسافت پر پھیلی وادی کا نام ---------- ہے۔

(a) ناران (b) کاغان [c] نیلم (d) لیپہ

۳۔ "وادیِ نیلم" کا شمار خوب صورت وادیوں میں ہوتا ہے:

(a) مقبوضہ کشمیر کی (b) خیبر پختونخوا کی [c] آزاد کشمیر کی (d) پنجاب کی

۴۔ "حسین و جمیل" مرکب ہے:

(a) جاری [b] عطفی (c) اضافی (d) توصیفی

۵۔ "پانی" کا متضاد ہے:

(a) بارش [b] آگ (c) دریا (d) بادل

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے بے پناہ حُسن و جمال اور اعزازات سے نواز رکھا ہے:

(a) صوبہ سندھ کو (b) صوبہ پنجاب کو (c) صوبہ بلوچستان کو [d] پورے پاکستان کو

۲۔ پاکستان کا چپہ چپہ اس قابل ہے کہ اس کی، کی جائے:

(a) تعریف [b] سیاحت (c) تحقیق (d) صفائی

۳۔ لوگوں کی بڑی تعداد وطنِ عزیز کے شمالی علاقہ جات کا رُخ کرتی ہے:

[a] موسمِ گرما میں (b) موسمِ سرما میں (c) موسمِ بہار میں (d) موسمِ خزاں میں

۴۔ پاکستان کا سب سے بڑا نیشنل پارک ہے:

(a) جناح پارک (b) ایوبیہ نیشنل پارک [c] ہنگول نیشنل پارک (d) کیرتھر نیشنل پارک

۵۔ کمراٹ ویلی میں کئی سرسبز چراگاہیں ہیں جنھیں مقامی زبان میں کہتے ہیں:

(a) پانڈے [b] بانڈے (c) مانڈے (d) تانڈے

۶۔ وادیِ نلتر، گلگت سے ہے:

(a) آدھے گھنٹے کے فاصلے پر (b) ایک گھنٹے کے فاصلے پر [c] اڑھائی گھنٹے کے فاصلے پر (d) تین گھنٹے کے فاصلے پر

۷۔ وادیِ نلتر میں کاشت ہوتا ہے دنیا کا بہترین:

[a] آلو (b) پیاز (c) شلجم (d) ادرک

۸۔ اسمِ حاصل مصدر کے استعمال والا جملہ ہے: (First Term 23)

[a] مسجد میں پھولوں کی سجاوٹ سے منبر سج گیا۔
(b) پگڑی، صوبہ بلوچستان کی ثقافت کا اہم حصہ ہے۔
(c) دوپہر سے بارش ٹپ ٹپ برس رہی ہے۔
(d) پت جھڑ کے موسم میں پتے گرتے ہیں۔

۹۔ اسمِ حاصل مصدر کے استعمال والا درست جملہ ہے: (First Term 23)

(a) عید الفطر ایک مذہبی تہوار ہے۔ (b) لاہور پاکستان کا دل ہے۔ (c) ہاکی پاکستان کا قومی کھیل ہے۔ [d] پہاڑ کی چڑھائی مشکل کام ہے۔

۱۰۔ اسمِ حاصل مصدر کا درست استعمال ہے: (First Term 23)

(a) درزی نے سلوائی وصول کی۔ [b] عالیہ کو گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ (c) گذر یا شرارتی لڑکا تھا۔ (d) میرے ہاتھ میں دو گیندیں ہیں۔

۱۱۔ "خوشی کا اظہار مسکرا کر بھی کیا جا سکتا ہے۔" اسمِ حاصل مصدر کے جملے کی نشان دہی کریں: (Final Term 23)

(a) باپ بیٹے کو دیکھ کر مسکرانے لگا۔ (b) مسکراتا ہوا چہرہ ہمیشہ بہت پیارا لگتا ہے۔ [c] اس کے چہرے پر مسکراہٹ ظاہر ہوئی۔ (d) تیموں سے ہمیشہ مسکرا کر ملنا چاہیے۔

۱۲۔ اسمِ حاصل مصدر کے استعمال والا درست جملہ ہے: (Final Term 23)

[a] کرسی کی بناوٹ بہت خوب صُورت ہے۔
(b) لکڑہارا صبح سے لکڑیاں کاٹ رہا ہے۔
(c) اس نے میری درخواست منظور کر لی۔ (d) وہ دونوں چلتے ہوئے میرے پاس آئے۔

۱۳۔ مصدر "سجانا" کے حاصل مصدر پر مشتمل جملہ ہے: (Final Term 23)

(a) گھر کو اچھی طرح سجاؤ۔ [b] آج بہت سجاوٹ کی گئی۔ (c) وہ مسجد سجانا چاہتا ہے۔ (d) میں روز گھر سجاتا ہوں۔

سبق نمبر ۹

میجر شبیر شریف شہید

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پیش قدمی	آگے بڑھنا	مدمقابل	مخالف
محاذ	جنگ کا میدان	آسودۂ خاک	خاک میں آرام کرنے والا
قیادت	رہبری کرنے کا عمل، سربراہی	جارحانہ	شدت کا
ہنگام	ہلچل، معرکہ	مہم	جنگ، لڑائی
دفاع	روکنے، دُور کرنے، ہٹانے کا عمل، کیفیت، حفاظت، بچاؤ	تابڑتوڑ	پے در پے، لگاتار، ایک کے بعد ایک
تہیہ	عزم، ارادہ	مورچہ	وہ آڑ یا محفوظ مقام جو جنگ میں نشانہ بازی یا دفاع کی غرض سے سپاہیوں کے لیے مقرر کی جائے
دستاویزات	اہم تحریریں		
گھمسان	بڑی لڑائی		
مسلسل	لگاتار		
عبور کرنا	پار کرنا	تنہا	اکیلا
دھاوا بولنا	حملہ کرنا	عبرت ناک	خوف دلانے والا
چرچا	شہرت	انوکھا	نرالا
چت کرنا	ہرانا	شکست	ہار
مامور	جسے حکم ملا ہو	دلیری	بہادری

خلاصہ ۳۔ دسمبر ۱۹۷۱ء کو جب بھارت نے مغربی پاکستان پر حملہ کیا تو میجر شبیر شریف کو حکم ملا کہ وہ مسلسل پیش قدمی کریں اور متعلقہ محاذ پر دشمن کو واپس اس کی سرحدوں میں دھکیل دیں۔ وہ سلیمانکی سیکٹر میں فرنٹیئر فورس رجمنٹ کی ایک کمپنی کی قیادت کر رہے تھے۔ مطلوبہ پوزیشن تک پہنچنے کے لیے انھیں ۳۰ فٹ چوڑی اور ۱۰ فٹ گہری دفاعی نہر کو تیر کر عبور کر کے دشمن کے بارودی سرنگوں کے علاقے سے گزرنا تھا۔ میجر شبیر شریف نے اپنی کمپنی کے ساتھ یہ تمام مرحلے طے کر لیے۔ آپ کی کمپنی نے جلد ہی اہم سرحدی مقامات پر مورچے قائم کر لیے۔ بھارتی فوج نے بھرپور حملہ کیا اور آپ کے جوانوں نے دشمن کا بھرپور مقابلہ کیا۔ آپ ملک و قوم کی خاطر ہر قربانی دینے کے لیے تیار تھے۔ آپ کی بھارتی میجر سے لڑائی ہوئی اور آپ نے اسے عبرت ناک شکست دی۔ اگلے دن آپ ۶۔ دسمبر بروز پیر سہ پہر کے وقت دشمن کے حملے روکتے ہوئے شہید ہو گئے۔ میجر شبیر شریف شہید کو دو اعزازات، ستارۂ جرأت اور نشانِ حیدر سے نوازا گیا۔ میجر شبیر شریف شہید ۲۸۔ اپریل ۱۹۴۳ء کو ضلع گجرات کے قصبے کنجاہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے سینٹ انتھونی ہائی سکول سے او لیول کا امتحان پاس کیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں دورانِ تعلیم پاکستان ملٹری اکیڈمی (پی ایم اے) کاکول میں شامل ہوئے۔ میجر راجا عزیز بھٹی شہید کے بعد آپ دوسرے فوجی تھے جنھوں نے پاسنگ آؤٹ پریڈ کے موقع پر شمشیرِ اعزاز یعنی "سورڈ آف آنر" حاصل کی۔ آپ فرنٹیئر فورس رجمنٹ کی ۶ ویں بٹالین میں تعینات تھے۔ آپ اسکواش کھیلتے تھے اور سوئمنگ میں آرمی لیول کا میڈل جیتا تھا۔ آپ نے بہت کم عرصے کے دوران مختلف فوجی کورسز پاس کیے جن میں ویپنز کورس، انٹیلی جنس کورس اور پیرا شوٹ کورس شامل تھے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ کے موقع پر میجر شبیر شریف پاک فوج میں سیکنڈ لیفٹیننٹ تھے۔ آپ جوڑیاں کے محاذ پر بھارتی فوج کے خلاف دلیری سے لڑے۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں دشمن کا بھرپور مقابلہ کرنے پر آپ کو ستارۂ جرأت عطا کیا گیا۔ میجر شبیر شریف شہید، میجر راجا عزیز بھٹی شہید کے بھانجے اور پاک فوج کے سابق سربراہ جنرل راحیل شریف کے بڑے بھائی تھے۔ میجر شبیر شریف شہید ایک بہادر اور سچے محبِ وطن انسان تھے۔

مل مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) ۱۹۷۱ء کی جنگ میں میجر شبیر شریف کو کیا حکم ملا؟

جواب: ۱۹۷۱ء کی جنگ میں میجر شبیر شریف کو حکم ملا کہ وہ مسلسل پیش قدمی کریں اور متعلقہ محاذ پر دشمن کو واپس اس کی سرحدوں میں دھکیل دیں۔

(ب) میجر شبیر شریف شہید کو کن دو اعزازات سے نوازا گیا؟

جواب: میجر شبیر شریف شہید کو دو اعزازات ستارۂ جرأت اور نشانِ حیدر سے نوازا گیا۔

(ج) میجر شبیر شریف کا میجر راجا عزیز بھٹی شہید سے کیا رشتہ ہے؟

جواب: میجر شبیر شریف، میجر راجا عزیز بھٹی شہید کے بھانجے ہیں۔

(د) ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران میں شبیر شریف شہید فوج میں کس عہدے پر فائز تھے؟

جواب: ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران میں شبیر شریف شہید فوج میں سیکنڈ لیفٹیننٹ کے عہدے پر فائز تھے۔

۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(الف) میجر شبیر شریف نے شدید زخمی حالت میں اپنے ساتھیوں کو کیا پیغام دیا؟

جواب: میجر شبیر شریف نے شدید زخمی حالت میں اپنے ساتھیوں کو پیغام دیا کہ دشمن کی شکست قریب ہے، ڈٹے رہو۔

(ب) اگر کبھی آپ کو ملک کے لیے جان قربان کرنے کا موقع ملا تو آپ کا ردِ عمل کیا ہوگا؟ اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

جواب: اگر کبھی مجھے اپنے ملک کے لیے جان قربان کرنے کا موقع ملا تو میں اپنی جان قربان کرنے سے دریغ نہیں کروں گا۔ میں اپنے ملک کی امن و سلامتی اور اس کے دفاع کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کروں گا۔

۳۔ متن کے مطابق دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) بھارت نے مغربی پاکستان پر حملہ کیا:

(i) ۵ دسمبر **(ii)** ۳ دسمبر (iii) ۱۰ دسمبر (iv) ۱۳ دسمبر

(ب) میجر شبیر شریف پیدا ہوئے:

(i) ساہیوال میں **(ii)** گجرات میں
(iii) دیپالپور میں (iv) بھارت میں

(ج) وہ فرنٹیئر رجمنٹ فورس کی بٹالین میں تعینات تھے:

(i) ساتویں **(ii)** چھٹی (iii) تیسری (iv) پانچویں

(د) میجر شبیر شریف کو اعزازات عطا کیے:

(i) دو (ii) تین (iii) چار (iv) پانچ

(ہ) میجر شبیر شریف جنرل راحیل شریف کے ہیں:

(i) چچا **(ii)** بھائی (iii) تایا (iv) والد

(و) میجر شبیر شریف کو کمپنی کی کمان دے کر محاذ پر بھیجا گیا:

(i) کابل کے (ii) بنگال کے
(iii) کشمیر کے (iv) سیال کوٹ کے

(ز) میجر شبیر شریف کا اعزاز حاصل کیا:

(i) ان کے بھائی نے (ii) ان کے بیٹے نے
(iii) ان کی بیوہ نے (iv) ان کے والد نے

(ح) اُنھوں نے انتونی ہائی سکول سے امتحان پاس کیا:

(i) میٹرک کا **(ii)** او لیول کا (iii) اے لیول کا (iv) گریجویشن کا

۴۔ سبق کے متن کی درست تلفظ کے ساتھ پڑھائی کریں۔

جواب: عملی کام۔

۵۔ کسی شہید کی زندگی اور جرأت و ہمت پر مشتمل لیکچر کر و جماعت میں پیش کریں اور طلبہ کی معلومات میں اضافہ کریں۔

جواب: عملی کام۔

۶۔ درج ذیل اقوال کی مدد سے مربوط تقریر تیار کیجیے۔

(i) ''آزاد ہونے کا مطلب غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر پھینکنا نہیں بلکہ ایک ایسے انداز میں زندگی گزارنا ہے جس سے دوسروں کی زندگی کا احترام ہو اور اُسے تقویت ملے۔''

(ii) ''جن میں ہمت ہو وہ امن کے لیے کوشاں رہتے ہیں اور دوسروں کو معاف کرنے سے نہیں گھبراتے۔''

جواب: جنابِ صدر، معزز اساتذۂ کرام اور میرے عزیز ساتھیو!

السلام علیکم!

میری آج کی تقریر کا عنوان ہے ''آزاد ہونے کا مطلب غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر پھینکنا نہیں بلکہ ایک ایسے انداز میں زندگی گزارنا ہے جس سے دوسروں کی زندگی کا احترام ہو اور اُسے تقویت ملے۔'' انسان جسے قرآن میں ظالم اور جاہل کے الفاظ سے بھی یاد کیا گیا اگر وہ آزادی کے حدود اربعہ طے کرے تو یقیناً اپنے آپ پر ظلم کرے گا اور اپنی جہالت کا ثبوت پیش کرے گا۔ مثال کے طور پر جمہوریت کو لیجیے، ریاست کا حال، ہر طرف ابلیس ہے مصطفیٰ کوئی نہیں، کے مصداق ہو تو ظاہر ہے ابولہب کے حواری انتخابات کے ذریعے اپنے ہی جیسے فاسد کو منتخب کریں گے اور تختِ اقتدار پر بٹھائیں گے۔ پھر عدل و انصاف کا خون کریں گے، عدالت رسوا ہوگی، امن رخصت ہوگا، خوشحالی معدوم ہوگی، ترقی کا دور دور تک کوئی پتا نہیں ہوگا الغرض عوام کی اکثریت کی رائے پر قیادت کا فیصلہ کر دیا جائے تو تخریب کے دروازے کھلیں گے۔ بایں وجہ آزادی کی دولت سے فیض یاب ہونے کے لیے انسانوں کو دنیا کے تمام نظام و نظریات کو ایک طرف رکھتے ہوئے کسی ایسے دائرے میں رہتے ہوئے زندگی گزارنی پڑے گی جو وسیع و عریض تو ہو مگر انسانیت کو نقصان پہنچانے کی کوئی ایک شے بھی اس میں نہ پائی جاتی ہو اور وہ مقدس و بے عیب دائرہ خدائی نظام (دینِ اسلام) ہے۔ دینِ اسلام سے پہلے انسان روایتوں کی بندشوں میں جکڑا ہوا تھا، سرداروں کے آستانوں پر ماتھے ٹیکے جاتے تھے، پتھر کی مورتیوں اور دیگر مخلوقات کو خدا کہا جاتا تھا (جب کہ خدا نے انسان کو اپنی تمام مخلوقات پر فوقیت بخشی) عقل کی بنیاد پر ایسے قوانین اور اصول وضع کیے گئے جو معاشرے کی تباہی کا سبب بن گئے اسی لیے تو ربعی بن عامر نے اہلِ فارس کے سامنے برملا یہ اعلان کیا کہ ''ہم وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو بندوں کی غلامی سے نکال کر ایک اللہ کا پابند بنانے کے لیے بھیجا ہے۔ ہر شے کا خالق و مالک ہے۔ آزادی اور خود مختاری کا دعویٰ کر کے کوئی خدا سے راہِ فرار اختیار نہیں کر سکتا۔ بقول اقبال

؎ یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

جن میں ہمت ہو وہ امن کے لیے کوشاں رہتے ہیں اور دوسروں کو معاف کرنے سے نہیں گھبراتے۔ اسلام نے پہلی بار دنیا کو امن و محبت کا باقاعدہ درس دیا اور اس کے ساتھ ایک پائیدار ضابطۂ اخلاق پیش کیا جس کا نام ہی ''اسلام'' رکھا گیا یعنی دائمی امن و سکون اور لازوال سلامتی کا مذہب۔ یہ امتیاز دنیا کے کسی مذہب کو حاصل نہیں، اسلام نے مضبوط بنیادوں پر امن و سکون کے ایک نئے باب کا آغاز کیا اور پوری علمی و اخلاقی قوت اور فکری بلندی کے ساتھ اس کو وسعت دینے کی کوشش کی۔ آج دنیا میں امن و امان کا جو تصور پایا جا رہا ہے یہ بڑی حد تک اسلامی تعلیمات کی مرہونِ منت ہے۔

۷۔ ان الفاظ و تراکیب کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

الفاظ و تراکیب	جملے
ہنگامِ جنگ	ہنگامِ جنگ کے دوران بھارتی فوج کے دس ٹینک تباہ ہو گئے۔
پیٹھ نہ دکھانا	میجر شبیر شریف نے سینے پہ ٹینک کا گولہ کھایا اور کہیں زیادہ طاقت ور دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے پیٹھ نہ دکھائی۔
گھمسان کی جنگ	ستمبر ۱۹۶۵ء میں پاکستانی فوج کے کچھ دستوں کو کشمیر کے محاذ پر گھمسان کی جنگ لڑنا پڑی۔
ستارۂ جرأت	میجر شبیر شریف کو دشمن کا مقابلہ کرنے پر ستارۂ جرأت عطا کیا گیا۔
آسودۂ خاک	میجر شبیر شریف لاہور میں میانی صاحب کے قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں۔

۸۔ اس سبق کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

جواب: سبق کے شروع میں دیکھیے۔

۹۔ ''قوم کی خاطر ایثار'' کے عنوان پر کہانی تحریر کیجیے۔ اخلاقی سبق بھی تحریر کیجیے۔

جواب: کسی جنگل کے ایک حصے میں ریچھ رہا کرتے تھے اور دوسرے حصے میں بندر رہتے تھے۔ ایک دن ریچھوں کے جی میں آئی کہ کیوں نہ سارے جنگل پر قبضہ کر لیں۔ چناں چہ انھوں نے بندروں پر حملہ کر کے اُنھیں بھگا دیا اور سارے جنگل پر قبضہ کر لیا۔ بندروں سے ان کا وطن چھوٹا، جنگل کے پھل چھوٹے اور وہ حیران و پریشان آوارہ گردی کرنے لگے۔ یہ حال دیکھ کر ایک بندر کا بہت دل کڑھا۔ اس نے سب کو جمع کیا اور کہا کہ ''میری بات مانو، مجھے زخمی کر دو، جگہ جگہ سے کھال نوچ لو اور جہاں سے ہمیں نکالا ہے، وہیں پھینک دو۔ میں کچھ تدبیر کروں گا اور ریچھوں کی بلا سے نجات مل جائے گی اور تمھیں اپنا وطن واپس مل جائے گا۔'' بندر ایسے غم گسار اور ایثار مند سے یہ سلوک کرنا تو نہ چاہتے تھے مگر آخر مان گئے اور اس بندر کو ادھ موا کر کے ڈال گئے۔

ریچھوں نے ایک زخمی بندر کو دیکھا اور پوچھا ''تم یہاں کیسے آئے تمھیں معلوم نہ تھا کہ ہم اس جنگل کے واحد مالک ہیں؟'' زخمی بندر نے آہیں بھرتے ہوئے جواب دیا: ''میں نے اپنے ساتھیوں کو تمھارا غلام بن کر رہنے کو کہا تو انھوں نے میرا یہ حال کر دیا۔ اب وہ ایسے جنگل میں چلے گئے ہیں جہاں ہری بھری گھاس کا فرش بچھا ہوا ہے، چشمے ٹھنڈا پانی اگل رہے ہیں۔ وہاں پھل دار درخت موجود ہیں۔ جنگل کیا بہشت کا ٹکڑا ہے۔

ریچھ حریص تو ہوتے ہی ہیں۔ انھوں نے کہا: ''تم ہمیں وہاں لے چلو ہم تمھارا انتقام بھی لیں گے اور اس جنگل میں چین کی بانسری بجائیں گے اور تمھارے زخموں کا علاج بھی کریں گے۔ بندر مان گیا۔ انھوں نے ایک ریچھ پر بندر کو لاد لیا اور سارے ریچھ بندر کی رہنمائی میں نکل پڑے۔ رات بھر چلتے رہے۔ ایک جگہ معمولی کیچڑ تھی اور اس سے آگے دلدل تھی۔ بندر نے کہا اس دلدل سے آگے وہ جنگل ہے جسے جنت نظیر کہا جاتا ہے۔ تم بے خطر بڑھو اور میرے پیچھے آؤ۔

ریچھ آگے بڑھتے گئے اور دلدل میں دھنستے گئے۔ حتیٰ کہ آخری ریچھ تک دلدل کے پیٹ میں اتر گیا۔ اگلی صبح سارا جنگل سنسان تھا۔ کسی ریچھ کا پتا نہ تھا۔ بندر خوشی مناتے ہوئے واپس آئے اور سارے جنگل کے مالک بن گئے۔

اخلاقی سبق: ایک شخص کا ایثار ساری قوم کا اقبال بن جاتا ہے۔

موٹیں اور بتائیں

- پاکستان میں اب تک کتنے شہدا کو نشانِ حیدر عطا کیا جا چکا ہے؟

جواب: پاکستان میں اب تک گیارہ (11) شہدا کو نشانِ حیدر عطا کیا جا چکا ہے۔

- نشانِ حیدر کی عظمت و اہمیت کیا ہے؟

جواب: نشانِ حیدر شیرِ خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لقب ''حیدر'' کے نام پر ہے۔ یہ ان شہدا کو دیا جاتا ہے جو وطن کی خاطر اپنی جان قربان کرتے ہیں۔ ''نشانِ حیدر'' کو پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز قرار دیا گیا ہے۔

ٹھہریں اور بتائیں

- میجر شبیر شریف کے کپڑوں کو آگ کس طرح لگی؟

جواب: بھارتی میجر نے میجر شبیر شریف کی سمت گرنیڈ اچھال دیا جس کی وجہ سے میجر شبیر شریف کے کپڑوں کو آگ لگ گئی۔

- میجر شبیر شریف کی کس سے دست بدست لڑائی ہوئی؟

جواب: میجر شبیر شریف کی بھارتی میجر سے دست بدست لڑائی ہوئی۔

- میجر شبیر شریف کو شمشیر اعزاز کب ملی؟

جواب: میجر شبیر شریف کو پاسنگ آؤٹ پریڈ کے موقع پر شمشیر اعزاز یعنی ''سورڈ آف آنر'' ملی۔

- میجر شبیر شریف اور جنرل (ر) راحیل شریف کا آپس میں کیا رشتہ ہے؟

جواب: میجر شبیر شریف جنرل (ر) راحیل شریف کے بڑے بھائی تھے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے ماڈل پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۳ دسمبر ۱۹۷۱ء کو جب بھارت نے مغربی پاکستان پر حملہ کیا تو میجر شبیر شریف شہید کو حکم ملا کہ وہ مسلسل پیش قدمی کریں اور متعلقہ محاذ پر دشمن کو واپس اس کی سرحدوں میں دھکیل دیں۔ وہ سلیمانکی سیکٹر میں فرنٹیئر فورس رجمنٹ کی ایک کمپنی کی قیادت کر رہے تھے۔ ان کو ایک اونچے بند پر قبضہ کرنے کی مہم سونپی گئی جہاں سے دو گاؤں گورمکھ کھیڑا اور بیری والا زد میں آ سکتے تھے۔ فوجی لحاظ سے اس جگہ کی بڑی اہمیت تھی اور اس وجہ سے بھارت نے یہاں آسام رجمنٹ کی ایک کمپنی مامور کی تھی جسے ٹینکوں کی مدد بھی حاصل تھی۔ مطلوبہ پوزیشن تک پہنچنے کے لیے انھیں ۳۰ فٹ چوڑی اور ۱۰ فٹ گہری دفاعی نہر کو تیر کر عبور کرنا اور دشمن کے بارودی سرنگوں کے علاقے سے گزرنا تھا۔ میجر شبیر شریف نے اپنی کمپنی کے ساتھ یہ تمام مرحلے طے کر لیے۔

۱۔ ۳ دسمبر ۔۔۔۔۔۔ کو بھارت نے مغربی پاکستان پر حملہ کیا۔

(a) ۱۹۵۱ء (b) ۱۹۶۱ء **(c)** ۱۹۷۱ء (d) ۱۹۸۱ء

۲۔ مطلوبہ پوزیشن تک پہنچنے کے لیے انھیں ۳۰ فٹ چوڑی اور ۔۔۔۔۔۔ فٹ گہری نہر کو تیر کر عبور کرنا تھا۔

(a) ۱۰ (b) ۱۵ (c) ۲۰ (d) ۲۵

۳۔ میجر شبیر شریف نے یہ تمام مرحلے طے کر لیے:

(a) ساتھیوں کے ساتھ **(b)** کمپنی کے ساتھ
(c) دوست کے ساتھ (d) دشمن کے ساتھ

۴۔ ''شہید'' کا متضاد ہے:
(a) نڈر (b) سپہ سالار (c) غازی (d) بہادر
۵۔ ''دشمن'' کا مترادف ہے:
(a) مخالف (b) دوست (c) ساتھی (d) بے باک

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔
۱۔ ۳۔ دسمبر ۱۹۷۱ء کو بھارت نے حملہ کیا:
(a) مغربی پاکستان پر (b) افغانستان پر
(c) ایران پر (d) عراق پر
۲۔ مطلوبہ پوزیشن تک پہنچنے کے لیے میجر شبیر شریف کو دشمن کی نہر تیر کر عبور کرنا تھی:
(a) ۵ فٹ چوڑی اور ۱۰ فٹ گہری (b) ۲۰ فٹ چوڑی اور ۱ فٹ گہری
(c) ۲۵ فٹ چوڑی اور ۱۶ فٹ گہری (d) ۳۰ فٹ چوڑی اور ۱۰ فٹ گہری
۳۔ میجر شبیر شریف بھارتیوں کے سب سے بڑے حملے کو روکتے ہوئے شہید ہو گئے:
(a) ۵۔ دسمبر کو (b) ۶۔ دسمبر کو (c) ۷۔ دسمبر کو (d) ۸۔ دسمبر کو
۴۔ میجر شبیر شریف شہید کو شہادت کے بعد اعلیٰ ترین پاکستانی اعزاز سے نوازا گیا:
(a) نشانِ حیدر (b) تمغۂ امتیاز
(c) تمغۂ بسالت (d) ہلالِ جرأت
۵۔ میجر شبیر شریف پیدا ہوئے:
(a) ۲۸۔ جنوری ۱۹۴۳ء کو (b) ۲۸۔ فروری ۱۹۴۰ء کو
(c) ۱۸۔ مارچ ۱۹۴۳ء کو (d) ۲۸۔ اپریل ۱۹۴۳ء کو
۶۔ میجر شبیر شریف شہید، میجر راجا عزیز بھٹی شہید کے تھے:
(a) بھانجے (b) بھتیجے (c) پوتے (d) نواسے
۷۔ میجر شبیر شریف شہید کا اعزاز ان کی بیوہ نے حاصل کیا:
(a) ۳۔ فروری ۱۹۷۶ء کو (b) ۳۔ فروری ۱۹۷۷ء کو
(c) ۶۔ فروری ۱۹۷۷ء کو (d) ۳۔ اپریل ۱۹۷۶ء کو
۸۔ میجر شبیر شریف کھیلتے تھے:
(a) ہاکی (b) کرکٹ
(c) فٹ بال (d) اسکواش
۹۔ ''خاک میں ملانا'' کا مطلب ہے:
(a) مٹی ڈالنا (b) ضائع کرنا
(c) مٹی شامل کرنا (d) بھول جانا
۱۰۔ وہ نام جو کسی شخص کو حکومت کی طرف سے اس کی غیر معمولی خدمات کے صلے میں ملے، کہلاتا ہے:
(a) لقب (b) تخلص (c) خطاب (d) کنیت
۱۱۔ ''انسان'' کا متضاد ہے:
(a) جانور (b) حیوان (c) وحشی (d) درندہ
۱۲۔ ''تعریف'' کا مترادف ہے:
(a) خوشامد (b) برائی (c) مدح (d) عاجزی
۱۳۔ ''جنگ'' کا مترادف ہے:
(a) لڑائی (b) صلح (c) ہمت (d) بہادری
۱۴۔ اسم اشارہ کی قسمیں ہیں:
(a) دو (b) تین (c) چار (d) پانچ
۱۵۔ مرکب کی اقسام ہیں:
(a) دو (b) چار (c) پانچ (d) دس

سبق نمبر ۱۰

پاکستان کی تہذیب و ثقافت

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تہذیب	شرافت، تمدن، شائستگی، ترقی، طرزِ معاشرت	انعقاد	کسی جلسے یا محفل وغیرہ کا منعقد کیا جانا
ثقافت	قومی اطوار، علاقائی طرزِ بودوباش، علمی و ادبی تخصص	زرِمبادلہ	بیرونی کرنسی
		نادر	جو بہت کم پایا جائے، تھوڑا، کم یاب
حامل	کوئی چیز یا صفت رکھنے والا	مابین	بیچ میں، درمیان میں
مشترکہ	شریک کیا ہوا، ساجھے کا	قرب و جوار	گرد و نواح، آس پاس، پاس پڑوس
وحدت	ایک ہونا، واحد ہونا	جوق در جوق	گروہ در گروہ، بڑی تعداد میں
لوک ورثہ	کسی علاقے یا قوم کے آثار، باقیات، طریقے	تنوع	قسم قسم کا ہونا، رنگ برنگ کا ہونا
		جدت	تازہ پن، انوکھا پن
امین	امانت دار، جس پر اعتماد اور بھروسا کیا جا سکے	ہنر	گن، خوبی، ذاتی وصف
		روشناس	جان پہچان، تعارف والا
انفرادیت	ذاتی خصوصیت میں دوسروں سے الگ ہونا، منفرد ہونا	اخوت	برادرانہ تعلق جو رشتے کے علاوہ کسی اور نسبت سے ہو، بھائی چارہ
مانند	جیسا	فراغت	فرصت، خوش حالی

خلاصہ پاکستان ایک ایسی وحدت ہے جس میں چاروں صوبوں کے رنگ شامل ہیں۔ ہر صوبے کی الگ پہچان، اپنی زبان، اپنے رُسوم و رواج، عادات اور رہن سہن کے طریقے ہیں۔ ان کے لباس، ان کی صدیوں پرانی روایات کے امین ہیں۔ پاکستان میں صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ دیگر مذاہب کے لوگوں جیسے ہندوؤں، سکھوں اور مسیحیوں کی ایک بڑی تعداد رہائش پذیر ہے۔

پاکستان میں منائے جانے والے مذہبی تہواروں میں عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، عید میلاد النبیؐ، شب برأت، شب معراج اور یوم عاشورۂ محرم شامل ہیں۔ ہندوؤں کے مذہبی تہواروں میں دیوالی، دسہرہ، راکھی اور ہولی جب کہ مسیحیوں کے تہواروں میں ایسٹر اور کرسمس شامل ہیں۔ سکھوں کے تہواروں میں بابا گرونانک کا جنم دن اور بیساکھی کا میلا شامل ہیں۔

عیدالفطر ایک اہم مذہبی تہوار ہے۔ جسے تمام مسلمان رمضان المبارک کا مہینا ختم ہونے پر یکم شوال کو مناتے ہیں۔ عیدالفطر کے دن نمازِ عید پڑھی جاتی ہے۔ عمومی طور پر عید کی رسموں میں مسلمانوں کا بغل گیر ہونا، رشتہ داروں اور دوستوں کی دعوتیں کرنا اور نمازِ عید سے پہلے مستحقین کو فطرانہ دینا شامل ہیں۔ عیدالاضحیٰ کا تہوار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ اس موقع پر لوگ جانور خریدتے ہیں، انھیں اللہ کی راہ میں قربان کرتے ہیں ان کا گوشت خود کھاتے ہیں اور رشتہ داروں، دوستوں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ تیسرا مذہبی تہوار ''لوک ورثہ کا میلا'' ہے۔ اسلام آباد کے مشہور مقام، شکر پڑیاں میں حکومت کا ایک ادارہ لوک ورثہ واقع ہے۔ یہ ادارہ پاکستانی تہذیب و ثقافت کے فروغ اور ترقی کے لیے قائم کیا گیا۔ اس ادارے کے زیرِ اہتمام ہر سال اکتوبر کے پہلے ہفتے میں لوک ورثہ کے میلے کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس میلے میں ملک بھر سے ماہر فن دست کاروں اور ہنر مندوں کی بنائی ہوئی اشیا اور گھریلو صنعتوں کی مصنوعات کی نمائش کی جاتی ہے۔ ثقافتی تہوار ملک کے لوگوں کو

قریب لاتے ہیں۔ شیندور کا علاقہ گلگت اور چترال کے درمیان واقع ہے جہاں پچھلے آٹھ سو سال سے پولو کھیلا جا رہا ہے۔ شیندور کا پولو گراؤنڈ دنیا کا بلند ترین پولو گراؤنڈ ہے۔ ہر سال ۷ تا ۹ جولائی گلگت اور چترال کی پولو ٹیموں کے مابین پولو میچ ہوتا ہے۔ اس میلے میں کوہ پیمائی، مچھلی پکڑنے اور گھڑ سواری کے مقابلے بھی منعقد ہوتے ہیں۔ شیندور کے درّے کی بلندی تین ہزار سات سو اڑتیس میٹر (بارہ ہزار دو سو چونسٹھ فٹ) ہے۔ پاکستان کی تہذیب و ثقافت رنگا رنگ تنوع کی حامل ہے۔ صوبہ پنجاب کے دل لاہور میں کافی عرصہ سے ''میلا مویشیاں'' منعقد کیا جا رہا ہے یہ میلا فروری کے آخری ہفتے میں منعقد ہوتا ہے۔ اس میلے میں ملک بھر سے اعلیٰ قسم کے دودھ دینے والے اور زیادہ گوشت والے جانوروں کی نمائش کی جاتی ہے۔ اس میلے میں گھڑ دوڑ، رسہ کشی، نیزہ بازی، بیلوں کا دوڑ اور گھڑ سواری کے مقابلے ہوتے ہیں۔ گھریلو دست کاریوں اور ثقافتی ملبوسات کی نمائش اس میلے کا اہم حصہ ہے۔ ایسے تہوار ملک کے لوگوں کو قریب لاتے ہیں۔ یوں اُن میں ایک دوسرے سے محبت اور اُخوت کے جذبات بھی پیدا ہوتے ہیں۔

حلِ مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔
(الف) پاکستان کے لوگ کس رشتے کی وجہ سے باہم جُڑے ہوئے ہیں؟
جواب: پاکستان کے لوگ، اسلام کے بنیادی رشتے کی وجہ سے باہم جُڑے ہوئے ہیں۔
(ب) ثقافت کسے کہتے ہیں؟
جواب: کسی ملک کے رُسوم و رواج، عادات اور رہن سہن کے طریقوں کو ثقافت کہتے ہیں۔
(ج) پاکستان کی ثقافت کیسی ہے؟
جواب: پاکستان چار صوبوں پر مشتمل ایک ایسا ملک ہے جہاں مختلف تہذیب و ثقافت کے حامل لوگ، اسلام کے بنیادی رشتے سے جُڑے انگوٹھی میں لگے نگینوں کی مانند مل کر رہتے ہیں۔ پاکستان کے ہر صوبے کی اپنی الگ پہچان ہے، اپنی زبان اور اپنی ثقافت ہے۔ ان کے لباس، ان کی صدیوں پرانی روایات کے امین ہیں۔ ان کے کھانے، ان کی زبانیں، رسم و رواج اور طرزِ تعمیر اپنے اندر ایک انفرادیت لیے ہوئے ہیں۔
(د) پاکستان کی ثقافت میں کن رنگوں کی آمیزش ہے؟
جواب: پاکستان کی ثقافت میں چاروں صوبوں کے رنگوں کی آمیزش ہے۔ ہر صوبے کی اپنی الگ پہچان ہے، اپنی زبان اور اپنی ثقافت ہے۔ پاکستان ایک ایسا گلدستہ ہے جس میں ہر صوبے کا پھول مہکتا ہے اور دوسرے پھول کو مزید حسین بناتا ہے۔
(ہ) پاکستان کے چند مذہبی تہواروں کے نام لکھیے۔
جواب: عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، عید میلاد النبیؐ، شب برأت، شب معراج اور یوم عاشورۂ محرم۔
(و) پاکستان میں کون سی اقلیتیں رہائش پذیر ہیں؟
جواب: پاکستان میں ہندوؤں، سکھوں اور مسیحیوں کی ایک بڑی تعداد رہائش پذیر ہے۔
(ز) شیندور کا محلِ وقوع بتائیے۔
جواب: شیندور کا علاقہ، گلگت اور چترال کے درمیان واقع ہے۔ یہ علاقہ خوب صورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔ اسی علاقے میں پاکستان کے مشہور پہاڑی سلسلے ہندوکش، پامیر اور قراقرم بھی واقع ہیں۔ شیندور کا علاقہ دراصل ایک درّہ ہے جہاں پچھلے آٹھ سو سالوں سے پولو کھیلا جا رہا ہے۔ شیندور کے درّے کی بلندی تین ہزار سات سو اڑتیس میٹر (بارہ ہزار دو سو چونسٹھ فٹ) ہے۔
(ح) میلا مویشیاں کب اور کہاں لگتا ہے؟
جواب: میلا مویشیاں صوبہ پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں فروری کے آخری ہفتے میں لگتا ہے۔

۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔
(الف) آپ جس صوبے سے تعلق رکھتے ہیں وہاں کی ثقافت کا حال بیان کریں۔
جواب: میرا تعلق صوبہ پنجاب سے ہے۔ پنجاب پاکستان کا وہ صوبہ ہے جس کی ثقافت تہواروں، کھانوں، ملبوسات اور قدیم مقامات سمیت اپنے اندر ہزاروں رنگ سموئے ہوئے ہے۔ پنجابی ثقافت دنیا کی تاریخ میں سب سے قدیم ترین ثقافتوں میں شمار ہوتی ہے۔ ثقافتی، تاریخی، مذہبی اور جغرافیائی طور پر پنجاب اپنے اندر وہ کشش رکھتا ہے جو ایک سیاح کو اپنی طرف کھینچ لے یعنی پنجاب میں تاریخی قلعے، دریا، پہاڑی سلسلے، ریگستانی سلسلے اور خوب صورت باغات ہیں۔ پنجاب اپنے صحت بخش اور مزے دار کھانوں کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔

پنجاب کے علاقے میں جو لوگ رہتے ہیں ان کی ثقافت برصغیر کے دیگر علاقوں سے مختلف ہے۔ جو زبان یہ بولتے ہیں اسے پنجابی کہتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا میں تقریباً گیارہ سے بارہ کروڑ انسان ''پنجابی'' زبان بولتے ہیں۔ ان میں سے آٹھ کروڑ سے زیادہ پاکستانی پنجاب میں اور باقی بھارتی پنجاب اور تمام دنیا میں رہتے ہیں۔ پنجابی زبان میں ادبی تحریر کا آغاز تقریباً نو سو سال پہلے بابا فریدالدین گنج شکرؒ سے ہوتا ہے، ان کے ساتھ ساتھ خواجہ فریدؒ، سلطان باہوؒ، شاہ حسینؒ، میاں محمد بخشؒ، ہاشم شاہؒ، بابا بلھے شاہؒ اور دیگر درجنوں بڑے نام بھی شامل ہیں۔ جنھوں نے پنجابی زبان کو لازوال ادبی معراج عطا کی۔ ان کے صوفیانہ کلام اور کافیوں کو بہت زیادہ پزیرائی ملی۔
(ب) پاکستان کی ثقافت کی نمایاں خصوصیات واضح کریں۔
جواب: پاکستان اسلامی جمہوریہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ پاکستان ایک ایسی قوم ہے جو جنوبی ایشیا میں واقع ہے۔ اس قوم کے متعدد نسلی گروہ اور ثقافتیں موجود ہیں جیسے پنجابی، سندھی، بلوچی، پشتون، مہاجر اور کچھ دیگر کمیونٹیز جو پورے ملک میں پھیلی ہوئی ہیں۔

پاکستان کی زبانیں

پاکستان میں ۶۰ سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں اور ان سب زبانوں میں اُردو کو قومی زبان کا درجہ حاصل ہے۔ آبادی کا صرف ۸ فی صد حصہ ہی اسے بنیادی زبان کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ دوسری سرکاری زبان انگریزی ہے جو حکومت اور قانونی امور کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ ان دونوں زبانوں کے علاوہ عربی کو اسلام کی تعلیم میں ایک اہم زبان کا درجہ عطا کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ پاکستان کی سب سے عام زبان پنجابی ہے۔ آبادی کا 15.۴۴ فی صد حصہ اس زبان کا استعمال کرتا ہے اور یہ زبان زیادہ تر پنجاب کے آس پاس کے علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ دوسری زبانوں میں سندھی شامل ہے جو زیادہ تر سندھ میں بولی جاتی ہے۔ سرائیکی زبان جو زیادہ تر جنوبی پنجاب میں بولی جاتی ہے۔ بلوچستان میں زیادہ تر بلوچی زبان بولی جاتی ہے۔ پاکستان کے تمام صوبوں میں سے ہر ایک میں صوبائی زبان موجود ہے جسے قومی قانون نے تسلیم نہیں کیا۔

پاکستان کے کھانے

پاکستانی کھانے میں بریانی، قورمہ، کڑاہی، کباب اور ساگ وغیرہ زیادہ پسند کیے جاتے ہیں۔ صوبہ سندھ اور پنجاب اپنے مسالا دار کھانوں کے لیے جانا جاتا ہے۔ اس کے برعکس شمالی و مغربی صوبوں جیسے آزاد کشمیر اور خیبر پختونخوا میں ایسا کھانا تیار کیا جاتا ہے جو ہلکا اور کم مسالے دار ہوتا ہے۔

شعروشاعری

چوں کہ ۱۹۴۷ء میں آزادی کے بعد اُردو قومی زبان بن گئی تھی اور اب زیادہ تر نظمیں اُردو میں ہی لکھی جاتی ہیں۔ اُردو میں نظمیں لکھنے والے کچھ مشہور شاعروں میں احمد فراز، احمد ندیم قاسمی اور فیض احمد فیض کے نام اہم ہیں۔

تقریبات

پاکستان میں بہت ساری تقریبات وقتاً فوقتاً عمل میں آتی رہتی ہیں۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ جیسے مذہبی تہوار منائے جاتے ہیں۔ مذہبی تقریبات کے علاوہ قوم ہر ۱۴ اگست کو یومِ آزادی کے موقع پر جشن مناتی ہے۔ اس دن عمارتوں کو سجایا جاتا ہے۔

تفریح اور کھیل

ہاکی پاکستان کا قومی کھیل ہے حالاں کہ کرکٹ اور اسکواش زیادہ مقبول ہیں۔ ہاکی ٹیم نے ہاکی ورلڈ کپ میں چار بار ٹرافی اپنے نام کی ہے۔ قومی کرکٹ ٹیم نے ۱۹۹۲ء کا کرکٹ ورلڈ کپ جیتا ہے۔

دست کاری

پاکستان کو بین الاقوامی سطح پر دست کاری میں بڑا امتیاز حاصل ہے۔ چنیوٹ کا لکڑی کا فرنیچر، سیال کوٹ کا کھیلوں کا سامان، ملتان اور حیدرآباد کی کڑھائی دنیا بھر میں مشہور ہے۔

۳۔ متن کے مطابق دُرست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) پاکستان کے صوبے ہیں:
(i) چار (ii) پانچ (iii) چھے (iv) سات

(ب) پاکستان کے لوگوں کا بنیادی رشتہ ہے:
(i) اُردو زبان (ii) ثقافت **(iii) اسلام** (iv) مذہب

(ج) ہمارے ملک کی مثال ہے ایک:
(i) باغ کی **(ii) گُل دستے کی** (iii) چمن کی (iv) ترانے کی

(د) ہندوؤں کا تہوار ہے:
(i) کرسمس (ii) ایسٹر **(iii) دیوالی** (iv) نوروز

(ہ) مسیحیوں کا تہوار ہے:
(i) ہولی **(ii) کرسمس** (iii) دسہرہ (iv) بیساکھی

(و) مسلمانوں کا تہوار ہے:
(i) عیدالاضحیٰ (ii) ایسٹر (iii) دسہرہ (iv) ہولی

(ز) لوک وَرثہ کا عجائب گھر واقع ہے:
(i) راولپنڈی میں (ii) لاہور میں **(iii) اسلام آباد میں** (iv) کراچی میں

(ح) شندور کی بلندی ہے:
(i) ۳۷۳۸ میٹر (ii) ۳۸۳۸ میٹر (iii) ۲۳۲۳ میٹر (iv) ۲۳۱۶ میٹر

۴۔ سبق کے مطابق خالی جگہ پُر کیجیے۔

(الف) لوک وَرثہ کا ادارہ شکر پڑیاں میں واقع ہے۔
(ب) لوک وَرثہ کا میلا اکتوبر کے مہینے میں منعقد کیا جاتا ہے۔
(ج) لوک وَرثہ کے میلے میں بیس سے زیادہ ممالک کے دست کار شامل ہوتے ہیں۔
(د) شندور کا علاقہ گلگت اور چترال کے درمیان واقع ہے۔
(ہ) شندور میں پولو کا کھیل پچھلے آٹھ سو سالوں سے کھیلا جا رہا ہے۔
(و) میلا مویشیاں فروری کے مہینے میں منعقد ہوتا ہے۔

۵۔ سبق کے مطابق درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط جملے کے سامنے (✗) کا نشان لگائیے۔

(الف) شندور کا پولو گراؤنڈ دنیا کا سب سے بڑا پولو گراؤنڈ ہے۔ ✓
(ب) شندور کا میلا ۷ تا ۹ جولائی منعقد ہوتا ہے۔ ✓
(ج) لاہور کو پاکستان کا دل کہا جاتا ہے۔ ✓
(د) لوک ورثہ کا میلا اکتوبر کے آخری ہفتے میں منعقد کیا جاتا ہے۔ ✗
(ہ) عیدالفطر یکم شعبان کو منائی جاتی ہے۔ ✗
(و) لوک ورثہ کے میلے میں جانوروں کی نمائش کی جاتی ہے۔ ✗
(ز) عیدالاضحیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ ✓
(ح) میلوں کا مقصد ملک کے لیے زرِمبادلہ کمانا بھی ہوتا ہے۔ ✓

۶۔ لائبریری سے پاکستانی تہذیب و ثقافت کے متعلق کتب پڑھیے اور اپنے دوستوں کے ساتھ معلومات کا تبادلہ کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

۷۔ دی گئی مثال کے مطابق درست مترادف کو کالم: ج میں تحریر کریں۔

مثال:

کالم: الف	کالم: ب	کالم: ج
تباہی	سبزہ	بربادی
سنگ دل	تکلیف	ظالم
درد	بربادی	تکلیف
ترقی	زمانہ	کمال
پرندہ	کمال	طائر
ہریالی	طائر	سبزہ
دَور	ظالم	زمانہ

۸۔ درست اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کیجیے۔

درہ۔ بلند۔ موسیقی۔ منعقد۔ نشان۔ درد۔ واحد۔ ثقافت۔ پہچان۔ تغیر

جواب: دَرَّہ۔ بُلَنْد۔ مَوسِیقِی۔ مُنْعَقِد۔ نِشَان۔ دَرْد۔ وَاحِد۔ ثَقَافَت۔ پہچَان۔ تَغَیُّر

۹۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
نگینہ	نگینے	روایت	روایات	فصل	فصول
مذہب	مذاہب	ماہر	ماہرین	نادر	نوادر

۱۰۔ اُردو زبان میں استعمال ہونے والے بہت سے الفاظ عام بول چال میں غلط بولے یا لکھے جاتے ہیں جیسے "حیرانی" کو حیرانگی لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ "دُکان" کو "دوکان" لکھا جاتا ہے۔ آپ درج ذیل الفاظ کو دُرستی سے لکھیے:

سادہ سے سادگی — زندہ سے زندگی — درست سے درستی
ناراض سے ناراضی — سنجیدہ سے سنجیدگی — بے چارہ سے بے چارگی

۱۱۔ پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہونے کے ناتے بہت سے مسائل سے نبرد آزما ہے۔ اگر آپ پاکستان کے وزیرِ اعظم ہوتے تو کون کون سے اقدامات کر کے ان مسائل سے چھٹکارا حاصل کرتے؟

جواب: اگر میں پاکستان کا وزیرِ اعظم ہوتا تو درج ذیل اقدامات کر کے ان مسائل سے چھٹکارا حاصل کرتا:

☆ میں ابتدائی آئی پی پروٹوکول ختم کر دیتا۔
☆ میں عدالتی نظام میں تبدیلی کے احکامات جاری کرتا۔
☆ میں تمام بیرونی دوروں پر پابندی لگا دیتا۔
☆ میں بیرونِ ملک موجود تعلیم یافتہ پاکستانیوں کو واپس لانے کے لیے اقدامات کرتا۔
☆ میں اپنی کابینہ کا انتخاب میرٹ پر کرتا۔
☆ میں صحت کے لیے ہنگامی اقدامات کرتا۔
☆ میں اسلامی قوانین کا نفاذ کرتا۔
☆ میں پاکستانی کرنسی کو سونے سے منسلک کر دیتا۔
☆ میں کالا باغ ڈیم بنانے کا حکم جاری کرتا۔
☆ میں شجرکاری مہم کو پورے ملک میں پھیلاتا۔
☆ میں شمالی علاقہ جات میں سیاحت کے فروغ کے احکامات جاری کرتا۔
☆ میں پولیس کے مسائل حل کرتا۔

☆ میں احتساب کا آغاز خود اپنی ذات سے کرتا۔
☆ میں ملک کی صنعتی ترقی کی جانب توجہ دیتا۔
☆ میں سائنس، انجینئرنگ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم کی جانب توجہ دیتا۔
☆ میں بھکاریوں اور نشے میں مبتلا لوگوں کے مسائل کو سلجھاتا۔
☆ میں زراعت کے شعبے اور فارمنگ کو فروغ دیتا۔
☆ میں الیکشن کے نظام کو شفاف بناتا۔
☆ میں جعلی یونیورسٹیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کا حکم دیتا۔
☆ میں ہر ضلع میں ایک بہترین یونیورسٹی کے لیے اقدامات کرتا۔
☆ میں آن لائن کاروبار اور آئی ٹی کی سروسز کو بہتر کرتا۔
☆ میں سود کا نظام ختم کرنے کے احکامات جاری کرتا۔
☆ میں دہشت گردوں کو سرِعام پھانسی کے احکامات جاری کرتا۔
☆ میں اسلامی بینکنگ کے نظام کو نافذ کرتا۔
☆ میں سائیکل کی سواری کو فروغ دیتا۔

سوچیں اور بتائیں

• صوبہ پنجاب کا ثقافتی لباس کون سا ہے؟

جواب: صوبہ پنجاب کے ثقافتی لباس میں عورتیں شلوار قمیص پہنتی ہیں اور دوپٹا اوڑھتی ہیں جب کہ مرد حضرات شلوار قمیص کے ساتھ پگڑی پہنتے ہیں اور بوڑھے مردوں کا لباس تہبند اور کُرتا ہے۔

• صوبہ سندھ کی ثقافت کی بڑی نشانی کیا ہے؟

جواب: صوبہ سندھ کی ثقافت کی بڑی نشانی اجرک اور سندھی ٹوپی ہے۔

سمجھیں اور بتائیں

• کیا پاکستان کے سب صوبوں کی ثقافت یکساں ہے؟

جواب: نہیں! پاکستان کے سب صوبوں کی ثقافت یکساں نہیں ہے۔ ہر صوبے کے رُسوم و رواج، عادات اور رہن سہن کے طریقے مختلف ہیں۔

• کیا سب پاکستانی ایک ہی زبان بولتے ہیں؟

جواب: نہیں! سب پاکستانی ایک ہی زبان نہیں بولتے بلکہ ہر صوبے میں رہنے والے لوگ اپنی مقامی زبان بولتے ہیں۔

• عیدالفطر کیسے منائی جاتی ہے؟

جواب: عیدالفطر کے دن نمازِ عید ادا کی جاتی ہے۔ عید کی نماز سے پہلے مستحقین میں صدقۂ فطر بھی ادا کیا جاتا ہے لوگ نمازِ عید سے پہلے کچھ میٹھا یا کھجوریں کھاتے ہیں جو کہ سنتِ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اس روز بچے اور بڑے سب نئے کپڑے پہنتے ہیں۔ بچے بڑوں سے عیدی لیتے ہیں۔ مختلف اقسام کے پکوان پکائے جاتے ہیں۔ جگہ جگہ میلے ٹھیلے منعقد ہوتے ہیں۔ عمومی طور پر عید کی رسموں میں "عید مبارک" کہنا، بغل گیر ہونا، رشتہ داروں اور دوستوں کی دعوتیں کرنا شامل ہیں۔

• عیدالاضحیٰ کیسے منائی جاتی ہے؟

جواب: عیدالاضحیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ اس عید پر لوگ جانور خریدتے ہیں، انھیں اللہ کی راہ میں قربان کرتے ہیں، ان کا گوشت خود کھاتے ہیں، رشتہ داروں، دوستوں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کرتے ہیں اور بھرپور خوشیاں مناتے ہیں۔

• لوک ورثہ کا ادارہ کہاں واقع ہے؟

جواب: لوک وَرثہ کا ادارہ اسلام آباد کے مشہور مقام، شکر پڑیاں میں واقع ہے۔

• دنیا کا بلند ترین پولو گراؤنڈ کون سا ہے؟

جواب: شندور کا پولو گراؤنڈ دنیا کا بلند ترین پولو گراؤنڈ ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے بورڈ والے امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے مطابق پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔ (Final Term 23)

پاکستان چار صوبوں پر مشتمل ایسا ملک ہے جہاں مختلف تہذیب و ثقافت کے حامل لوگ، اسلام کے بنیادی رشتے سے جڑے، انگوٹھی میں لگے نگینوں کی مانند مل کر رہتے ہیں۔ ہر صوبے کے اپنے رسوم و رواج، عادات اور رہن سہن کے طریقے ہیں۔ انسانوں کے اس مشترکہ رہن سہن اور زندگی بسر کرنے کے طور طریقوں سے تہذیب و ثقافت تشکیل پاتی ہیں۔ پاکستان میں صرف مسلمان ہی نہیں دیگر مذاہب کے لوگ بھی آباد ہیں۔ ان مذاہب کے ماننے والے اپنے اپنے تہواروں کو اپنے دینی جذبے سے مناتے ہیں اور اس ملک کی خوشیوں میں اضافہ کرتے ہیں۔ پاکستان میں منائے جانے والے مذہبی تہواروں میں عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، شب برأت، شب معراج اور یوم عاشورہ شامل ہیں۔ ہندوؤں کے مذہبی تہواروں میں دیوالی، دسہرہ، راکھی اور ہولی شامل ہیں۔ مسیحیوں کے تہواروں میں ایسٹر اور کرسمس شامل ہیں جب کہ سکھوں کے تہواروں میں بابا گرونانک کا جنم اور بیساکھی کا میلا شامل ہیں۔ پاکستان کے مشہور صوبہ پنجاب کے دارالحکومت اور پاکستان کے دل لاہور میں کافی عرصے سے ایک میلا منعقد کیا جا رہا ہے، جسے میلا مویشیاں کہتے ہیں۔ یہ میلا فروری کے آخری ہفتے میں منعقد ہوتا ہے۔

۱۔ ملکِ پاکستان کی مثال ہے:
(a) گُل دستے کی (b) باغ کی (c) چمن کی (d) شہر کی

۲۔ پاکستان میں مسلمان ربیع الاوّل کے مبارک مہینے میں تہوار مناتے ہیں:
(a) عیدالفطر کا (b) عیدالاضحیٰ کا
(c) عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا (d) یوم عاشورہ کا

۳۔ پاکستان کی حقیقی ترقی کے لیے معاون ہو سکتا ہے:
(a) اپنے مذہب پر عمل کرنا (b) اپنے مذہب کا پرچار کرنا
(c) تمام مذاہب کا احترام کرنا (d) تمام مذاہب کا خاتمہ کرنا

۴۔ سکھ مذہب کے لوگ گندم کی کٹائی کے موسم میں مناتے ہیں:
(a) گرونانک کا جنم دن (b) دسہرہ کا تہوار (c) دیوالی **(d) بیساکھی کا میلا**

۵۔ عبارت میں استعمال کیے گئے لفظ "ثقافت" کا مطلب ہے:
(a) زندگی موت **(b) رہن سہن**
(c) اچھائی بھلائی (d) لین دین

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ انسانوں کے مشترکہ رہن سہن اور زندگی بسر کرنے کے طریقوں سے تشکیل پاتی ہے:
(a) تہذیب (b) ثقافت **(c) تہذیب و ثقافت** (d) رواداری

۲۔ عیدالفطر مذہبی تہوار ہے:
(a) مسلمانوں کا (b) مسیحیوں کا (c) سکھوں کا (d) ہندوؤں کا

۳۔ ایسٹر مذہبی تہوار ہے:
(a) مسلمانوں کا **(b) مسیحیوں کا** (c) سکھوں کا (d) ہندوؤں کا

۴۔ بابا گورونانک کا جنم دن اور بیساکھی کا میلا تہوار ہیں:
(a) ہندوؤں کے (b) مسلمانوں کے **(c) سکھوں کے** (d) مسیحیوں کے

۵۔ ''عیدالفطر'' منائی جاتی ہے:
(a) یکم شوال کو (b) دس شوال کو (c) دس ذی الحجہ کو (d) نوربیع الاول کو

۶۔ ''اضحیٰ'' عربی زبان کا لفظ ہے اور اس سے مُراد ہے:
(a) عید (b) قربانی (c) خوشی (d) حج

۷۔ عیدالاضحیٰ منائی جاتی ہے:
(a) یکم ذی الحجہ کو (b) دس ذی الحجہ کو (c) پندرہ ذی الحجہ کو (d) یکم شوال کو

۸۔ مشہور مقام ''شکر پڑیاں'' واقع ہے:
(a) لاہور میں (b) ملتان میں (c) کراچی میں (d) اسلام آباد میں

۹۔ روزمرہ کے لحاظ سے درست جملہ ہے: (First Term 23)
(a) میرے ساتھ پانچ چھے مت کرو۔ (b) میرے ساتھ چار پانچ مت کرو۔
(c) میرے ساتھ تین پانچ مت کرو۔ (d) میرے ساتھ دو تین مت کرو۔

۱۰۔ روزمرہ کے درست استعمال والا جملہ ہوگا: (First Term 23)
(a) وہ ہر روز سیر کو جاتا ہے۔ (b) وہ ہر صبح سیر کو جاتا ہے۔
(c) وہ آئے روز سیر کو جاتا ہے۔ (d) وہ روزانہ سیر کو جاتا ہے۔

۱۱۔ روزمرہ کے لحاظ سے درست جملہ ہے: (First Term 23)
(a) علی آئے دن سکول سے غیر حاضر رہتا ہے۔ (b) علی آئے روز سکول سے غیر حاضر رہتا ہے۔
(c) علی اکثر سکول سے غیر حاضر رہتا ہے۔ (d) علی کئی بار سکول سے غیر حاضر رہتا ہے۔

۱۲۔ روزمرہ کے درست استعمال والا جملہ ہے: (First Term 23)
(a) شور سُن کر بچے کی آنکھ کھل گئی۔ (b) شور سُن کر بچے کی نیند کھل گئی۔
(c) شور سُن کر بچے کی ادکھ کھل گئی۔ (d) شور سُن کر بچے کی چشم کھل گئی۔

۱۳۔ درست اعراب پر مشتمل لفظ ہے: (Final Term 23)
(a) اَوْقَات (b) اِجْزَا (c) اَمْکَان (d) مَاَلِت

۱۴۔ عام بول چال والے الفاظ کے لحاظ سے درست جملہ ہے: (Final Term 23)
(a) کالی سیاہی سے مت لکھو۔ (b) ان الفاظ کی درستی کریں۔
(c) پولیس نے مجرم کے خلاف کارروائی کی۔ (d) تم تو ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتے۔

۱۵۔ تانیث کے اصول کے مطابق درست جملہ ہے: (Final Term 23)
(a) تعلیم انسان کو شائستگی اور ادب سکھاتی ہے۔ (b) مینارِ پاکستان منٹو پارک میں تعمیر کی گئی۔
(c) سکول موسمِ گرما کی چھٹیوں کے بعد کھلی ہے۔ (d) آج تا اُبھ میں صبح سے بادل گرج رہی ہے۔

۱۶۔ جمع الجمع کی مثال ہے: (Final Term 23)
(a) حاضرین (b) القابات (c) مساجد (d) احسانات

۱۷۔ ''ماہتاب پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔'' لفظ ''ماہتاب'' کا مترادف ہے: (Final Term 23)
(a) سورج (b) چاند (c) ستارہ (d) سیارہ

۱۸۔ عام بول چال والے الفاظ کے لحاظ سے درست جملہ ہے: (Final Term 23)
(a) حامد روزانہ باقاعدگی سے ورزش کرتا ہے۔ (b) ماں روزانہ علی کو با ناشتا بنا کر دیتی ہے۔
(c) یہ ماہِ رمضان کا مقدس مہینا ہے۔ (d) نوید اپنی جماعت کا ایک ذہین بچہ ہے۔

۱۹۔ جمع الجمع کی مثال ہے: (Final Term 23)
(a) فاتح (b) مفتوح (c) فتوحات (d) فاتحین

۲۰۔ روزمرہ کے لحاظ سے درست جملہ ہے: (First Term 24)
(a) پچاس روپے کی دہی لا دو۔ (b) میری قلم ٹوٹ گئی ہے۔
(c) یہ عمارت بہت بلند ہے۔ (d) وہ روز بروز کم زور ہو رہا ہے۔

سبق نمبر 11

اِک ریل کے سفر کی تصویر کھینچتا ہوں

خلاصہ اس نظم میں شاعر نے مزاحیہ انداز میں ریل کے سفر کے دوران مسافروں کو پیش آنے والی مشکلات کو بیان کیا ہے۔ شاعر مزاحیہ انداز میں مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے مسافر! تیری قسمت میں ریل کے تیسرے درجے کے ڈبے میں ہی سفر کرنا لکھا جا چکا ہے کیوں کہ تیسرے درجے کا ڈبا غریبوں کے لیے مختص ہوتا ہے۔ لہٰذا تو یہ نہ دیکھ کہ اس میں کتنے لوگ سوار ہیں یا کتنی بھیڑ ہے تو بس اس میں سوار ہو جا کیوں کہ اسی کے ذریعے تو اپنی منزل تک پہنچ سکتا ہے۔ اس کا منظر بھی کچھ یوں دکھائی دیتا ہے کہ کوئی مورچا بندوں کو پکار رہا دکھائی دیتا ہے تو کوئی اپنے سر پر رکھا ہوا گٹھرا بنا ارد گرد دیکھے دوسروں کو مارتا ہوا چلتا جا رہا ہے اور ریل میں تو اس قدر بھیڑ دکھائی دیتی ہے کہ جو شخص سکھر اُترنا چاہتا ہو وہ بھیڑ کے باعث اصفہان پہنچے گا، کیوں کہ لوگ اپنے ساتھ گھر کا سامان، کھیت کے گنے، چار پائی اور آتش دان جیسی چیزیں بھی ریل کے ڈبے میں لے کر آئے ہیں۔ گویا یوں معلوم ہوتا ہے کہ سامان کی آپس میں لڑائی ہو رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسافروں کو ریل گاڑی کے سفر میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مرکزی خیال ریل کے سفر کے دوران مسافروں کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کیوں کہ لوگ اپنے ساتھ کثیر تعداد میں سامان لے آتے ہیں۔ لیکن مسافروں کو ضرورت سے زیادہ سامان نہیں لانا چاہیے چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے میں ہی بہتری ہوتی ہے۔ کسی چیز پر اس کی استطاعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہیے۔

اشعار کی تشریح

شعر۱:
اسی میں ملتِ بیضا سما جا، کود جا، بھر جا!
تری قسمت میں لکھا جا چکا ہے تیسرا درجہ

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ملتِ بیضا	روشن ملت، مسلمان	قسمت	نصیب

تشریح اس شعر میں شاعر نہایت مزاحیہ انداز میں ریل کے سفر کے دوران پیش آنے والے مناظر کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ریل کے ہر ڈبے میں لوگوں کی اس قدر بھیڑ ہوتی ہے کہ آرام سے بیٹھنا محال ہو جاتا ہے اور پھر ہر جگہ سے بچوں کے رونے کی آوازیں، ریل گاڑی کی آواز اور مزید شور بھی بلند ہوتے ہیں جو اس سفر کو مزید مشکل بنا دیتے ہیں۔
اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اے مسافر! اس ریل گاڑی کے ڈبے میں گھس جا اور اس کا حصہ بن جا کیوں کہ تجھے اسی ڈبے میں سفر کرنا ہے۔ شاعر مسافر سے کہتا ہے کہ اے مسافر! تیری قسمت میں یہ لکھا جا چکا ہے کہ تو ریل گاڑی کے تیسرے درجے کے ڈبے میں سفر کرے کیوں کہ پہلے درجے کا ڈبا تو خاص قسم کے لوگوں کے لیے مختص ہوتا ہے۔

شعر۲:
نہ گنجائش کو دیکھ اس میں نہ تُو مردم شماری کر
لنگوٹی کس خُدا کا نام لے، گھس جا، سواری کر

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گنجائش	وسعت، بچت، سمانے کی جگہ	مردم شماری	آدمیوں کو گننا	لنگوٹی کسنا	تیار ہو جانا، ہشیار ہو جانا

تشریح اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ ریل گاڑی میں بہت زیادہ بھیڑ ہوتی ہے۔ وہاں لوگ ایک دوسرے کو دھکے دے رہے ہوتے ہیں۔ جب ریل کے سفر کے لیے جائیں تو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ آپ گاڑی میں سوار لوگوں کو نہ دیکھیں کہ وہ تعداد میں کتنے ہیں۔ وہاں بیٹھنے کے لیے جگہ بھی ہے یا نہیں، بس اللہ کا نام لے کر تیار ہو کر آپ بھی گاڑی میں گھس جائیں۔ اگر آپ نے قطار بنا کر سوار ہونے کی کوشش کی تو آپ اس میں سوار ہونے سے رہ جائیں گے۔ اس شعر میں شاعر نے مزاحیہ انداز میں گاڑی میں سوار ہونے کی کیفیت بیان کی ہے۔

شعر۳:
وہ کھڑکی سے کسی نے مورچا بندوں کو للکارا
پھر اپنے سر کا گٹھرا دوسروں کے سر پہ دے مارا

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مورچا بند	مورچے پر رہنے یا لڑنے والی فوج	للکارا	نعرہ لگانا، دھمکانا، سخت آواز جس سے رعب و دہشت طاری ہو

تشریح اس شعر میں شاعر مزاحیہ انداز میں ریل گاڑی میں سوار ہونے کے منظر کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جیسے ہی گاڑی سٹیشن پر آ کر رُکی تو مسافر نے کھڑکی میں سے اندر موجود لوگوں کو نعرہ لگایا کہ میں بھی تمھارے ساتھ سوار ہونے کے لیے آ رہا ہوں۔ اس نے اپنے سامان کی بھری گٹھری کھڑکی سے اندر پھینک دی اور وہ اس طرح اندر پھینکی کہ وہ اندر سوار لوگوں کے سر پر جا کر گری۔ اس نے دیکھا کہ دروازے پر لوگوں کی بھیڑ زیادہ ہے اس لیے اس نے کھڑکی کے راستے اپنا سامان اندر پھینکا جو لوگوں کے سر پر جا گرا۔

شعر۴:
کسی نے دوسری کھڑکی سے جب دیکھا یہ نظّارا
زمیں پر آ رہا دھم سے کوئی تاجِ سرِ دارا

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نظّارا	نظر ڈالنا، منظر	تاجِ سرِ دارا	دارا کے سر کا تاج، ''دارا'' ایران کا عظیم بادشاہ گزرا ہے
دھم سے	زور کی آواز، یکا یک، فوراً		

تشریح اس شعر میں شاعر نے بڑے دل چسپ انداز میں ریل گاڑی میں سوار مسافر کے سر سے سامان گرنے کا منظر پیش کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جب کسی مسافر نے اپنے سر کا گٹھرا دوسروں کے سر پہ مارا تو دوسری کھڑکی سے مسافر اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔ سامان اس طرح گرا تھا کہ جیسے دارا بادشاہ کا نہایت قیمتی تاج زوردار آواز سے زمین پر آ گرا ہو۔ یعنی سامان گرنے کی آواز بہت زیادہ تھی۔

شعر۵:
اگر یہ ریلوے کا سلسلہ ایران جا پہنچے
تو سکھر پر اُترتا شخص اصفہان جا پہنچے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سلسلہ	قطار، تعلق، واسطہ	اصفہان	ایران کا ایک شہر

تشریح اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ ریل گاڑی میں اس قدر بھیڑ ہوتی ہے کہ اگر ریل گاڑی ایران تک جاری ہو تو جس شخص کو سکھر اُترنا تھا وہ رش کے باعث اُتر ہی نہیں پائے گا یعنی رش کی وجہ سے اُسے اُترنے کی جگہ بھی نہیں ملے گی اور وہ اُترنے کی کوشش میں اصفہان جا اُترے گا اور اُس کے اُترنے کا سٹیشن بہت پیچھے گزر چکا ہوگا۔

شعر۶:
یہ سارے کھیت کے گنّے کٹا لایا ہے ڈبّے میں
وہ گھر کی چارپائی تک اُٹھا لایا ہے ڈبّے میں

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کھیت	فصل اُگانے کی جگہ، سرسبز میدان	چارپائی	چھوٹا پلنگ

تشریح اس شعر میں شاعر بڑے دل چسپ انداز سے ریل گاڑی میں سوار ہونے والے افراد کے سامان کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مسافر دورانِ سفر بہت زیادہ سامان لاتے ہیں۔ اس سامان میں بہت سی چیزیں اہمیت کی حامل نہیں ہوتیں یعنی اس کے سفر کے لیے ضروری نہیں ہوتیں۔ ایک مسافر اپنے ساتھ ریل میں بہت سارے گنّے لے آیا ہے۔ وہ ان گنوں کو دوسری جگہ لے کر جانا چاہتا ہے اور کوئی مسافر اپنے سامان میں گھر کی چار پائی تک لے آیا ہے۔ مسافروں کا یہ سامان رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔ جس سے دوسرے لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

شعر۷:
گھڑے حقے بمعہ مینار، آتش دان تو دیکھو!
یہ قومِ بے سرو سامان کا سامان تو دیکھو

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بمعہ	ساتھ، ہمراہ	آتش دان	آگ جلانے کی جگہ، جس میں آگ جلائی جائے
بے سروسامان	مجبور، لاچار، بے یار و مددگار		

تشریح اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ لوگ اپنے ساتھ حقے اور آتش دان تک ریل گاڑی میں لے کر آتے ہیں۔ سیّد ضمیر کی شاعری طنز و مزاح کا حسین امتزاج ہے اور وہ یہاں طنزیہ انداز اپناتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ قوم جو خود کو بے سروسامان کہتی ہے، ان کا سامان دیکھو کہ یہ ریل گاڑی میں کیا کیا اپنے ساتھ لیے پھرتے ہیں۔

شعر۸:
وہ اک رسّی میں پورا لاؤ لشکر باندھ لائے ہیں
یہ بستر میں ہزاروں تیر، نشتر باندھ لائے ہیں

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لاؤ لشکر	فوج اور اُس کا ساز و سامان	نشتر	چیرنے کا آلہ

تشریح اس شعر میں مسافروں کے سامان کو مزاحیہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ لوگ ریل گاڑی میں اپنے سامان کو ایک ہی رسی سے باندھ کر لے آتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ فوجی محاذ پر لڑنے جا رہے ہیں یعنی ان کا سامان بہت زیادہ ہے۔ مسافر اپنے سامان کے بستر میں بہت سی ایسی چیزیں باندھ لائے ہیں جو تیروں اور تیز چاقو کی طرح ہیں جو لوگوں کو زخمی کر رہے ہیں۔ مسافر ریل گاڑی میں سفر کے لیے بے تحاشا سامان لے آتے ہیں جن سے دوسرے مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

شعر۹:
صراحی سے گھڑا، روٹی سے دسترخوان لڑتا ہے
مسافر خود نہیں لڑتا مگر سامان لڑتا ہے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صراحی	پانی رکھنے کا برتن	دسترخوان	کھانا کھانے کی چادر یا کپڑا

تشریح اس شعر میں شاعر مزاحیہ انداز میں مسافروں کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مسافروں کے زیادہ سامان کی وجہ سے ان کی آپس میں لڑائی ہو جاتی ہے۔ لوگ ایک دوسرے سے خود نہیں لڑتے بلکہ ان کی متعلقہ چیزیں لڑائی کرتی ہیں جیسے گھڑا اور صراحی۔ یہ دونوں برتن پانی کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور روٹی اور دسترخوان کا باہمی تعلق ہے۔ یہی چیزیں جب بھیڑ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے سے ٹکراتی ہیں تو باہمی لڑائی کا باعث بنتی ہے۔ بھیڑ زیادہ ہونے کی وجہ سے پتا ہی نہیں چلتا کہ کون کس سے لڑ رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ ایک مسافر دوسرے مسافر سے نہیں لڑتا بلکہ ان کا سامان ان کے درمیان لڑائی کرانے کا سبب بنتا ہے۔

حلِ مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(ا) ریل گاڑی کے ڈبوں کے کتنے درجے ہوتے ہیں؟ نام بتائیے۔

جواب: ریل گاڑی کے ڈبوں کے تین درجے ہوتے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:

1- پہلا درجہ ، 2- دوسرا درجہ ، 3- تیسرا درجہ

(ب) پاکستان کا سب سے بڑا ریلوے سٹیشن کہاں واقع ہے؟

جواب: پاکستان کا سب سے بڑا ریلوے سٹیشن لاہور میں واقع ہے۔

(ج) ریل گاڑی کے تیسرے درجے کا ڈبا کن لوگوں کے لیے مختص ہوتا ہے؟

جواب: ریل گاڑی کے تیسرے درجے کا ڈبا غریب لوگوں کے لیے مختص ہوتا ہے۔

(د) شاعر نے ملتِ بیضا کس کو کہا ہے؟

جواب: شاعر نے ملتِ بیضا مسلمانوں یعنی مسافروں کو کہا ہے۔

(ہ) لوگ ریل گاڑی سے سفر کرنا کیوں پسند کرتے ہیں؟

جواب: لوگ ریل گاڑی سے سفر کرنا اس لیے پسند کرتے ہیں کیوں کہ ریل گاڑی کا سفر بہت دل چسپ اور آرام دہ ہوتا ہے۔ ریل گاڑی میں لوگ بہت سا سامان بھی اپنے ساتھ آسانی سے لے جا سکتے ہیں۔

(و) مورچابند ٹرین کے مسافروں کی کس طرح مدد کرتے ہیں؟

جواب: مورچابند جو پہلے سے ٹرین میں موجود ہوتے ہیں وہ نئے سوار ہونے والے مسافروں کا سامان پکڑنے میں مدد کرتے ہیں۔

۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(ا) ریل گاڑیوں اور جہازوں کے سفر کو ماحول دوست بھی کہا جاتا ہے، کیوں؟ وجہ بیان کریں۔

جواب: ریل گاڑیوں اور جہازوں کے سفر کو ماحول دوست اس لیے کہا جاتا ہے کیوں کہ یہ دونوں چیزیں فضائی آلودگی کا سبب نہیں بنتیں، کیوں کہ وہ لوگ جو جہازوں اور ریل گاڑیوں میں سفر کرتے ہیں اگر وہ تمام لوگ اپنی اپنی گاڑیوں میں سفر کرنے کو ترجیح دینے لگیں تو ایسے میں گاڑیوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا اور گاڑیوں کے انجن سے نکلنے والا دھواں ماحول میں آلودگی پھیلانے کا باعث بنے گا۔ لہٰذا ماحول کو صاف ستھرا اور آلودگی سے پاک رکھنے کے لیے ریل گاڑی اور جہاز میں سفر کرنے کو ہی ترجیح دینی چاہیے۔ اس طرح ماحول بھی صاف ستھرا رہے گا اور فضائی آلودگی میں بھی کمی ہوگی۔

(ب) مزاح کے حوالے سے اس نظم کی خوبیاں اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

جواب: اس نظم میں ریلوے سٹیشن پر پیش آنے والے حالات و واقعات کو بڑی خوب صورتی کے ساتھ مزاحیہ انداز میں بیان کیا ہے۔ الفاظ کا چناؤ موقع محل کی مناسبت سے کیا گیا ہے۔ اسلوبِ بیان میں روانی ہے۔ سٹیشن کے حالات کی تصویر کشی کا نقشہ بھی نہایت مزاحیہ انداز میں کھینچا ہے کہ جب ریلوے سٹیشن پر مسافر اپنے گھر کا سامان جیسے کہ کھیت کے گنے، گھر کی چارپائی، آتش دان، گھر کے بستر، صراحی، گھڑا غرض کہ گھر کی ہر شے اگر اپنے ساتھ اٹھا لائیں گے تو پھر اس ہجوم کی وجہ سے مسافروں کا سامان بھی ایک دوسرے سے ٹکرائے گا۔ جس کے باعث مسافروں کے بجائے سامان کی آپس میں لڑائی ہوتی ہوئی دکھائی دے گی اور ایسے میں اگر غلطی سے کسی کا سامان ٹوٹ جائے تو لڑائی جھگڑے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اگر کسی نے سکھر اترنا ہو تو ہجوم کے باعث وہ شخص اصفہان جا پہنچے گا۔ نظم میں ایک جگہ غیر معمولی طور پر جھلک بھی دکھائی دے گی۔ جہاں ہماری قوم کی غربت کا ذکر کیا گیا ہے کہنے کو ہماری قوم غربت کی چکی میں پس رہی ہے لیکن سٹیشن پر مسافروں کا سامان دیکھ کر ایسا دکھائی نہیں دیتا۔

(ج) آپ کو یہ نظم کیسی لگی؟ کیا اس کا حقیقی زندگی سے کوئی تعلق ہے؟

جواب: مجھے یہ نظم بہت اچھی لگی ہے۔ جی ہاں! اس کا حقیقی زندگی سے بہت گہرا تعلق ہے۔ یہ نظم حقیقت پر مبنی ہے جسے مزاحیہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

(د) نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: نظم کے شروع میں دیکھیے۔

۳۔ متن کے مطابق دُرست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) تیری قسمت میں لکھا جا چکا ہے:

(i) پہلا درجہ (ii) دوسرا درجہ **(iii) تیسرا درجہ** ✓ (iv) چوتھا درجہ

(ب) کھڑکی سے کسی نے للکارا:

(i) اپنے دوستوں کو (ii) قلی کو **(iii) مورچابندوں کو** ✓ (iv) بھائیوں کو

(ج) سکھر پہ اترنا مخص جا پہنچے:

(i) ایران (ii) افغانستان (iii) تاجکستان **(iv) اصفہان** ✓

(د) وہ گھر کی اٹھا لایا ہے:

(i) انگیٹھی تک **(ii) چارپائی تک** ✓ (iii) برتن تک (iv) کھڑکی تک

(ہ) صراحی سے گھڑا روٹی سے لڑتا ہے:

(i) ہنڈہ **(ii) دسترخوان** ✓ (iii) بچہ (iv) سالن

۴۔ ریل کے سفر پر جوش ملیح آبادی کی نظم "ریل کا سفر" انٹرنیٹ سے پڑھیے اور اس کے اہم نکات اور خوبیاں کمرہ جماعت میں بیان کیجیے۔

جواب: عملی کام

۵۔ درج ذیل ضرب الامثال کے مفاہیم واضح کریں۔

ضرب الامثال	مفہوم
(i) کاٹو تو بدن میں لہو نہیں	خوف یا صدمے سے ہکا بکا رہ جانا۔
(ii) گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے	راز دار کی دشمنی بڑا نقصان پہنچاتی ہے۔
(iii) گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جانا	امیروں کے ساتھ غریبوں کی شامت آ جاتی ہے۔
(iv) ہمتِ مرداں، مددِ خدا	کام میں کوشش شرط ہے، اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرتا ہے۔
(v) صبح کا پیالہ، اکسیر کا نوالہ	صبح کو تھوڑا سا کھا لینا بہت مفید ہوتا ہے۔

۶۔ ان ضرب الامثال کو رکھتے ہوئے ایسے سادہ جملوں میں استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

ضرب الامثال	جملے
اونچی دکان پھیکا پکوان	اس دکان کی مٹھائیوں کی مثال تو ایسی ہے اونچی دکان پھیکا پکوان۔
آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا	پہلے اپنی گاڑی خراب ہو گئی اسے ٹھیک کرنے میں وقت لگا اور پھر جب گاڑی اسٹارٹ ہوئی تو ٹریفک میں پھنس گئے یعنی آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔
دور کے ڈھول سہانے	بہتر مستقبل کی خواہش ہر انسان کی ہوتی ہے لیکن بیرونِ ملک جا کر یہ کن مشکلات میں گرفتار ہوتے ہیں اس کا اندازہ انھیں وہاں جا کر ہوتا ہے کہ واقعی دور کے ڈھول سہانے۔
سانچ کو آنچ نہیں	ایمان داری کا راستہ اختیار کرنے والوں کو مشکلات اور تکالیف کا سامنا ضرور کرنا پڑتا ہے لیکن آخر میں جیت ہمیشہ سچائی اور ایمان داری کی ہوتی ہے کیوں کہ سانچ کو آنچ نہیں۔
نکی اور پوچھ پوچھ	ایک بار پھر شراب پر پابندی کا مسئلہ موضوعِ بحث بن گیا ہے گویا نکی اور پوچھ پوچھ۔

۷۔ ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
مردم شماری	ہمارے ملک میں ہر دس سال بعد مردم شماری کی جاتی ہے۔
ملتِ بیضا	اے خالق اکبر کریم الرحیم ہم سب نے بسبِ عمر کے دینِ اسلام ملتِ بیضا اختیار کیا ہے۔
بے سروسامان	سیلاب زدگان بے سروسامان کھلے آسمان کے نیچے بیٹھے تھے۔
آتش دان	سردی لگنے کی وجہ سے دادی اماں آتش دان کے قریب بیٹھ گئیں۔
نظارا	بارش کے بعد قوسِ قزح کا نظارا قابلِ دید تھا۔

۸۔ درج ذیل اشعار کی تشریح کریں اور حوالۂ اشعار بھی تحریر کریں۔

وہ کھڑکی سے کسی نے مورچابندوں کو للکارا
پھر اپنے سر کا گھڑا دوسروں کے سر پہ دے مارا
کسی نے دوسری کھڑکی سے جب دیکھا یہ نظارا
زمیں پر آ رہا دم سے کوئی تاجِ سرِ دارا

جواب: شعر ۳ اور شعر ۴ کی تشریح دیکھیے۔

۹۔ اس نظم میں ریل کے تیسرے درجے کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے، وہ اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

جواب: شاعر بیان کرتا ہے کہ ریل کے تیسرے درجے میں گنجائش سے کہیں زیادہ مسافر سوار تھے مسافر ریل کے ڈبے میں کھیت کے گنے، چارپائی اور آتش دان تک اُٹھا لائے تھے۔ ریل کے ڈبے میں ہر طرف سامان ہی سامان نظر آ رہا تھا۔ ریل کے ڈبے میں اتنا رش تھا کہ جس شخص نے سکھر اترنا تھا وہ رش کے باعث اصفہان جا کر اُترے گا۔ مسافروں کی آپس میں لڑائی نہیں ہوئی مگر سامان کی وجہ سے آپس میں لڑائی ہو گئی۔ ایسے لگتا ہے کہ مسافر ایک رسی میں پورا لاؤ لشکر باندھ لائے ہیں اور بستر میں ہزاروں تیر، نشتر باندھ لائے ہیں جو دوسرے مسافروں کو لگ رہے ہیں۔ ویسے یہ قوم بے سروسامان ہے یعنی اس کے پاس کچھ سامان نہیں قوم غریب ہے مگر ریل کے ڈبے میں تو آ کر دیکھو سامان ہی سامان ہے۔

سوچیں اور بتائیں

- پاکستان کا سب سے بڑا ریلوے سٹیشن کہاں ہے؟

جواب: پاکستان کا سب سے بڑا ریلوے سٹیشن لاہور میں ہے۔

- ریل گاڑی کا پہلے اور تیسرے درجے کا ڈبا کن لوگوں کے لیے مختص ہوتا ہے؟

جواب: ریل گاڑی کے پہلے درجے کا ڈبا امیر طبقے یعنی خاص قسم کے لوگوں کے لیے جب کہ تیسرے درجے کا ڈبا غریب اور نچلے طبقے کے لوگوں کے لیے مختص ہوتا ہے۔

- ریل گاڑیوں اور جہازوں کے سفر کو ماحول دوست کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: ریل گاڑیوں اور جہازوں کے سفر کو ماحول دوست اس لیے کہا جاتا ہے کیوں کہ یہ دونوں چیزیں فضائی آلودگی کا سبب نہیں بنتیں۔

سمجھیں اور بتائیں

- "لنگوٹی کس" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "لنگوٹی کس" سے مراد کسی کام کے لیے تیار ہونا ہے۔

- "تاجِ سرِ دارا" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "تاجِ سرِ دارا" سے مراد دارا کے سر کا تاج ہے۔ "دارا" ایران کا عظیم بادشاہ گزرا ہے۔ یہ تاج ایک اعزاز تھا۔ اس تاج پر بیش قیمت اور اعلیٰ قسم کے نایاب ہیرے اور جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ یہاں مسافر کے سامان کو تاجِ سرِ دارا کہا گیا ہے۔

- "سکھر پہ اترنا مخص اصفہان جا پہنچے" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "سکھر پہ اترنا مخص اصفہان جا پہنچے" سے مراد یہ ہے کہ ریل گاڑی میں بھیڑ کے باعث راستہ نہ ملنے کی وجہ سے کوئی بھی شخص اپنی منزل پر اترنے کی بجائے کہیں آگے جا پہنچے گا۔ اگر کسی کو سکھر پر اترنا تھا تو وہ بھیڑ کی وجہ سے اصفہان جا کے اترے گا۔

- "قوم بے سروسامان کا سامان تو دیکھو" کا کیا مطلب ہے؟

جواب: "قوم بے سروسامان کا سامان تو دیکھو" کا مطلب یہ ہے کہ وہ قوم جو خود کو غریب سمجھتی ہے وہ سفر میں اپنے ساتھ بہت زیادہ سامان لے کر جاتی ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے زیرِ اہتمام امتحانات (قسمت آزمائیں اور سالانہ)
کے مطابق پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ اشعار پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

اگر یہ ریلوے کا سلسلہ ایران جا پہنچے
تو سکھر پر اترنا مخص اصفہان جا پہنچے
یہ سارے کھیت کے گنے کٹا لایا ہے ڈبے میں
وہ گھر کی چارپائی تک اُٹھا لایا ہے ڈبے میں
گھڑے حقے بمعہ مینار، آتش دان تو دیکھو!
یہ قومِ بے سروسامان کا سامان تو دیکھو

۱۔ اگر یہ ریلوے کا سلسلہ جا پہنچے:

(a) ایران ✓ (b) عراق (c) افغانستان (d) اصفہان

۲۔ یہ سارے کھیت کے ______ کٹا لایا ہے ڈبے میں۔

(a) آلو (b) پیاز (c) ٹماٹر **(d) گنے** ✓

۳۔ گھڑے حقے بمعہ مینار ______ تو دیکھو!

(a) آتش دان ✓ (b) صراحی (c) چارپائی (d) سامان

۴۔ لفظ "گنے" قواعد کی رُو سے ہے:

(a) واحد **(b) جمع** ✓ (c) مذکر (d) مؤنث

۵۔ "ایران" قواعد کی رُو سے ہے:

(a) اسم معرفہ ✓ (b) اسم نکرہ (c) اسم جامد (d) اسم مشتق

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ نہ گنجائش کو دیکھو اس میں نہ ٹھو:

(a) سوچ (b) واپس جا **(c)** مردم شماری کر (d) سواری کر

۲۔ پھر اپنے سر کا ٹکرا اوڑے مارا:

(a) زمین پر (b) دیوار میں

(c) ریل گاڑی میں **(d)** دوسروں کے سر پہ

۳۔ کسی نے دوسری کھڑکی سے جب دیکھا یہ:

(a) منظر **(b)** نظارا (c) حال (d) سامان

۴۔ ہزاروں تیر، نشتر باندھ لائے ہیں:

(a) کپڑے میں **(b)** بستر میں (c) رضائی میں (d) رسّی میں

۵۔ اک رسّی میں پورا لاؤ لشکر باندھ لایا ہے:

(a) مسافر (b) کسان (c) شاعر (d) مزدور

۶۔ مسافروں سے کون لڑتا ہے؟

(a) دوسرا مسافر (b) سور چابند (c) بھکاری **(d)** مسافر کا سامان

۷۔ "اگر زندگی نے وفا کی تو کہیں نہ کہیں ملاقات ہو جائے گی۔" کے لیے ضرب المثل بولی جاتی ہے: (First Term 23)

(a) مان نہ مان، میں تیرا مہمان (b) ایک پنتھ دو کاج

(c) یار زندہ صحبت باقی (d) ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

۸۔ "جب کسی کا سب کچھ لٹ جائے مگر پھر بھی اس کا تکبر کم نہ ہو۔" تو ایسے شخص کے لیے بولی جانے والی درست ضرب المثل ہوگی: (First Term 23)

(a) الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے **(b)** رسّی جل گئی مگر بل نہ گیا

(c) جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں (d) نیکی کر دریا میں ڈال

۹۔ "جب انسان خود ہی کسی مصیبت کو دعوت دیتا ہے۔" تو ایسے موقع پر بولی جانے والی ضرب المثل ہے: (First Term 24)

(a) آ بیل مجھے مار (b) اُونچی دکان پھیکا پکوان

(c) ایک انار سو بیمار (d) آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا

۱۰۔ "جب کوئی کام بہت مشکل نظر آ رہا ہو۔" ایسے موقع پر بولی جانے والی ضرب المثل ہوگی: (First Term 24)

(a) رات گئی بات گئی (b) جس کا کام اُسی کو ساجھے

(c) ٹیڑھی کھیر (d) رائی کا پہاڑ بنانا

سبق نمبر ۱۲

ہاکی

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مقولہ	کسی دانا کا قول	ضامن	ضمانت دینے والا شخص
توانا	طاقت ور، صحت مند، مضبوط	حصول	حاصل، فائدہ
چاق و چوبند	چست، پھرتیلا	چُست	چالاک، پھرتیلا، تیز، ہوشیار
دلیر	جرأت مند، بے خوف	سبک رفتار	تیز چلنے والا، تیز رو
مقبول	قبول کیا ہوا، پسند کیا گیا	وثوق	اعتماد، بھروسا
جدید	نیا	مابین	درمیان
نصف	آدھا	صفِ اوّل	ممتاز مقام، اعلیٰ درجہ
اوائل	شروع، آغاز	نام ور	مشہور
درکار	ضروری، مطلوب	سرپرستی کرنا	نگہبانی کرنا، حمایت کرنا
عروج	اُوپر چڑھنا، بلندی، ترقی	زوال	ترقی یا عروج کے کم ہونے یا ختم ہونے کی کیفیت، تنزل
مشاہدہ کرنا	دیکھنا		
گراؤنڈ	میدان	فاتح	جیتنے والا

خلاصہ مشہور مقولہ ہے صحت مند جسم ہی صحت مند دماغ کا ضامن ہے۔ عام افراد کی نسبت کھلاڑی زیادہ صحت مند، پھرتیلے اور چاق و چوبند ہوتے ہیں۔ ہاکی کھلاڑیوں کو چست، توانا، دلیر اور سبک رفتار بنانے والے کھیلوں میں سرفہرست ہے۔ یہ ہمارا قومی کھیل ہے۔ ہاکی دنیا کا مقبول کھیل ہے۔ دنیا میں اس وقت دو طرح کی ہاکی کھیلی جاتی ہے۔ ایک گراؤنڈ میں جسے "فیلڈ ہاکی" کہتے ہیں جب کہ دوسری برف پر جس کو "آئس ہاکی" کہتے ہیں۔ آئس ہاکی سرد ممالک میں کھیلی جاتی ہے۔ ہاکی سے ملتا جلتا کھیل قدیم مصر اور ایران میں کھیلا جاتا تھا جب کہ جدید ہاکی کا آغاز برطانیہ سے ہوا۔ لیکن اب سو سے زائد ممالک میں کھیلا جاتا ہے۔

ہاکی کا کھیل ٹیم کی صورت میں کھیلا جاتا ہے جس میں گیارہ کھلاڑی ہوتے ہیں۔ ایک گول کیپر اور دس کھلاڑی۔ صرف گول کیپر گیند کو چھو سکتا ہے باقی کھلاڑی صرف سٹک سے ہی گیند کو چھو سکتے ہیں۔ ہاکی کا میدان مستطیل شکل کا ہوتا ہے جس کی لمبائی ۱۰۰ گز (۹۱.۴ میٹر) اور چوڑائی ۶۰ گز (۵۵ میٹر) ہوتی ہے۔ گول پوسٹ کی اونچائی ۷ فٹ (۲.۱۴ میٹر) اور چوڑائی ۱۲ فٹ (۳.۶۶ میٹر) ہوتی ہے۔ گراؤنڈ کے دونوں اطراف گول پوسٹ سے ۲۵ گز (۲۳ میٹر) کی دوری پر لائنیں لگائی جاتی ہیں۔ گول پوسٹ ۱۴.۶۳ میٹر کی دوری پر نصف دائرہ بنا ہوتا ہے۔ جسے شوٹنگ سرکل (Shooting circle) کہتے ہیں۔ گول پوسٹ کے سامنے ۶.۴۷ میٹر کی دوری پر نشان لگایا جاتا ہے۔ جسے پینالٹی سپاٹ (Penalty Spot) کہتے ہیں۔ ہاکی کی لمبائی ۸۰ سے ۹۵ سینٹی میٹر (۳۱ سے ۳۸ انچ) ہوتی ہے۔ ہاکی لکڑی، فائبر گلاس یا کاربن گلاس سے بھی بنائی جاتی ہے۔ پہلے ہاکی گھاس کے میدان میں کھیلی جاتی تھی لیکن اب مصنوعی گھاس یا مصنوعی ریشے سے بنی ٹرف پر میچ کھیلے جاتے ہیں۔ اسے آسٹرو ٹرف یا پولی ٹرف بھی کہتے ہیں۔ جدید اولمپک مقابلوں کا آغاز ۱۸۹۶ء میں ہوا۔ ۱۹۰۸ء میں ہاکی کو اولمپک مقابلوں میں شامل کیا گیا جس کی فاتح ٹیم برطانیہ تھی۔ ۱۹۶۰ء تک دنیا میں ہونے والے اولمپک مقابلوں کی فاتح ٹیمیں پاکستان اور ہندوستان تھیں۔ پاکستان اب تک اولمپک مقابلوں میں تین مرتبہ سونے کا تمغا (گولڈ میڈل) اور ۲ مرتبہ کانسی کا تمغا (برونز میڈل) حاصل کر چکا ہے۔ پاکستان نے ۱۹۷۱ء، ۱۹۷۸ء، ۱۹۸۲ء اور ۱۹۹۴ء کے ہاکی کے ورلڈ کپ جیتے ہیں۔ پاکستان کے نام ور ہاکی کھلاڑیوں میں سمیع اللہ، کلیم اللہ، حسن سردار، شہناز شیخ، منیر ڈار، عاطف حیدری، نصیر بندہ، شہباز احمد اور اختر رسول وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستانی ہاکی کو وقت کے ساتھ ساتھ زوال آتا گیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ کھلاڑی اپنی محنت اور حکومت کی سرپرستی میں ہاکی کو پاکستان میں اس کا کھویا ہوا مقام دلائیں، کیوں کہ یہ ہمارا قومی کھیل ہے۔

حلِ مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(ا) کھیل کیوں اہم ہوتے ہیں؟

جواب: کھیل صحت مند زندگی کے حصول کے لیے نہایت ضروری ہے۔ کھیلوں سے صحت بہتر ہوتی ہے۔ کھیل صرف تفریح کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ جسم کو چاق و چوبند اور صحت مند بنانے کا بھی ذریعہ ہیں۔ کھیلنے سے دماغ تر و تازہ ہوتا ہے اور کھیل انسان کے اندر چھپی ہوئی قائدانہ صلاحیتوں کو اُبھارنے میں بھی کردار ادا کرتے ہیں۔ کھیل ہمیں اصولوں کی پابندی، قوت برداشت اور مقابلہ کرنا سکھاتے ہیں۔

(ب) بہترین دماغ کے لیے کیا ضروری ہے؟

جواب: بہترین دماغ کے لیے صحت مند جسم ضروری ہے۔ صحت مند جسم سے ہماری دماغی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور ذہنی قابلیت بھی اُبھرتی ہے۔

(ج) عالمی سطح پر ہاکی کی ٹیم میں کتنے کھلاڑی ہوتے ہیں؟

جواب: عالمی سطح پر ہاکی کی ٹیم میں گیارہ کھلاڑی ہوتے ہیں۔

(د) دنیا میں کھیلی جانے والی ہاکی کی معروف اقسام کے نام بتائیں۔

جواب: دُنیا میں دو اقسام کی ہاکی کھیلی جاتی ہے:

(i) ہاکی یا فیلڈ ہاکی (ii) آئس ہاکی

(ہ) ہاکی کس طرح کے میدان میں کھیلی جاتی ہے؟

جواب: ہاکی آسٹرو ٹرف یا پولی ٹرف کے میدان اور آئس میدان میں کھیلی جاتی ہے۔

(و) پاکستان نے ہاکی کے مقابلوں میں کون کون سے اعزازات حاصل کیے؟

جواب: پاکستان نے ہاکی کے مقابلوں میں تین مرتبہ سونے کا تمغا (گولڈ میڈل) اور دو مرتبہ کانسی کا تمغا (برونز میڈل) حاصل کیا۔

۲۔ سبق کے مطابق درست جُملے کے سامنے (✓) اور غلط جُملے کے سامنے (✗) کا نشان لگایئے۔

(ا) کھلاڑی عام افراد کی نسبت زیادہ صحت مند ہوتے ہیں۔	✓
(ب) گراؤنڈ میں کھیلی جانے والی ہاکی، آئس ہاکی کہلاتی ہے۔	✗
(ج) ہاکی کا کھیل چند ممالک میں کھیلا جاتا ہے۔	✗
(د) صرف گول کیپر ہی گیند کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔	✓
(ہ) جدید اولمپک مقابلوں کا آغاز ۱۸۹۰ء میں ہوا۔	✗

۳۔ الفاظ کی مدد سے جُملے بنائیں۔

الفاظ	جُملے
اشیا	میلے میں مختلف اشیا کے سٹال سجے تھے۔
مصنوعی	چھانگا مانگا پاکستان کا سب سے بڑا مصنوعی جنگل ہے۔
فاتح	حضرت علی رضی اللہ عنہ فاتح خیبر تھے۔
نام ور	علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نام ور قومی شاعر ہیں۔
شمار	محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا کا شمار پاکستان کی تحریکِ آزادی کی رہنما کے طور پر ہوتا ہے۔
محنت	محنت سے کامیابی ملتی ہے۔

۴۔ درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے۔

الفاظ	مترادف	جُملے
نام ور	مشہور	ڈاکٹر عبدالقدیر خان پاکستان کے نام ور سائنس دان تھے۔
اعلیٰ	اونچا	قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے قانون کی اعلیٰ تعلیم لندن سے حاصل کی۔
جدید	نیا	آج کل کاشت کاری میں جدید طریقے متعارف کروائے جا رہے ہیں۔
عروج	بلندی	محنت کرنے سے انسان کو عروج حاصل ہوتا ہے۔
نصف	آدھا	صفائی نصف ایمان ہے۔
مکمل	پورا	عدنان نے اپنا سکول کا کام مکمل کر لیا۔

۵۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے۔

الفاظ	مُتضاد	جملے
جلد	دیر	جلد ہی مریض کے زخم ٹھیک ہو گئے۔
سخت	نرم	سخت محنت کرنے والے ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں۔
لمبائی	چوڑائی	درزی کپڑے کی لمبائی ناپ رہا تھا۔
نصف	مکمل	میں نے ابھی نصف کام کیا۔
آگے	پیچھے	آگے راستہ بند ہے۔
مختلف	مماثل	مچھلیوں کی مختلف اقسام پائی جاتی ہیں۔

۶۔ درست اِعراب کی مدد سے تلفّظ واضح کریں۔

جدید۔ صورت۔ مستطیل۔ مقولہ۔ مضبوط

جواب: جَدِیْد۔ صُوْرَت۔ مُسْتَطِیْل۔ مَقُوْلَہ۔ مَضْبُوْط

۷۔ درج ذیل الفاظ کو اُردو الف بائی ترتیب سے لکھیے۔

دُنیا۔ دینا۔ دُہائی۔ داغ۔ دھوم۔ دھڑکن

جواب: الف بائی ترتیب:

داغ۔ دُنیا۔ دُہائی۔ دھڑکن۔ دُھوم۔ دینا

۸۔ ذیل میں چند تشابہ الفاظ دیے جا رہے ہیں، ان کے معنی معلوم کریں۔

الفاظ	معانی	تشابہ الفاظ	معانی
ارض	زمین۔ دھرتی	عرض	درخواست۔ گزارش
امارت	دولت مندی	عمارت	مکان۔ گھر
اَثر	نتیجہ۔ حاصل	عصر	زمانہ۔ دور۔ عہد
اَلم	غم۔ مصیبت	علم	جھنڈا۔ پرچم
اَبد	ہمیشگی۔ دوام	عبد	بندہ۔ غلام۔ تابع دار
اَسرار	راز۔ بھید	اِصرار	کسی بات میں ضد کرنا
بے باک	بے خوف۔ نڈر	بے باق	قرض چکا دینے والا۔ ختم
پارا	ایک دھات کا نام	پارہ	ٹکڑا۔ پرزہ۔ پارچہ۔ جزو
چاق	چست و چالاک۔ صحت مند	چاک	آستین یا دامن کا کھلا ہوا حصہ۔ پھٹا ہوا
حلال	جائز۔ مطابق شرع	ہلال	پہلی رات کا چاند

۹۔ "میرا پسندیدہ کھیل" کے موضوع (کم از کم ۳۰۰ الفاظ) پر مشتمل مضمون لکھیے۔

جواب: میرا پسندیدہ کھیل بیڈمنٹن ہے۔ میں یہ کھیل بہت شوق سے کھیلتی ہوں۔ موجودہ دور کے مشہور کھیلوں میں بیڈمنٹن کا بھی شمار ہوتا ہے۔ بیڈمنٹن گھر میں اور گھر کے باہر بھی چھوٹی جگہوں میں کھیلا جانے والا کھیل ہے۔ اسے کھیلنے کے لیے بہت زیادہ جگہ کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ اسے کہیں بھی آسانی سے کھیلا جا سکتا ہے۔ بیڈمنٹن کھیلنے کے لیے گراؤنڈ کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسے کھیلنے کے لیے کم از کم دو لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ دو ریکٹ اور ایک شٹل کاک کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

بیڈمنٹن کھیلنے میں بہت مزا آتا ہے۔ اسے کھیل کر جسم میں خون کا بہاؤ صحیح رہتا ہے جو دل کی بیماریوں کو دور کرنے کا سبب بنتا ہے۔ اس کھیل میں "ڈرائیو" اور "فلک" دو خدمات ہیں، جس میں حصہ لینے والا زیادہ تر پوائنٹس جیتتا ہے۔ اس کھیل کے اصول بہت آسان ہیں

لہٰذا ہر کوئی اس کھیل کو کھیلنا پسند کرتا ہے۔

ہمارے ملک میں بیڈمنٹن کے لیے ہر سال پیشہ ور قومی کھلاڑیوں کو کھیلنے کے لیے اس کھیل کے مقابلے کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جس کا اہتمام سکول، ضلع، ریاست اور بین الاقوامی سطح پر کیا جاتا ہے۔ اس میں جیتنے والا کھلاڑی یا ٹیم میڈل حاصل کرتی ہے اور اسے عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ دورِ حاضر میں بیڈمنٹن بھی ایشیائی ممالک کا مقبول و معروف کھیل بنتا جا رہا ہے کیوں کہ اب اس کھیل کو بین الاقوامی شہرت بھی حاصل ہو رہی ہے۔ پاکستان کی خواتین بھی بین الاقوامی سطح پر بیڈمنٹن کے مقابلوں میں حصہ لے رہی ہیں۔

بیڈمنٹن کھیلنے کے بعد ہمارا جسم صحت مند ہو جاتا ہے کم وقت میں کھیلا جانے والا یہ انتہائی دل چسپ اور فائدہ مند کھیل ہے جسے کھیلنے کے ساتھ ساتھ ہم اپنی تعلیم پر بھی بھرپور توجہ دے سکتے ہیں۔ میں کہتی ہوں کہ تمام لوگوں کو یہ کھیلنا چاہیے کیوں کہ اسے کھیلنے سے صحت کے ساتھ ساتھ دماغ بھی صحت مند ہوتا ہے۔

سوچیں اور بتائیں

- دُنیا کا سب سے مشہور کھیل کون سا ہے؟

جواب: دنیا کا سب سے مشہور کھیل "ہاکی" ہے۔

- وہ کون سا کھیل ہے جو گھوڑے پر بیٹھ کر کھیلا جاتا ہے؟

جواب: "پولو" کھیل گھوڑے پر بیٹھ کر کھیلا جاتا ہے۔

سمجھیں اور بتائیں

- ذہنی صحت کا ضامن کون ہے؟

جواب: صحت مند جسم ذہنی صحت کا ضامن ہے۔

- کھیلوں کا صحت پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: کھیلوں سے صحت بہتر ہوتی ہے۔ مختلف کھیلوں میں باقاعدگی سے مشغول رہنا انسان کو دائمی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ کھیل وزن کو قابو کرنے، خون کی گردش کو بہتر بنانے اور تناؤ کی سطح کو قابو کرنے میں بھی مدد کرتے ہیں۔ کھیل بہترین ذہنی اور جسمانی نشوونما کا باعث بنتے ہیں۔

- جدید ہاکی کا آغاز کہاں سے ہوا؟

جواب: جدید ہاکی کا آغاز برطانیہ سے ہوا۔

- ہاکی کے میدان کی لمبائی کتنی ہوتی ہے؟

جواب: ہاکی کے میدان کی لمبائی ۱۰۰ گز (۹۱.۴ میٹر) ہوتی ہے۔

- جدید اولمپک مقابلوں کا آغاز کب ہوا؟

جواب: جدید اولمپک مقابلوں کا آغاز ۱۸۹۶ء میں ہوا۔

- پاکستان کے ہاکی کے چند نامور کھلاڑیوں کے نام بتائیں۔

جواب: پاکستان کے ہاکی کے چند نامور کھلاڑیوں کے نام یہ ہیں:

سمیع اللہ، کلیم اللہ، حسن سردار، شہباز شیخ، منیر ڈار، عاطف حیدری، نصیر بندہ، شہباز احمد اور اختر رسول۔

معروضی سوالات

PEC کے بورڈ وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

جدید اولمپک مقابلوں کا آغاز ۱۸۹۶ء میں ہوا۔ پہلی مرتبہ ہاکی کو اولمپک مقابلوں میں ۱۹۰۸ء میں شامل کیا گیا۔ ان مقابلوں کا فاتح برطانیہ ٹھہرا۔ متحدہ ہندوستان کی ٹیم نے پہلی مرتبہ ہالینڈ میں ہونے والے اولمپک مقابلوں میں ۱۹۲۸ء میں شرکت کی اور سونے کا تمغا حاصل کیا۔ پاکستان بننے کے بعد پاکستان کی ہاکی ٹیم بھی دنیا کی صفِ اول ٹیموں میں شامل تھی۔ ۱۹۸۰ء تک دُنیا میں ہونے والے اولمپک مقابلوں اور ورلڈ کپ کی فاتح ٹیمیں زیادہ پاکستان اور ہندوستان کی ہوتی تھیں۔ پاکستان اب تک اولمپک مقابلوں میں تین مرتبہ سونے کا تمغا (گولڈ میڈل) اور ۲ مرتبہ کانسی کا تمغا (برونز میڈل) حاصل کر چکا ہے۔ پاکستان نے ۱۹۶۰ء، ۱۹۶۸ء اور ۱۹۸۴ء کے اولمپک مقابلوں میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ پاکستان اب تک ہاکی کے سب سے زیادہ ورلڈ کپ جیت چکا ہے، جن کی تعداد چار ہے۔ پاکستان نے ۱۹۷۱ء، ۱۹۷۸ء، ۱۹۸۲ء اور ۱۹۹۴ء کے ورلڈ کپ جیتے ہیں۔ پاکستان نے ہاکی کے نامور کھلاڑی پیدا کیے، جنھوں نے دنیا بھر میں پاکستان کا نام روشن کیا۔ ان میں سمیع اللہ، کلیم اللہ، حسن سردار، شہباز شیخ، منیر ڈار، عاطف حیدری، نصیر بندہ، شہباز احمد اور اختر رسول وغیرہ شامل ہیں۔

۱۔ جدید اولمپک مقابلوں کا آغاز ہوا:

(a) ✓ ۱۸۹۶ء میں (b) ۱۸۹۹ء میں
(c) ۱۸۹۳ء میں (d) ۱۸۹۸ء میں

۲۔ ہاکی کو اولمپک مقابلوں میں شامل کیا گیا:

(a) ۱۹۰۶ء میں (b) ۱۹۰۷ء میں (c) ✓ ۱۹۰۸ء میں (d) ۱۹۰۹ء میں

۳۔ پاکستان نے اولمپک مقابلوں میں سونے کا تمغا حاصل کیا:

(a) دو بار (b) ✓ تین بار (c) چار بار (d) پانچ بار

۴۔ "نام ور" کا مترادف ہے:

(a) واقف (b) جاننے والا (c) شناسا (d) ✓ مشہور

۵۔ "نصف" کا متضاد ہے:

(a) قلیل (b) کثیر (c) آدھا (d) ✓ مکمل

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ مشہور مقولہ ہے صحت مند جسم ضامن ہے:

(a) صحت مند دل کا (b) ✓ صحت مند دماغ کا
(c) صحت مند بالوں کا (d) صحت مند جلد کا

۲۔ ہمارا دماغ بھی بہترین نتائج فراہم کرے گا جب ہم جسمانی طور پر ہوں:

(a) موٹے (b) آرام طلب
(c) کم زور (d) ✓ مضبوط اور توانا

۳۔ ہمارا روزمرہ مشاہدہ ہے کہ صحت بہتر ہوتی ہے:

(a) زیادہ سونے سے (b) زیادہ کھانے سے
(c) ✓ کھیلوں سے (d) وزن اُٹھانے سے

۴۔ کھلاڑی عام افراد کی نسبت ہوتے ہیں زیادہ:

(a) صحت مند (b) پھرتیلے (c) چاق و چوبند (d) ✓ مذکورہ تمام

۵۔ ہاکی، کھیلوں میں سرِفہرست ہے، کھلاڑیوں کو بنانے میں:

(a) چست (b) توانا
(c) دلیر اور تیز رفتار (d) ✓ مذکورہ تمام

۶۔ ہمارا قومی کھیل ہے:

(a) کرکٹ (b) ✓ ہاکی (c) فٹ بال (d) کبڈی

۷۔ دنیا میں اس وقت ہاکی کھیلی جاتی ہے:

(a) ایک ہی طرح کی (b) ✓ دو طرح کی (c) تین طرح کی (d) چار طرح کی

۸۔ اسما کی تذکیر و تانیث کے اعتبار سے درست جملہ ہے: (Second Term 23)

(a) پرستان کی شہزادی کا محل بہت وسیع تھی۔ (b) میدان میں بکریاں گھاس چر رہی تھے۔
(c) ✓ دسمبر اور جنوری میں شدید سردی پڑتی ہے۔ (d) سال میں کئی موسم آتے ہے۔

۹۔ تذکیر و تانیث اصولوں کے مطابق درست بیان ہے: (Second Term 23)

(a) تمام دنوں کے نام مؤنث لیکن جمعہ مذکر ہے۔
(b) ✓ تمام دریاؤں کے نام مذکر ہیں لیکن گنگا مؤنث ہے۔
(c) تمام سیاروں کے نام مذکر ہیں لیکن مریخ مؤنث ہے۔
(d) تمام زبانوں کے نام مؤنث ہیں لیکن اُردو مذکر ہے۔

۱۰۔ "ایک عاقل و دانا شخص دن رات محنت کر کے کامیابی سمیٹ لیتا ہے۔" جملے میں متضاد الفاظ استعمال ہوئے ہیں: (Final Term 23)

(a) عاقل، دانا (b) محنت، کامیابی (c) ✓ دن، رات (d) شخص، کامیابی

۱۱۔ متشابہ الفاظ کا درست استعمال ہے: (Final Term 23)

(a) آپ میری عرض پر بھی توجہ دیں۔ (b) وہ دن رات کام کرتا رہتا ہے۔
(c) اساتذہ اور طلبہ سکول میں ہیں۔ (d) ✓ قمر نے کہا میری کمر میں درد ہے۔

۱۲۔ تذکیر و تانیث کے حوالے سے درست جملہ ہے: (First Term 24)

(a) سیب کھائی جاتی ہے۔ (b) خربوزہ کھائی جاتی ہے۔
(c) ✓ آم کھایا جاتا ہے۔ (d) اسٹرابری کھایا جاتا ہے۔

سبق نمبر ۱۳

قُدرتی ماحول

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لاتعداد	ان گنت، بے حساب، بے شمار	اَن مول	نادر، بیش قیمت، اعلیٰ درجے کا
لطف	مزا	زرخیز	سرسبز، شاداب، پیداواری صلاحیت رکھنے والا
اراضی	قطعۂ زمین، زرعی زمین		
بنجر	ناقابلِ کاشت زمین	انحصار	دارومدار، آسرا رکھنا، بھروسا رکھنا، منحصر ہونا
ساخت	بناوٹ، شکل		
عنایت	مہربانی، شفقت، لطف وکرم	تغیر و تبدل	تبدیلیاں، فرق، انقلاب
افادیت	فائدہ	آشنا	واقف
جوبن	عروج، جوانی، نکھار، رونق، سج دھج	سماں	موسم، منظر
		متنوع	قسم قسم کا ہونا، رنگ رنگ کا ہونا
زینت	خوب صورتی، آرائش، سجاوٹ	وسط	درمیان
شعور	سمجھ بوجھ، سلیقہ، احساس، تمیز، فراست		

خلاصہ اللہ تعالیٰ نے نا صرف یہ کہ انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے بلکہ ان تمام نعمتوں اور احسانات کا شکر ادا کرنے کے لیے عقل و شعور بھی عطا کیا ہے اور مختلف موسم دیے ہیں۔ پاکستان کو جغرافیائی اعتبار سے دیکھا جائے تو کہیں بلند و بالا پہاڑ ہیں اور کہیں میدان، کہیں زرخیز اور بنجر زمین تو کہیں پتھریلے علاقے اور کہیں دریا اور سمندر ہیں تو کہیں صحرا اور جنگلات۔ تمام پھلوں اور سبزیوں کی پیداوار کا انحصار زمین کی ساخت اور موسموں کے اسی تغیر و تبدل پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو چار موسموں سے نوازا ہے۔ موسمِ گرما، موسمِ سرما، موسمِ بہار اور موسمِ خزاں۔ پاکستان میں موسمِ گرما اپریل سے ستمبر تک جاری رہتا ہے۔ اس موسم میں شدید گرمی پڑتی ہے آسمان سے آگ برستی ہے اور زمین تپ کر تانبا بن جاتی ہے۔ پھر مشرق سے ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگتی ہیں۔ برسات اپنا عکس دکھا کر موسمِ گرما کو خوش گوار اور عمدہ لباس پہنا دیتی ہے۔ ستمبر کے آخر تک برسات رہتی ہے۔ کبھی تیز دھوپ اور کبھی موسلا دھار بارش کی آنکھ مچولی جاری رہتی ہے۔ ستمبر کے آخر میں موسم میں خنکی آنا شروع ہو جاتی ہے۔ موسمِ گرما کے بعد ہی خزاں کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اس موسم میں پودوں اور گھاس کی افزائش رُک جاتی ہے۔ درختوں کے پتے زرد ہونے لگتے ہیں اور پھر کم زور ہو کر جھڑ جاتے ہیں۔ نومبر سے موسمِ سرما کا آغاز ہو جاتا ہے۔ دسمبر اور جنوری میں شدید سردی پڑتی ہے۔ اس موسم میں موٹے اور گرم کپڑے پہنے جاتے ہیں۔ لحافوں، انگیٹھیوں اور ہیٹروں کا استعمال عام ہو جاتا ہے۔ موسمِ سرما میں خشک میوہ جات جیسے کہ پستہ، بادام، اخروٹ، چلغوزے، گرم گرم چنے، مکئی، کاجو اور مونگ پھلی لوگ بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ موسمِ سرما کے بعد فروری کے وسط تک موسمِ بہار شروع ہو جاتا ہے اور پھر مارچ کے آخر تک موسم خوش گوار رہتا ہے۔ درختوں پر نئے پتے نکلتے ہیں، نئی کونپلیں پھوٹتی ہیں۔ ہر طرف پھول ہی پھول اور سبزہ دکھائی دیتا ہے۔ باغوں میں لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ تیز ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے قدرتی ماحول کو خوب صورت اور دل کش بنانے کے لیے ان متنوع موسموں میں ایسا حسن و جمال پیدا کیا ہے کہ یہاں سیاحوں کا بھی تانتا بندھا رہتا ہے۔

حلِ مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس اَن مول نعمت سے نوازا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و شعور جیسی اَن مول نعمت سے نوازا ہے۔

(ب) چند ایسے ممالک کے نام لکھیں جو سارا سال گرم رہتے ہیں۔

جواب: سعودی عرب، کویت اور قطر وغیرہ ایسے ممالک ہیں جو سارا سال گرم رہتے ہیں۔

(ج) موسمِ گرما کا آغاز اور اختتام کن مہینوں میں ہوتا ہے؟

جواب: موسمِ گرما کا آغاز اپریل سے ہوتا ہے اور اختتام ستمبر میں ہوتا ہے۔

(د) موسمِ گرما اور موسمِ سرما میں کس قسم کا لباس پہنے جاتے ہیں۔

جواب: موسمِ گرما میں ہلکا اور باریک لباس پہنا جاتا ہے اور موسمِ سرما میں موٹا اور گرم لباس پہنا جاتا ہے۔

(ہ) موسمِ سرما میں کون سے پھل کھائے جاتے ہیں؟

جواب: موسمِ سرما میں مالٹے اور کینو کھائے جاتے ہیں۔

(و) موسمِ بہار میں کون سی نمائشیں منعقد کی جاتی ہیں؟

جواب: موسمِ بہار میں پھولوں کی نمائشیں منعقد کی جاتی ہیں۔

۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(الف) پاکستان کے بدلتے موسموں کے حوالے سے اپنے احساسات بیان کریں۔

جواب: پاکستان موسمیاتی تبدیلیوں سے شدید متاثر ہو رہا ہے۔ حالیہ بارشوں کے سبب خیبر پختونخوا، بلوچستان، سندھ اور جنوبی پنجاب بدترین سیلابی ریلوں کی زد میں رہے، جہاں لوگ اپنی جانیں بچانے کے لیے درختوں اور گھروں کی چھتوں پر بیٹھے امداد کے منتظر رہے۔ اس سال مون سون بارشوں کے نتیجے میں آنے والے سیلاب سے ملک بھر میں اب تک ہزاروں افراد جاں بحق ہو چکے ہیں جن میں بوڑھے، جوان، عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ زخمیوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔

خشک سالی، گرمی کی شدت میں اضافے، گلیشیرز کے پھٹنے اور پگھلنے جیسی موسمیاتی تبدیلیاں بھی پاکستان کو شدید متاثر کر رہی ہیں۔ آب و ہوا کے خطرات سے وابستہ (Global Climate Risk Index) میں سب سے زیادہ خطرے سے دوچار ممالک میں پاکستان بھی شامل ہے۔

گلوبل وارمنگ جنوبی ایشیا میں مون سون کے دورانیے کو طویل اور زیادہ خطرناک بنا رہی ہے۔ گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج، عالمی درجہ حرارت میں اضا ... ، غیر متوقع گرمی اور شدید بارشوں کا سبب بنتا ہے۔ ۳۰ جون سے ۳۱ جولائی کے مابین ہونے والی شدید بارشوں

سے آنے والے سیلاب کے نتیجے میں سندھ، جنوبی پنجاب، خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے بیشتر علاقے زیرِ آب آتے ہیں۔

اس سال موسمِ گرما کے آغاز ہی سے پورا ملک ہی شدید گرمی کی لپیٹ میں رہا۔ مون سون کا سیزن جو عام طور پر جون سے ستمبر کے دوران جنوبی ایشیا میں بارشوں کا سبب بنتا ہے اور یہ بارشیں خطے کی زرعی معیشت کے لیے بہت اہم ہیں کیوں کہ ان بارشوں کے نتیجے میں ہونے والی تباہی سے فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ ہزاروں لوگ جو زراعت کے پیشے سے وابستہ ہوتے ہیں ان کا روزگار ختم ہو جاتا ہے۔ مون سون بارشوں کے باعث آنے والے سیلاب کے نتیجے میں ہونے والی تباہ کاریاں ایک سنگین مسئلہ بنے ہوئے ہیں۔ تبدیلی کو سمجھنا اور مون سون کے بدلتے رجحانات کی پیش گوئی کرنا، بارشوں اور سیلاب سے بہتر طور پر نمٹنے کے لیے مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

اگر اب بھی گلوبل وارمنگ کی روک تھام کے لیے سنجیدہ اقدامات نہ کیے گئے تو جنوبی ایشیا میں مون سون کی بارشیں زیادہ بے ترتیب ہو جائیں گی۔ روز افزوں گلوبل وارمنگ سے مون سون کی بارشوں میں تقریباً پانچ فی صد اضافہ رہا ہے۔ عالمی حدت جنوبی ایشیا میں مون سون کی بارشوں میں سوچ سے بھی زیادہ اضافہ کر رہی ہے۔ پاکستان میں بسنے والے لوگوں کی ایک بڑی تعداد غربت کا شکار ہے اور یہ قدرتی آفات ان کی زندگیوں کو مزید مشکل بنا رہی ہیں۔

(ب) "موسمِ برسات" کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: بارش کا نام سنتے ہی ہر کسی کے ذہن میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ بارش ہمارے لیے بے حد اہم ہے۔ اسی لیے لوگ برسات کا بے صبری سے انتظار کرتے ہیں کیوں کہ برسات کا موسم ہر کسی کی زندگی میں الگ اہمیت رکھتا ہے۔

بارش کا موسم بھی کتنا حسین اور خوش نما ہوتا ہے۔ جب ہر چیز نکھری نکھری محسوس ہوتی ہے۔ ہر پتا، ہر بوٹا، ہر گل خوشی اور سرمستی سے لہراتا ہے۔ مٹی کی سوندھی خوشبو حواسوں پر چھا جاتی ہے۔ یہ وہ موسم ہے جب دل بلاوجہ خوشی سے جھومنے لگتا ہے۔ جب ٹپ ٹپ گرتی ہوئی بوندوں کی آواز موسیقی سے بھلی لگتی ہے۔ جون کے مہینے میں جب گرمی انتہا کو پہنچتی ہے اور گرم لو ہر شے کو جھلسا دیتی ہے۔ گرمی کی وجہ سے لوگ گھروں سے باہر کم ہی نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ندی نالوں میں پانی بھی کم ہو جاتا ہے۔ دریا خشک ہو جاتے ہیں۔ ایسے میں یہ رحمت ہوتی ہے۔

اچانک ہم دیکھتے ہیں کہ سیاہ بادل جھومتے ہوئے آ رہے ہیں۔ سورج نے اپنا منھ چھپا لیا ہے۔ ہوا میں ٹھنڈک پیدا ہو گئی ہے۔ گھٹائیں دیکھ کر لوگوں کی خوشی کی انتہا نہیں رہی۔ اچانک بارش شروع ہو جاتی ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے جل تھل ہو گیا، بچے پانی میں دوڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے پر چھینٹیں اُڑا رہے ہیں۔ چمن زاروں اور باغوں میں بہار آ گئی ہے۔ زردی میں رنگے ہوئے پتے سبز لباس میں ملبوس نظر آنے لگے ہیں۔ دو تین گھنٹے موسلا دھار بارش کے بعد بادل چھٹنا شروع ہو گئے ہیں۔ بارش تھمتی جا رہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد بادل اُوجھل ہو گئے۔ مطلع صاف اور موسم خوش گوار ہو گیا ہے۔ قوسِ قزح نے آسمان پر جھولا ڈال دیا ہے۔ فضا دھل کر صاف ہو گئی ہے۔ ہر طرف زندگی خوش گوار ہو گئی ہے۔ چشمے بہنے لگے ہیں۔ پرندے خوشی سے چہچہانے لگے ہیں۔ ہر طرف سبزہ نظر آ رہا ہے۔

۳۔ مندرجہ ذیل اقتباس کی سلیس کریں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو لاتعداد نعمتوں سے نوازا ہے۔ ان تمام نعمتوں اور احسانات کا شکر ادا کرنے کے لیے انسان کو عقل و شعور جیسی انمول نعمت سے نوازا۔ نعمتوں سے بھرپور فائدہ اور لطف اُٹھانے کے لیے مختلف موسم اور زمین کی مختلف اقسام بنائیں۔ پاکستان کو جغرافیائی اعتبار سے دیکھا جائے تو کہیں بلند و بالا پہاڑ، کہیں میدان، کہیں زرخیز اور بنجر زمین، کہیں پتھریلے علاقے، کہیں دریا اور سمندر، کہیں صحرا اور جنگلات موجود ہیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی نعمتیں عطا کی ہیں۔ ان ساری نعمتوں اور مہربانیوں کا شکر ادا کرنے کے لیے انسان کو عقل اور سمجھ بوجھ جیسی نہایت قیمتی نعمت عطا کی ہے۔ ان نعمتوں سے پورا فائدہ اور مزا حاصل کرنے کے لیے طرح طرح کے موسم اور زمین کی طرح طرح کی قسمیں بنائیں۔ پاکستان کو جغرافیائی حوالے سے دیکھا جائے تو کہیں اُونچے اُونچے پہاڑ، کہیں میدان، کہیں کاشت کے قابل اور کہیں ناقابلِ کاشت زمین، کہیں پتھریلی زمین کہیں دریا اور سمندر، کہیں ریگستان اور جنگلات ہیں۔

۴۔ متن کے مطابق درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے انسان کو اَن مول نعمت عطا کی:
(i) ذہن و دماغ (ii) عقل و شعور (iii) دل و دماغ (iv) دل و جگر

(ب) پاکستان کے موسم ہیں:
(i) دو (ii) تین (iii) چار (iv) پانچ

(ج) ہمیں پاکستان کے موسمیاتی تنوع کی افادیت کا نہیں ہے:
(i) احساس (ii) اندازہ (iii) اعتراف (iv) شعور

(د) سعودی عرب اور کویت میں سارا سال رہتی ہے:
(i) گرمی (ii) سردی (iii) بہار (iv) خزاں

(ہ) ہر موسم میں ایک خاص ہوتا ہے:
(i) سماں (ii) دن (iii) سال (iv) مہینہ

(و) نئے پتے اور پھول کھلتے ہیں:
(i) بہار میں (ii) خزاں میں (iii) گرمی میں (iv) سردی میں

(ز) خاص طور پر سکنجبین کا استعمال زیادہ ہو جاتا ہے:
(i) سردی میں (ii) گرمی میں (iii) بہار میں (iv) خزاں میں

(ح) دیکھتے ہی دیکھتے کالے اور سیاہ بادلوں کے ٹکڑے تیرنے لگتے ہیں:
(i) پہاڑ پر (ii) آسمان پر (iii) وادی پر (iv) صحرا پر

۵۔ اسما اور ضمائر کی غلطیوں کی نشان دہی کریں اور جملے بھی درست کیجیے۔

	اسما اور ضمائر کی غلطیاں
(ا) شہزادی کا محل بہت بڑی تھی۔	بڑی تھی
جواب: شہزادی کا محل بہت بڑا تھا۔	
(ب) ہم نے نماز پڑھ لیا ہے۔	ہم، لیا
جواب: اُس نے نماز پڑھ لی ہے۔	
(ج) میرا جوتی ٹوٹ گیا ہے۔	جوتی
جواب: میرا جوتا ٹوٹ گیا ہے۔	
(د) آپ یہاں کب سے آیا ہوا ہے؟	آپ
جواب: وہ یہاں کب سے آیا ہوا ہے؟	
(ہ) ہم تمھارے گھر گیا تھا۔	ہم
جواب: میں تمھارے گھر گیا تھا۔	

۶۔ مندرجہ ذیل معمے کو اس طرح مکمل کریں کہ کم از کم پانچ الفاظ بن جائیں۔

	ن	ع	م	ن	
ت	ع	ل	ی	م	ی
	ی	م		ا	
	م	ی	ا	ز	ل

نعیم، علم، نماز، ازل، تعلیم۔

۷۔ سبق کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: سبق کے شروع میں دیکھیے۔

۸۔ "اتفاق میں برکت ہے" کے موضوع پر کہانی تحریر کیجیے۔

جواب: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی جنگل میں ایک شکاری نے جال بچھایا تھا۔ اس جال پر اس نے ڈھیر سارا دانہ بکھیر دیا۔ اوپر سے کبوتروں کا غول گزرا۔ انھوں نے جب دانہ دیکھا تو جھٹ سے نیچے اُتر آئے تاکہ دانہ چگ لیں۔ دانہ چگتے چگتے وہ سب جال میں پھنس گئے۔ بہت پریشان ہوئے کہ اب وہ کیسے اپنی جان بچائیں؟ ان میں سے ایک کبوتر بہت ہی عقل مند تھا۔ اس نے مشورہ دیا کہ سب مل کر ایک ساتھ زور لگا کر اُڑیں۔ سب نے ایسا ہی کیا اور جال سمیت اُڑ گئے۔ شکاری حیران و پریشان دیکھتا ہی رہ گیا۔

اس جنگل میں کبوتروں کا ایک دوست چوہا رہتا تھا۔ کبوتر جال لے کر اُس چوہے کے پاس گئے۔ چوہے نے جلدی سے کبوتروں کا جال کاٹ دیا۔ اس طرح کبوتروں کو چوہے کی مدد سے جال سے رہائی ملی۔

نتیجہ: اتفاق میں برکت ہے۔

موسم اور ہم

• پاکستان کو جغرافیائی اعتبار سے کیسے تقسیم کیا گیا ہے؟

جواب: پاکستان ایک وسیع ملک ہے جو جنوب میں بحیرۂ عرب کے ساحلوں اور دریائے سندھ کے ڈیلٹائی میدان سے شمال کے بلند و بالا پہاڑی سلسلوں تک پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان کے شمال میں چین، مغرب کی جانب افغانستان اور ایران، مشرق کی سمت بھارت اور جنوب میں بحیرۂ عرب واقع ہے۔

• مری کو ملکۂ کوہسار کیوں کہا گیا ہے؟

جواب: مری میں بلند و بالا خوب صورت پہاڑ موجود ہیں جن کی وجہ سے مری کو ملکۂ کوہسار کہا گیا ہے۔

• آپ کو سب سے زیادہ کون سا موسم پسند ہے؟

جواب: مجھے سب سے زیادہ "موسمِ بہار" پسند ہے۔

تحریری اور ہم

• جغرافیائی اعتبار سے پاکستان کیسا ملک ہے؟

جواب: پاکستان کو جغرافیائی اعتبار سے دیکھا جائے تو کہیں بلند و بالا پہاڑ ہیں اور کہیں میدان، کہیں زرخیز اور بنجر زمین تو کہیں پتھریلے علاقے اور کہیں دریا اور سمندر ہیں تو کہیں صحرا اور جنگلات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو ہر طرح کی نعمتوں سے نوازا ہے۔

• چند ممالک کے نام بتائیں جہاں سارا سال شدید سردی پڑتی ہے۔

جواب: انگلینڈ، آئس لینڈ، انٹارکٹیکا اور روس وغیرہ میں سارا سال شدید سردی پڑتی ہے۔

• کون سے خطے فائدے میں رہتے ہیں؟ وہ خطے جن میں سال بھر صرف ایک ہی موسم رہتا ہے یا ایسے خطے کہ جہاں ایک سال میں کئی موسم آتے ہیں؟

جواب: وہ خطے جہاں ایک سال میں کئی موسم آتے ہیں وہ زیادہ فائدے میں رہتے ہیں۔

• کیا بدلتے موسموں کا اثر ہماری خوراک پر بھی پڑتا ہے؟

جواب: جی ہاں! بدلتے موسموں کا اثر ہماری خوراک پر بھی پڑتا ہے۔

• پاکستان میں کون کون سے خشک میوہ جات پائے جاتے ہیں؟

جواب: پاکستان میں پستہ، بادام، اخروٹ، چلغوزے، گرم گرم چنے، مکئی، کاجو، مونگ پھلی وغیرہ خشک میوہ جات پائے جاتے ہیں۔

• پاکستان میں کن کن علاقوں میں شدید برف باری ہوتی ہے؟

جواب: پاکستان میں مری کے علاوہ نتھیا گلی، گلگت بلتستان اور شمالی پہاڑی علاقوں ناران، کاغان میں شدید برف باری ہوتی ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

جولائی اور اگست میں ابھی موسمِ گرما جوبن پر ہی ہوتا ہے کہ مشرق سے ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگتی ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر کالے بادلوں کے ٹکڑے تیرنے لگتے ہیں اور پھر شانِ خداوندی سے یہ بادل کے ٹکڑے کالی گھٹاؤں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ تھوڑی دیر میں رم جھم شروع ہو جاتی ہے۔ موسم خوش گوار ہو جاتا ہے اور ہر طرف خوشی کا سماں دکھائی دینے لگتا ہے۔ سموسوں اور پکوڑوں کی خوش بو ہر طرف پھیل جاتی ہے۔ جامن اور فالسے کے پھلوں سے ٹھیلوں کی زینت بڑھ جاتی ہے۔ برسات اپنا عکس دکھا کر موسمِ گرما کو خوش گوار اور عمدہ لباس پہنا دیتی ہے۔ ستمبر کے آخر تک برسات رہتی ہے۔ کبھی تیز دھوپ اور کبھی موسلا دھار بارش کی آنکھ مچولی جاری رہتی ہے۔ ستمبر کے آخر میں موسم میں خنکی آنا شروع ہو جاتی ہے۔

۱۔ جولائی اور اگست میں ابھی موسمِ گرما جوبن پر ہی ہوتا ہے کہ ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگتی ہیں:
(a) مشرق سے (b) مغرب سے (c) شمال سے (d) جنوب سے

۲۔ برسات رہتی ہے:
(a) مئی کے آخر تک (b) ستمبر کے آخر تک
(c) جولائی کے آخر تک (d) جون کے آخر تک

۳۔ موسمِ گرما میں پھلوں کے ٹھیلوں کی زینت بڑھ جاتی ہے:
(a) جامن اور فالسے سے (b) انگور اور انار سے
(c) مالٹا اور امرود سے (d) کیلے اور ناشپاتی سے

۴۔ شانِ خداوندی قواعد کی رُو سے ہے:
(a) مرکبِ اضافی (b) مرکبِ توصیفی
(c) مرکبِ عطفی (d) مرکبِ عددی

۵۔ درست تلفظ کی نشان دہی کریں:
(a) نِعْمَت (b) نِعْمَت (c) نُعْمَت (d) نَعْمَت

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نوازا ہے:
(a) اولاد سے (b) مال سے (c) صحت سے (d) لاتعداد نعمتوں سے

۲۔ تمام پھلوں اور سبزیوں کی پیداوار کا انحصار ہے:
(a) کسان کی محنت پر
(b) زمین کی ساخت اور موسموں کے تغیر و تبدل پر
(c) میٹھے پانی پر (d) کھاد ڈالنے پر

۳۔ سارا سال گرمی پڑتی ہے:
(a) سعودی عرب میں (b) کویت میں (c) قطر میں (d) مذکورہ تمام

۴۔ موسموں کے تغیر و تبدل کی بدولت ہم صحت مند زندگی گزار رہے ہیں:
(a) خوش گوار ماحول میں (b) ناگوار ماحول میں
(c) سوگوار ماحول میں (d) آلودہ ماحول میں

۵۔ ہمارے کھانے پینے اور رہنے سہنے کے انداز بھی بدلتے رہتے ہیں:
(a) جدید فیشن کے مطابق [b] موسموں کی تبدیلی کے باعث
(c) مزاجوں کی تبدیلی کے باعث (d) جدید ایجادات کے باعث

۶۔ پاکستان میں اپریل سے ستمبر تک جاری رہتا ہے:
[a] موسمِ گرما (b) موسمِ سرما (c) موسمِ بہار (d) موسمِ خزاں

۷۔ گرمی اپنے جوبن پر ہوتی ہے:
(a) مارچ اور اپریل میں (b) مارچ اور مئی میں
(c) اگست اور ستمبر میں [d] جون اور جولائی میں

۸۔ موسمِ گرما میں زمین تپ کر بن جاتی ہے:
(a) سونا (b) چاندی [c] تانبا (d) لوہا

۹۔ لوگ آئس کریم، قلفیوں اور ٹھنڈے مشروبات سے لطف اُٹھاتے ہیں:
[a] گرمی میں (b) سردی میں (c) خزاں میں (d) برسات میں

۱۰۔ عام بول چال کے اعتبار سے درست جملہ ہے: (Second Term 23)
(a) وہ یومِ دفاع کے دن سکول نہیں گیا۔ (b) ماہِ رمضان کے مہینے کا احترام کرو۔
(c) بچہ جادوگر کو حیرانگی سے دیکھتا رہا۔ [d] ماشاءاللہ! آپ کا بچہ بہت ذہین ہے۔

۱۱۔ ضمائر کے درست استعمال والا جملہ ہے: (Final Term 23)
(a) وہ بہت اچھی گانا گاتا ہے۔ (b) اس کا کتاب پھٹا ہوا ہے۔
(c) تمھارا گھڑی بہت قیمتی ہے۔ [d] یہ تمھارا کمپیوٹر نہیں ہے۔

۱۲۔ ضمائر کے درست استعمال والا جملہ ہے: (Final Term 23)
(a) مینارِ پاکستان بہت اُونچی ہے۔ (b) یہ میرے دادے کا دُکان ہے۔
(c) ہم سب کل بازار گیا ہے۔ [d] میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔

۱۳۔ اسمِ ضمیر کے درست استعمال والا جملہ ہے: (Final Term 23)
(a) انھوں نے سبق یاد کی۔ (b) ابا جان نے اسے شاباش دیا۔
(c) میری بھائی نے مضمون لکھا۔ [d] ہمیں گھر پر ضروری کام ہے۔

سبق نمبر ۱۴

حکیم محمد سعید شہید

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
واقف	جاننے والا	مقبول	مشہور
بلند پایہ	عالی مقام	مَطب	دواخانہ
آبائی	خاندانی، جدی	کُتب	کتاب کی جمع لکھی ہوئی چیز
طب	صحت و مرض کی تشخیص اور علاج کا علم	دین دار	نیک، عبادت گزار
فروغ	ترقی، رونق	مہارت	کسی کام میں کمال، قابلیت
لگاؤ	تعلق، واسطہ، نسبت، پیار		
صلہ	انعام، عطا، بخشش، عوض، بدلہ، تحفہ	متعدد	کئی، بہت سے، زیادہ، کافی
ہونہار	لائق فائق، ذہین، قابل، جس میں لیاقت یا قابلیت کے آثار پائے جائیں	سرگرم	پُرجوش، کوشاں، مستعد

خلاصہ حکیم محمد سعید ۹۔ جنوری ۱۹۲۰ء کو ہندوستان کے شہر دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد حکیم عبدالمجید نے ایک دواخانہ "ہمدرد" کے نام سے قائم کر رکھا تھا۔ والد کے انتقال کے بعد آپ کی پرورش کی ذمہ داری آپ کی والدہ اور بڑے بھائی حکیم عبدالحمید نے پوری کی۔ آپ کو دینی تعلیم دلائی۔ آپ نے عربی اور فارسی میں مہارت حاصل کی۔ آپ کو ۱۸ سال کی عمر میں طب کی تعلیم کے لیے طبیہ کالج میں داخل کروایا گیا۔ جلد ہی آپ بلند پایہ حکیم بن گئے۔ اسی دوران تحریک پاکستان کے نتیجے میں پاکستان معرضِ وجود میں آ گیا۔ ۹۔ جنوری ۱۹۴۸ء کو آپ نے ہندوستان چھوڑ کر کراچی میں رہائش اختیار کر لی۔ آپ نے طب کے فروغ کے لیے کراچی میں طبیہ کالج قائم کیا جس کا افتتاح ۱۴۔ اگست ۱۹۵۸ء میں محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے کیا۔ اس سے پہلے آپ ۱۹۵۶ء میں "ہمدرد فاؤنڈیشن" بھی قائم کر چکے تھے۔ حکیم محمد سعید کو بچوں سے خاص لگاؤ تھا۔ انھوں نے بچوں کے لیے "ہمدرد نونہال" شائع کرنا شروع کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے طب کے موضوعات پر دو سو سے زائد کتابیں لکھیں۔ آپ نے مذہب اور معاشرتی علوم پر بھی کتب تحریر کیں۔ آپ صوبہ سندھ کے گورنر بھی رہے۔ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو آپ اپنے مطب جا رہے تھے کہ نامعلوم افراد نے آپ کو گولیاں مار کر شہید کر دیا۔

آپ نے اُردو میں صحت و صفائی پر ایک رسالہ ماہنامہ "ہمدرد صحت" جب کہ اسلام اور طب پر انگریزی رسالے "ہمدرد اسلامکس" اور "ہمدرد میڈیکس" بھی جاری کیے۔ ایک ہفتہ وار رسالہ "ہمدرد خبرنامہ" بھی جاری کیا۔ بچوں کے لیے سفرنامے اور ڈائری شائع کرنے کی ابتدا بھی آپ نے کی۔ ہمدرد فاؤنڈیشن، زلزلہ یا سیلاب زدگان کی امداد ہو یا غربا کی کفالت تمام فلاحی سرگرمیوں میں ہمیشہ سرگرم رہتی ہے۔ یہ فاؤنڈیشن ہر سال ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطح کے ہزاروں ہونہار اور ضرورت مند طلبہ کو "حکیم محمد سعید یادگاری وظائف" سے نواز کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے اور ملک و قوم کی خدمت کرنے کے قابل بنا رہی ہے۔

حل مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(ا) حکیم محمد سعید کون تھے؟
جواب: حکیم محمد سعید ایک مایہ ناز حکیم تھے، جنھوں نے اسلامی دنیا اور پاکستان کے لیے اہم خدمات انجام دیں۔ انھوں نے طب پر دو سو سے زائد کتب تصنیف و تالیف کیں۔ طبیہ کالج اور ہمدرد فاؤنڈیشن ان کے قائم کردہ ادارے ہیں۔

(ب) حکیم محمد سعید کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
جواب: حکیم محمد سعید ۹۔ جنوری ۱۹۲۰ء کو ہندوستان کے شہر دہلی میں پیدا ہوئے۔

(ج) والد کے انتقال کے بعد حکیم محمد سعید کی پرورش کس نے کی؟
جواب: والد کے انتقال کے بعد حکیم محمد سعید کی پرورش والدہ اور بڑے بھائی حکیم عبدالحمید نے کی۔

(د) حکیم محمد سعید کے مشہور ہونے کی کوئی ایک وجہ بیان کریں۔
جواب: حکیم محمد سعید ایک بلند پایہ حکیم تھے۔ آپ نے طب کے شعبے میں زبردست خدمات انجام دیں۔

(ہ) حکیم محمد سعید اپنی آمدن کو کن مقاصد کے لیے استعمال کرتے تھے؟
جواب: حکیم محمد سعید اپنی آمدن کو اداروں کی مالی مدد کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔

(و) حکیم محمد سعید نے کن موضوعات پر کتب تحریر کیں؟
جواب: حکیم محمد سعید نے طب، مذہب اور معاشرتی علوم کے موضوعات پر کتب تحریر کیں۔

۲۔ سبق کے متن کے مطابق درست جواب پر (✔) کا نشان لگائیں۔

(ا) حکیم محمد سعید پیدا ہوئے:
[i] ۱۹۲۰ء میں (ii) ۱۹۲۲ء میں (iii) ۱۹۲۴ء میں (iv) ۱۹۲۳ء میں

(ب) آپ کے والد نے دواخانہ قائم کیا:
(i) نونہال (ii) ہمدردی [iii] ہمدرد (iv) ہمدرد سکول

(ج) بہن بھائیوں میں حکیم محمد سعید کا نمبر تھا:
[i] پانچواں (ii) تیسرا (iii) چوتھا (iv) دوسرا

(د) حکیم محمد سعید پاکستان تشریف لائے:
(i) ۱۹۴۷ء میں [ii] ۱۹۴۸ء میں (iii) ۱۹۴۹ء میں (iv) ۱۹۵۰ء میں

(ہ) محترمہ فاطمہ جناحؒ نے افتتاح کیا:
[i] طبیہ کالج کا (ii) بینک کا (iii) فیکٹری کا (iv) ہمدرد کا

(و) حکیم محمد سعید نے بچوں کے لیے رسالہ جاری کیا:
(i) تربیت (ii) ہونہار [iii] نونہال (iv) حکمت

(ز) حکیم محمد سعید کو اعزاز ملا:
(i) ستارۂ جرأت [ii] ستارۂ امتیاز (iii) نشانِ امتیاز (iv) نشانِ حیدر

۳۔ دیے گئے الفاظ کی مدد سے جملے بنائیں۔

الفاظ	جملے
فیصلہ	عدالت نے ملزم کے خلاف فیصلہ سُنا دیا۔
کٹھن	پہاڑ پر چڑھنا کافی کٹھن کام ہے۔
قابلیت	بشال اپنی قابلیت کے بل بوتے پر سی ایس ایس کے امتحان میں کامیاب ہو گئی۔
تفصیل	میرے دوست نے مجھے تفصیل سے کہانی سُنائی۔
پرورش	والد کے انتقال کے بعد حکیم محمد سعید کی پرورش آپ کی والدہ اور بڑے بھائی نے کی۔
مہارت	جہاز میں فنی خرابی کے باوجود پائلٹ نے بڑی مہارت سے جہاز زمین پر اتارا۔

۴۔ درست اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔
اصول۔ انتقال۔ اہمیت۔ تقاضا۔ مہارت
جواب: اُصُول۔ اِنْتِقَال۔ اَہَمِیَّت۔ تَقَاضَا۔ مَہَارَت

۵۔ دیے گئے سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے دو دو الفاظ بنائیں۔
سابقے: اَن۔ بد۔ بے
لاحقے: دان۔ خانہ۔ ور
جواب:

سابقے	الفاظ	سابقے	الفاظ	سابقے	الفاظ
اَن	اَن پڑھ۔ اَن گنت	بد	بداخلاق۔ بدنما	بے	بے ادب۔ بے قاعدہ

لاحقے	الفاظ	لاحقے	الفاظ	لاحقے	الفاظ
دان	پان دان۔ قلم دان	خانہ	پاگل خانہ۔ کتب خانہ	ور	طاقت ور۔ دانش ور

۶۔ مندرجہ ذیل اسمائے صوت کے متعلق بتائیں کہ وہ کن کی آوازیں ہیں:
ٹیں ٹیں کائیں کائیں چوں چوں دھک دھک ٹپ ٹپ
جواب:

ٹیں ٹیں	طوطے کی آواز	کائیں کائیں	کوے کی آواز
چوں چوں	چڑیا کی آواز	دھک دھک	دل کے دھڑکنے کی آواز
ٹپ ٹپ	بارش کے قطرے گرنے کی آواز		

۷۔ آپ کس انداز میں اپنے وطن یا ہم وطنوں کی خدمت کرنا چاہیں گے؟ ایک پیراگراف لکھ کر بتائیے۔

جواب: وطن سے محبت ایک ایسا فطری جذبہ ہے جو ہر انسان میں بلکہ ہر ذی روح میں پایا جاتا ہے اور جو شخص اپنے وطن سے محبت کرتا ہے وہ اپنے ملک میں رہنے والوں کی خدمت کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ لہٰذا میں بھی ڈاکٹر بن کر اپنے وطن اور ہم وطنوں کی خدمت کرنا چاہتی/ چاہتا ہوں۔ ایک ڈاکٹر کی زندگی خدمت اور مشقت کی زندگی ہوتی ہے۔ اس کی زندگی کا مقصد انسانیت کی خدمت کرنا اور مریضوں کو ہر لحاظ سے طبی امداد مہیا کرنا ہے۔ اس لیے میں بھی ڈاکٹر بن کر غریبوں، مسکینوں اور بے سہارا لوگوں کا مفت علاج کرنا چاہتی/ چاہتا ہوں۔ پاکستان میں بہت سے دیہاتوں اور چھوٹے شہروں میں ابھی بھی ہسپتالوں کی سہولت میسر نہیں ہے۔ لوگوں کو علاج کے لیے بڑے شہروں کا رُخ کرنا پڑتا ہے۔ میں ایسے کسی قصبے میں فری ڈسپنسری قائم کر کے اپنی قوم کی خدمت میں اپنا حصہ ڈالنا چاہتی/ چاہتا ہوں۔ دنیا کا ہر مذہب خدمتِ خلق پر زور دیتا ہے۔ لہٰذا میں بھی اپنے وطن میں بسنے والوں کی خدمت کرنے کو ہی اپنی زندگی کا نصب العین بنانا چاہتی/ چاہتا ہوں۔

سوچیں اور بتائیں

- آپ نے کبھی بچوں کا کوئی رسالہ پڑھا ہے؟ کون سا؟
جواب: جی ہاں! میں نے بچوں کا رسالہ "ہمدرد نونہال" پڑھا ہے۔
- کسی ایک ایسی پاکستانی شخصیت کا نام بتائیں جو سماجی خدمت کے لیے مشہور ہو۔
جواب: عبدالستار ایدھی۔

ٹھہریں اور بتائیں

- حکیم محمد سعید کہاں پیدا ہوئے؟
جواب: حکیم محمد سعید ہندوستان کے شہر دہلی میں پیدا ہوئے۔
- والد کے انتقال کے بعد محمد سعید کی پرورش کس نے کی؟
جواب: والد کے انتقال کے بعد محمد سعید کی پرورش والدہ اور بڑے بھائی حکیم عبدالحمید نے کی۔
- حکیم محمد سعید نے کتنی کتابیں لکھیں؟
جواب: حکیم محمد سعید نے طب کے موضوعات پر دو سو سے زیادہ کتابیں لکھیں اس کے علاوہ آپ نے مذہب اور معاشرتی علوم پر بھی کتب تحریر کیں۔
- حکیم محمد سعید نے کون سے ادارے قائم کیے؟
جواب: حکیم محمد سعید نے "ہمدرد فاؤنڈیشن" اور "طبیہ کالج" جیسے ادارے قائم کیے۔
- حکیم محمد سعید کے جاری کردہ کوئی دو رسائل کے نام بتائیں۔
جواب: حکیم محمد سعید کے جاری کردہ دو رسائل کے نام یہ ہیں:
(i) ہمدرد صحت (ii) ہمدرد اسلامکس
- ہمدرد فاؤنڈیشن کیا خدمات سرانجام دے رہی ہے؟
جواب: زلزلہ، سیلاب زدگان کی امداد ہو یا غربا کی کفالت، ہمدرد فاؤنڈیشن فلاحی سرگرمیوں میں ہمیشہ سرگرم نظر آتی ہے۔ اس کے علاوہ، ہمدرد فاؤنڈیشن ہر سال ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطح کے ہزاروں ہونہار اور ضرورت مند طلبہ کو "حکیم محمد سعید یادگاری وظائف" سے نواز کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے اور ملک و قوم کی خدمت کرنے کے قابل بنا رہی ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✔) لگائیں۔
حکیم محمد سعید نے طب کے شعبے میں زبردست خدمات سرانجام دی۔ آپ نے طب کے موضوعات پر دو سو سے زیادہ کتابیں لکھیں۔ صرف یہ ہی نہیں بلکہ آپ نے مذہب اور

معاشرتی علوم پر بھی کتب تحریر کیں۔ آپ کے لکھے ہوئے سفر نامے بھی ادبی شاہکار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حکیم محمد سعید صوبہ سندھ کے گورنر بھی رہے۔ انھوں نے گورنر رہتے ہوئے نہ کبھی تنخواہ لی اور نہ ہی کسی سرکاری گاڑی میں سفر کیا۔ ان کی خدمات کے صلے میں حکومت نے انھیں ستارۂ امتیاز سے بھی نوازا۔

۱۔ حکیم محمد سعید نے زیادہ تر خدمات انجام دیں:
(a) طب کے شعبے میں (b) دفاع کے شعبے میں
(c) سائنس کے شعبے میں (d) معیشت کے شعبے میں

۲۔ حکیم محمد سعید نے طب کے موضوعات پر کتابیں لکھیں:
(a) ایک سو سے زائد (b) دو سو سے زائد
(c) تین سو سے زائد (d) چار سو سے زائد

۳۔ حکیم محمد سعید گورنر رہے:
(a) صوبہ پنجاب کے (b) صوبہ سندھ کے
(c) صوبہ بلوچستان کے (d) صوبہ خیبر پختونخوا کے

۴۔ سابقے کی درست مثال ہے:
(a) ان پڑھ، ان گنت (b) ان پڑھ، مشہور ترین
(c) ان گنت، بدتر (d) کمتر، ان گنت

۵۔ "طاقت ور، امیدوار" گرامر کی رو سے ہیں:
(a) مرکبات (b) اسم (c) سابقے (d) لاحقے

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ حکیم محمد سعید پیدا ہوئے ہندوستان کے شہر:
(a) دلی میں (b) کلکتہ میں (c) بمبئی میں (d) لدھیانہ میں

۲۔ حکیم محمد سعید کے والد صاحب کا نام تھا:
(a) حکیم عبدالمجید (b) حکیم عبدالحمید (c) حکیم عبدالسمیع (d) حکیم عبدالرحمٰن

۳۔ حکیم محمد سعید کی والدہ کا نام تھا:
(a) زاہدہ بیگم (b) حامدہ بیگم (c) رابعہ بیگم (d) زبیدہ بیگم

۴۔ حکیم محمد سعید کے والد تھے:
(a) کھلاڑی (b) حکیم (c) گھڑسوار (d) تیراک

۵۔ حکیم محمد سعید کے والد کا انتقال ہو گیا، جب ان کی عمر تھی:
(a) ۴ برس (b) ۲۵ برس (c) ۳۰ برس (d) ۳۹ برس

۶۔ والد کے انتقال کے وقت محمد سعید کی عمر تھی:
(a) دو برس (b) ڈھائی برس (c) تین برس (d) چار برس

۷۔ طب کی تعلیم کے لیے آپ کو طبیہ کالج میں داخل کروا دیا گیا، جب آپ کی عمر تھی:
(a) چودہ سال (b) پندرہ سال (c) سولہ سال (d) سترہ سال

۸۔ حکیم محمد سعید نے ہمدرد فاؤنڈیشن قائم کی:
(a) ۱۹۵۰ء میں (b) ۱۹۵۲ء میں (c) ۱۹۵۳ء میں (d) ۱۹۵۶ء میں

۹۔ حکیم محمد سعید کو خاص لگاؤ تھا:
(a) جانوروں سے (b) پرندوں سے (c) بچوں سے (d) کتابوں سے

۱۰۔ اسم صوت کے استعمال والا جملہ ہے: (Second Term 23)
(a) وہ اپنے بھائی کے ساتھ کل ہسپتال گیا تھا۔
(b) [illegible] ٹک ٹک کر رہا تھا۔ (c) [illegible]
(d) بچے کی مسکراہٹ سے ماں کا دل پرسکون ہو گیا۔

۱۱۔ "بادل کی گھن گرج سے علی خوف زدہ ہو گیا۔" اس جملے میں اسم صوت ہے: (Second Term 23)
(a) علی (b) گھن گرج (c) بادل (d) خوف زدہ

۱۲۔ اسم صوت کے استعمال والا درست جملہ ہے: (Second Term 23)
(a) دیوار کی گھڑی ٹک ٹک کر رہی ہے۔ (b) آپ چھوٹی چھوٹی چیزیں [illegible]
(c) ملاحوں کی بات چھانٹ کر رہا ہے۔ (d) صبح کے وقت چڑیوں کی چہچہاہٹ [illegible]

۱۳۔ لاحقہ "انگیز" سے بننے والا درست لفظ ہے: (Second Term 23)
(a) نشہ انگیز (b) روح انگیز (c) حیرت انگیز (d) عطر انگیز

۱۴۔ لاحقہ "ناک" سے بننے والا درست لفظ ہے: (Second Term 23)
(a) عیب ناک (b) حیرت ناک (c) دم ناک (d) خوف ناک

سبق نمبر ۱۵

درسِ عمل

خلاصہ اس نظم میں شاعر نے محنت، کوشش اور جدوجہد کرنے اور مل جل کر رہنے کا درس دیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جب ہم متحد ہو کر اپنی منزل کی جانب بڑھتے جائیں گے تو راستے کی ہر مشکل خود بخود آسان ہوتی جائے گی۔ لہٰذا تم بھی متحد ہو کر ہر کام کرو۔ بنا کسی رنگ و نسل کے تعصب کے انسانیت کی خدمت کرو۔ زندگی میں کبھی مایوس نہ ہو بلکہ مایوسیوں کے اندھیروں کا مقابلہ امید کی شمع جلا کر کرو۔ ہر مشکل گھڑی میں امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو کیوں کہ مایوسی انسان کو ناکامی کے گمنام اندھیروں میں دھکیل دیتی ہے اور ہمیشہ اپنی محبت سے دلوں کو جوڑتے رہو کسی کی بھی دل آزاری نہ کرو۔ یعنی ہر مشکل اور مصیبت کا ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ انسانیت کی خدمت کرنے کو اپنا نصب العین بنا لو۔ ان پر عمل کر کے ہی تم اپنی منزل کو کامیابی سے حاصل کر سکو گے۔

مرکزی خیال مل کر چلنے، مسلسل محنت کرنے، آگے بڑھتے رہنے اور رنگ و نسل کے تعصب سے پاک ہو کر انسانیت کی خدمت کرنے والے لوگ ہی ہمیشہ ترقی کی منازل کو کامیابی سے طے کر پاتے ہیں۔ ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے والے اور مایوسی کے اندھیروں میں امید کی شمع روشن کرنے والے لوگ ہی درحقیقت کامیابی و کامرانی سے ہم کنار ہوتے ہیں۔

اشعار کی تشریح

بند۱:
اٹھو قدم قدم سے ملاتے چلے چلو
سب مل کے ایک راہ بناتے چلے چلو
منزل کی دھن میں جھومتے گاتے چلے چلو
ہر مرحلے کو سہل بناتے چلے چلو

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
منزل	مقامِ مقصود	دھن	خیال، لگن، دھیان	سہل	آسان

تشریح نظم کے پہلے بند میں شاعر کہتا ہے کہ ہم سب کو قدم سے قدم ملا کر ایک راستے پر چلنا چاہیے۔ ہم سب کو مل جل کر سخت محنت اور جدوجہد کرنی چاہیے کیوں کہ اتفاق میں برکت ہوتی ہے۔ جب ہم متحد ہو کر اپنی منزل کی جانب بڑھتے جائیں گے تو راستے میں آنے والی ہر مشکل خود بخود آسان ہوتی جائے گی۔

بند۲:
بن کر گھٹا فضاؤں پہ چھاتے چلے چلو
ہر ہر قدم پہ دھوم مچاتے چلے چلو
تفریقِ رنگ و نسل مٹاتے چلے چلو
انسانیت کی شان دکھاتے چلے چلو

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گھٹا	بادلوں کا اٹھا ہوا	دھوم	چرچا، شہرت، شان و شوکت
تفریق	جدا کرنا، علیحدگی، فرق ڈالنا		

تشریح اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ جس طرح گھٹا فضاؤں پہ چھا جاتی ہے اس طرح تم بھی آگے بڑھو اور کچھ ایسا کر دکھاؤ کہ ہر طرف تمھاری شہرت کے چرچے ہوں۔ ہر طرح کی فرقہ واریت اور تعصبات سے بے نیاز ہو کر صرف اچھے انسان بن کر جیو اور انسانیت کے لیے خدمات سرانجام دے کر انسانیت کی اصل شان دکھا دو۔

بقول شاعر:
فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

بند۳:
آگے بڑھو، رکو نہ کسی رہ گزار پر
ہر دم سفر کا لطف اٹھاتے چلے چلو
مایوسیوں میں چھیڑ دو نغمے امید کے
تاریکیوں میں جوت جگاتے چلے چلو

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رہ گزار	راستہ، سڑک	لطف	مزا، تسکین
مایوسی	ناامیدی، ناکامی، شکستہ دلی	جوت	روشنی، اُجالا
تاریکی	اندھیرا		

تشریح اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ علم حاصل کرو۔ سخت محنت کرو، راستے میں رکاوٹ دیکھ کر ہمت ہارنے کے بجائے ڈٹ کر اس کا سامنا کرو۔ اپنی منزل تک پہنچنے والے ہو۔ تمام سفر سے لطف اندوز اور خوشی سے آگے بڑھتے جاؤ۔ زندگی میں کبھی بھی مایوسی کا شکار مت ہو بلکہ مایوسیوں کے اندھیروں کا مقابلہ امید کی شمع جلا کر کرو۔ تب اللہ کی مدد تمھارے ساتھ شاملِ حال ہو جائے گی۔

بند۴:
ٹوٹے ہوئے دلوں کو محبت سے جوڑ دو
جوہر عمل کے اپنے دکھاتے چلے چلو
چمکو گگن کے تاروں کی صورت زمین پر
تم آسماں زمیں کو بناتے چلے چلو

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جوہر	کمال، خاصیت	جوڑ دو	اکٹھا کر دو، ملا دو، یکجا کر دو
گگن	آسمان، فلک		

تشریح اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو کسی کا دل مت دکھاؤ کیوں کہ دل خدا کا گھر ہوتا ہے۔ ہمیشہ دلوں کو اپنی محبت سے جوڑنے کی کوشش کرتے رہو۔ دل جوئی کرنا ایسی نیکی ہے جو انس و محبت کا باعث ہے اور دل آزاری کرنا ایسا گناہ ہے جو وحشت و نفرت کا سبب بنتا ہے۔ تم اپنے عمل کے سبب زمین پر آسمان کے ستاروں کی مانند چمک کر زمین کو بھی آسمان بنا دو۔ یعنی اپنی محنت، لگن اور اچھے عمل کی بدولت ایک روشن ستارے کی طرح جگمگاتے رہو۔

بند۵:
پت جھڑ کی رت میں پھول کھلانا کمال ہے
پت جھڑ کی رت میں پھول کھلاتے چلے چلو
بدلے خزاں تمکیں چمن میں بہار سے
وہ گیت زندگی کے سناتے چلے چلو

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پت جھڑ	موسمِ خزاں، پتے گرنے کا موسم	رت	موسم
کمال	ہنر، انتہا، عروج	تمکیں	شاعر کا تخلص
چمن	باغ		

تشریح شاعر آخری بند میں کہتا ہے کہ اگرچہ پھول بہار کے موسم میں کھلتے ہیں لیکن اصل کمال تو یہ ہے کہ خزاں کے موسم میں پھول کھلائے جائیں۔ یعنی منزل حاصل کرنے کا حقیقی مزا تو یہ ہے کہ انسان سخت محنت اور مشقت کے بعد کامیابی حاصل کرے نہ کہ بنا کسی کوشش اور تگ و دو کے منزل حاصل کرے۔ شاعر اپنا تخلص استعمال کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تمکیں ہمیں ایسا گیت گانا چاہیے اور کچھ ایسا کرنا چاہیے جس سے موسمِ خزاں، موسمِ بہار میں تبدیل ہو سکے یعنی ادبار کا زمانہ اقبال میں بدل جائے۔

حلِ مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) درسِ عمل کے کیا معنی ہیں؟
جواب: درسِ عمل کے معنی ہیں عمل کی دعوت یا عمل کا سبق۔

(ب) شاعر کے مطابق ہم زندگی کے ہر مرحلے کو کس طرح سہل بنا سکتے ہیں؟
جواب: شاعر کے مطابق ہم زندگی کے ہر مرحلے کو سہل بنا سکتے ہیں اگر ہم سب متحد ہو جائیں اور مل جل کر محنت کریں، کیوں کہ اتفاق میں بڑی برکت ہوتی ہے جس سے بڑی سے بڑی مشکل سہل ہو جاتی ہے۔

(ج) مایوسیوں میں اُمید کے نغمے کس طرح چھیڑے جا سکتے ہیں؟
جواب: مسلسل محنت کرنے اور آگے بڑھنے سے مایوسیوں میں اُمید کے نغمے چھیڑے جا سکتے ہیں۔

(د) عمل کے جوہر دکھانے سے کیا مراد ہے؟
جواب: عمل کے جوہر دکھانے سے مراد یہ ہے کہ ہمیں اپنے اچھے عمل کے ذریعے ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنا ہے، کیوں کہ دل جوئی کرنا ایسی نیکی ہے، جو انس و محبت کا باعث ہے۔

(ہ) آسمان کو زمین بنانے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
جواب: آسمان کو زمین بنانے سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ ہم اپنے اچھے اور نیک اعمال کے ذریعے زمین پر آسمان کے ستاروں کی مانند چمک کر آسمان کو زمین بنا سکتے ہیں۔

۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(الف) "انسانیت کی شان دکھاتے چلے چلو" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ آپ کس طرح انسانیت کی شان دکھا سکتے ہیں؟
جواب: "انسانیت کی شان دکھاتے چلے چلو" سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ ہر طرح کی فرقہ واریت اور تعصبات سے بے نیاز ہو کر صرف اچھے انسان بن کر جیو۔ انسان ہی انسان کے کام آتا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے دوسروں کی مدد کرو۔ انسانیت کے لیے خدمات سرانجام دے کر ہم انسانیت کی اصل شان دکھا سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونا، مجبور، بے بس اور لاچار لوگوں کی مدد کرنا، کسی کی دل آزاری نہ کرنا بلکہ ہر ایک کے ساتھ محبت سے پیش آنا اور ٹوٹے دلوں کو جوڑ دینے سے ہی ہم انسانیت کی اصل شان دکھا سکتے ہیں۔

(ب) پت جھڑ کی رُت کیا ہوتی ہے؟ شاعر نے یہ ترکیب کیوں استعمال کی؟ شاعر نے یہ کیوں کہا کہ پت جھڑ کی رُت میں پھول کھلانا کمال ہے؟

جواب: پت جھڑ کی رُت موسم خزاں کو کہتے ہیں جس میں درختوں کے پتے زرد ہو کر گر جاتے ہیں۔ شاعر نے یہ ترکیب اس لیے استعمال کی کیوں کہ ناممکن کام کو ممکن کر دکھانا ہی اصل کمال ہوتا ہے۔ ممکن کام تو سبھی کر لیتے ہیں مزا تو تب ہے کہ ناممکن کام کو ممکن بنایا جائے۔

۳۔ متن کے مطابق دُرست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) مایوسیوں میں چھیڑ دو نغمے:

(i) زندگی کے (ii) خوابوں کے (iii) نسیم کے **(iv)** اُمید کے

(ب) ٹوٹے ہوئے دلوں کو محبت سے:

(i) موڑ دو **(ii)** جوڑ دو (iii) توڑ دو (iv) کھول دو

(ج) چمکو گگن کے تاروں کی صورت:

(i) آسمان پر (ii) ہوا میں (iii) بادلوں پر **(iv)** زمین پر

(د) تفریق رنگ و نسل مٹاتے:

(i) چلے چلو (ii) چلتے چلو (iii) لگے چلو (iv) بڑھے چلو

(ہ) پت جھڑ کی رُت میں پھول کھلانا:

(i) وبال ہے (ii) محال ہے **(iii)** کمال ہے (iv) مثال ہے

(و) بدلے خزاں تغیر چمن میں:

(i) خزاں سے (ii) موسم سرما سے **(iii)** بہار سے (iv) پت جھڑ سے

۴۔ اتفاق اور اتحاد سے متعلق کوئی اور نظم انٹرنیٹ سے پڑھیں اور کاپی میں تحریر کریں۔

جواب:

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبیؐ، دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی، اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں
یہی مقصود فطرت ہے یہی رمز مسلمانی
اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی
بتان رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی
ہوس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوع انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا محبت کی زباں ہو جا

۵۔ درج ذیل ذومعنی الفاظ کے معانی تحریر کریں اور جملے بنائیں۔

(ا)	دام	قیمت	آج کل پیاز کے دام بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔
		جال	مچھلیاں ماہی گیر کے لگائے دام میں پھنس گئیں۔
(ب)	بیل	جانور	احمد نے قربانی کے لیے ایک خوب صورت بیل خریدا۔
		زمین پر پھیلنے والا شاخ دار پودا	انگوروں کی بیل پر انگوروں کے گچھے لٹک رہے تھے۔
(ج)	عالم	جہان	اللہ تعالیٰ کل عالم کا مالک ہے۔
		علم جاننے والا	علامہ کوکب نورانی ایک عالم دین ہیں۔
(د)	سونا	آرام کرنا	زیادہ سونا صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔
		ایک قیمتی دھات	سونے کی قیمتوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔
(ر)	سنگ	پتھر	شالامار باغ کی تعمیر میں سنگ مرمر کا بہت استعمال ہوا ہے۔
		ساتھ	اللہ تعالیٰ پاکستان اور چین کا سنگ ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین۔

۶۔ اِن الفاظ وتراکیب کا مفہوم بتائیے۔

پھولوں کی انجمن، دن کا سفیر، سورج کا پیرہن، خاموشی ازل

الفاظ وتراکیب	مفہوم
پھولوں کی انجمن	پھولوں کی محفل
دن کا سفیر	دن کا نمائندہ
سورج کا پیرہن	سورج کا لباس
خاموشی ازل	ہمیشہ کی خاموشی

۷۔ اس نظم میں موجود قافیوں کی نشان دہی کیجیے۔

جواب: ملاتے، بناتے، گاتے، چھاتے، مچاتے، مٹاتے، دکھاتے، اُٹھاتے، جگاتے، کھلاتے، سُناتے۔

۸۔ درج ذیل اشعار کی تشریح کریں۔ شعری حوالہ بھی لکھیے۔

ٹوٹے ہوئے دلوں کو محبت سے جوڑ دو
جوہر عمل کے اپنے دکھاتے چلے چلو
چمکو گگن کے تاروں کی صورت زمین پر
تم آسماں زمیں کو بناتے چلے چلو

جواب: بند ۴ کی تشریح دیکھیے۔

۹۔ نظم کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

جواب: نظم کے شروع میں دیکھیے۔

سوچیں اور بتائیں

• اتحاد کے چند فوائد بتائیں۔

جواب: اتحاد سے قوت بڑھتی ہے۔ مل کر کام کرنے سے کام جلدی اور آسانی سے ہو جاتا ہے۔ آپس میں اتحاد و اتفاق کی وجہ سے ہمدردی، اخوت اور محبت پیدا ہوتی ہے اور ایک دوسرے کا حوصلہ بھی بڑھتا ہے۔ کامیابی انھی لوگوں کے قدم چومتی ہے جو مل جل کر اور اتحاد و اتفاق کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔

• نفاق کے چند نقصانات بتائیں۔

جواب: نفاق کے چند نقصانات یہ ہیں:

(I) نفاق سے باہمی اختلافات پروان چڑھتے ہیں۔

(II) نفاق سے بغض اور حسد پیدا ہوتا ہے۔

(III) نفاق سے انسان کو ذلت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(IV) نفاق سے شکست یقینی ہوتی ہے۔

• کیا آپ نے کبھی کسی کے ساتھ مل کر کوئی کام کیا؟ اُس کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں! میں نے اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ مل کر جماعت کے کمرے کو چارٹ پیپرز کی مدد سے سجایا تھا۔ جن پر ہمارے سبق سے متعلقہ مختلف معلومات درج تھیں۔ جسے دیکھ کر ہمارے تمام اساتذہ کرام بہت خوش ہوئے اور ہمیں انعام بھی دیا۔

مل جل کر کام کرنے سے ہر کام آسان اور جلدی ہو جاتا ہے۔

سوچیں اور بتائیں

• "ہر مرحلے کو سہل بناتے چلے چلو" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "ہر مرحلے کو سہل بناتے چلے چلو" سے مُراد یہ ہے کہ ہر قسم کی مشکل میں گھبرانے کی بجائے اس کو آسان بنا کر اس کا حل تلاش کرنا چاہیے۔

• "انسانیت کی شان دکھاتے چلے چلو" سے کیا مُراد ہے؟

جواب: "انسانیت کی شان دکھاتے چلے چلو" سے مُراد یہ ہے کہ ہر کسی سے محبت وخلوص سے پیش آؤ۔

• تاریکیوں میں جوت جگاتے سے کیا مراد ہے؟

جواب: تاریکیوں میں جوت جگاتے سے مراد مایوسی کے اندھیروں میں اُمید کی شمع روشن کرنا ہے۔

• ٹوٹے دلوں کو جوڑنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: ٹوٹے دلوں کو جوڑنے سے مراد پریشان حال اور مایوس لوگوں کو ہمت وحوصلہ دینا اور ان کی دل جوئی کرنا ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ)
کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ اشعار پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

بن کر گھٹا فضاؤں پہ چھاتے چلے چلو
ہر ہر قدم پہ دھوم مچاتے چلے چلو
تفریق رنگ و نسل مٹاتے چلے چلو
انسانیت کی شان دکھاتے چلے چلو

۱۔ بن کر گھٹا فضاؤں میں چلے چلو:

(a) مٹاتے **(b)** چھاتے (c) مچاتے (d) دکھاتے

۲۔ انسانیت کی دکھاتے چلے چلو:

(a) شان (b) آن بان (c) جان (d) پہچان

۳۔ ہر ہر قدم پر مچاتے چلو:

(a) شور **(b)** دھوم (c) ہنگامہ (d) کہرام

۴۔ "فضاؤں" قواعد کی رُو سے ہے:

(a) واحد (b) مذکر **(c)** جمع (d) مؤنث

۵۔ "چھاتے، مچاتے" گرامر کی رو سے ہیں:

(a) قافیے (b) ردیف (c) مرکبات (d) اسم

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ اٹھو قدم قدم سے ملاتے:

(a) چلو **(b)** چلے چلو (c) اُٹھاتے چلو (d) بھاگو

۲۔ سب مل کے بناتے چلے چلو:

(a) ایک راہ (b) ایک سڑک (c) ایک مکان (d) ایک وطن

۳۔ جھومتے گاتے چلے چلو:

(a) کام کی دھن میں (b) کھیل کی دھن میں **(c)** منزل کی دھن میں (d) سفر کی دھن میں

۴۔ ہر مرحلے کو بناتے چلے چلو:

(a) سہل (b) پیچیدہ (c) مکمل (d) خوب صورت

۵۔ آگے بڑھو رکو نہ کہیں:

(a) دُکان پر (b) مکان پر **(c)** رہ گزار پر (d) مزار پر

۶۔ تم زمین کو بناتے چلے چلو:

(a) چمن (b) ہموار (c) چاند **(d)** آسماں

۷۔ ہر دم لطف اُٹھاتے چلے چلو:

(a) سفر کا (b) سیر کا (c) کھیلنے کا (d) کھانے کا

۸۔ "آسمان" کا متضاد ہے:

(a) زمین (b) سورج (c) چاند (d) تارا

۹۔ ایسے الفاظ جو لکھنے اور پڑھنے میں بالکل ایک جیسے ہوں لیکن اُن الفاظ کے معانی ایک سے زیادہ ہوں، کہلاتے ہیں:

(a) متشابہ الفاظ (b) ہم قافیہ الفاظ **(c)** ذومعنی الفاظ (d) مترادف الفاظ

۱۰۔ "ملاتے" کا ہم قافیہ لفظ ہے:

(a) بناتے (b) آج (c) کام (d) نام

سبق نمبر ۱۶

خواتین کا احترام اور مقام

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اشرف المخلوقات	مخلوقات میں سب سے افضل واعلیٰ، مراد انسان	شانہ بہ شانہ	ساتھ ساتھ، ہم راہ
		ہم وطن	ایک ہی ملک کے رہنے والے
متعین	طے شدہ	بخوبی	اچھی طرح سے
حدود وقیود	حدیں اور پابندیاں، مراد قواعد وضوابط، اصول	واقف	آگاہ، جاننے والا
		رفتہ رفتہ	آہستہ آہستہ
ناروا	خلاف شان، خلاف شرع، ممنوع	اُمہات المومنین	مومنوں کی مائیں
		تکریم	عزت
عیاں	کھلا ہوا، آشکارا	ترجیح	فوقیت
چشم فلک	نگاہ آسمان، مُراد سارا عالم، دُنیا	نان ونفقہ	روٹی کپڑا، بیوی کا خرچ، بچوں کا خرچ
درگور	مرجائے، قبر میں جائے		
منور	روشن	قابلیت	لیاقت، اہلیت، استعداد

خلاصہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر زمین پر اُتارا ہے۔ مردوں اور خواتین کے الگ الگ حقوق وفرائض اور ذمہ داریاں متعین کیں۔ اگر ہم آغاز اسلام کے وقت سرزمین حجاز پر عربوں کی حالت زار کا جائزہ لیں تو اُس دور جہالت میں عورتوں کے کوئی حقوق نہ تھے۔ عورت کو کسی بھی حیثیت میں عزت نصیب نہ ہوتی تھی۔ جہالت کے ان گھٹا ٹوپ اندھیروں میں شمع رسالت خاتم النبیین ﷺ کی روشنی چمکی اور پورے عرب کو منور کر گئی۔ رفتہ رفتہ عربوں کا ذہن بدلنے لگا اور اسلام کی روشنی اُن کے خیالات کو بدلنے لگی۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی کو مثال بنا کر اہل عرب کی تربیت کی۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ جب تشریف لاتیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ ان کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جاتے اور انھیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح آپ خاتم النبیین ﷺ نے اُمہات المومنینؓ کو جس عزت وتکریم سے نوازا وہ بھی رہتی دُنیا تک نمونہ ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے بیٹی کو خاندان کے لیے باعث رحمت قرار دیا اور اُسے روز قیامت اپنے والدین کے لیے باعث شفاعت قرار دیا۔

حدیث پاک ہے:

ترجمہ: "جس کسی کی بیٹی ہو پھر وہ اُسے زندہ درگور نہ کرے نہ اُس کی توہین کرے اور نہ لڑکے کو اُس پر ترجیح دے، اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔" (سنن ابوداؤد: ۵۱۴۶)

اللہ تعالیٰ نے ماں کو کس قدر بلند مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہی اعلیٰ نعمت رکھی۔

عورت چار بنیادی حیثیتوں میں ہمارے سامنے آتی ہے، ماں، بہن، بیوی اور بیٹی۔ اسلام نے عورت کو ہر روپ میں عزت و احترام کے قابل ٹھہرایا۔

آج کی خواتین ڈاکٹر، انجینئر، کمپیوٹر کے شعبہ میں ماہر اور قابل اُستاد بھی ہیں۔ پاک فوج اور فضائیہ میں اعلیٰ عہدوں پر خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ ۲۴۔ نومبر ۲۰۱۵ء کو میانوالی کے قریب طیارے کے حادثے میں شہید ہونے والی پاک فضائیہ کی فائٹر پائلٹ مریم مختار اس بات کی علامت ہیں کہ خواتین صلاحیتوں کے اعتبار سے کسی طور مردوں سے کم نہیں۔ پاکستان کی ذہین، قابل اور محنتی خواتین کی ایک بڑی تعداد ہمیشہ سے ہر شعبۂ زندگی میں ملک کا نام روشن کرتی آئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے حقوق مقرر فرمائے ہیں۔ خواتین کے حقوق کے حوالے سے معاشرے میں آگاہی اور شعور پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔

حلِ مشق

۱۔ مندرجۂ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے اِنسان کو کیا درجہ عطا کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ عطا کیا ہے۔

(ب) اسلام سے قبل عربوں کے کیا حالات تھے؟

جواب: اسلام سے قبل عربوں کے بہت بُرے حالات تھے۔ وہ جہالت کے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے تھے۔ وہ خواتین کے ساتھ ناروا سلوک کرتے اور اُس دورِ جہالت میں عورتوں کے کوئی حقوق نہ تھے۔

(ج) قبل از اسلام لڑکیوں یا بیٹیوں سے کیا سلوک کیا جاتا تھا؟

جواب: قبل از اسلام بیٹی کی پیدائش پر بجائے خوشی منانے کے سوگ کا سماں ہوتا تھا۔ بعض مقامات پر تو بیٹی کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ عورت کو کسی بھی حیثیت میں عزت کی زندگی نصیب نہ ہوتی تھی۔

(د) بیٹی کے متعلق اسلام کے کیا احکامات ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے بیٹی کو خاندان کے لیے باعثِ رحمت قرار دیا ہے اور اُسے روزِ قیامت اپنے والدین کے لیے باعثِ شفاعت قرار دیا۔ اسلام نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ بیٹے اور بیٹی میں کسی قسم کا فرق نہ رکھا جائے۔ حدیث پاک ہے۔ ترجمہ: "جس کسی کی لڑکی ہو پھر وہ اُسے زندہ درگور نہ کرے نہ اُس کی توہین کرے اور نہ اُسے لڑکے پر ترجیح دے اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا۔"

(سنن ابوداؤد: ۵۱۴۶)

(ہ) نبی اکرم ﷺ اپنی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراؓ کو کس طرح عزت سے نوازتے تھے؟

جواب: حضرت فاطمۃ الزہراؓ جب تشریف لاتیں تو نبی اکرم ﷺ ان کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جاتے اور انھیں اپنی جگہ پر بٹھاتے تھے۔

(و) بیٹی کے والدین کو اسلام نے کیا خوش خبری سُنائی ہے؟

جواب: حدیث پاک ہے:

حضور ﷺ نے دو انگلیاں جوڑ کر اشارہ فرمایا:

"جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی، وہ اور میں (ایک ساتھ) ان دو انگلیوں کی طرح جنت میں داخل ہوں گے۔" (سنن ترمذی: ۱۹۱۳)

(ز) اسلام نے مردوں کو بیویوں کے معاملے میں کیا حکم دیا ہے؟

جواب: اسلام نے مردوں کو بیویوں کے معاملے میں حکم دیا ہے کہ وہ ان کی تمام ضروریات پوری کریں۔ ان کے نان و نفقہ کا اپنی حیثیت کے مطابق انتظام کریں۔ ان سے پیار اور شفقت سے پیش آئیں۔

۲۔ مندرجۂ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(الف) احادیث کی مدد سے بتائیے کہ اسلام نے بیٹی اور ماں کو کیا مقام عطا کیا ہے؟

جواب: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی کو مثالی بنا کر اہلِ عرب کی تربیت کی۔ اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی پرورش جس پیار اور شفقت سے کی وہ مثالی تھا۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ جب تشریف لاتیں تو آپ ﷺ ان کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جاتے اور انھیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے اُمہات المومنینؓ کو جس عزت و تکریم سے نوازا وہ بھی رہتی دُنیا تک مثال ہے۔ آپ ﷺ نے بیٹی کو خاندان کے لیے باعث رحمت قرار دیا اور روزِ قیامت اپنے والدین کے لیے باعث شفاعت قرار دیا۔ حدیث پاک ہے۔

ترجمہ: "جس کسی کی لڑکی ہو پھر وہ اُسے زندہ درگور نہ کرے نہ اُس کی توہین کرے اور نہ لڑکے کو اُس پر ترجیح دے، اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا۔" (سنن ابوداؤد)

اسی طرح ایک اور حدیث میں حضور ﷺ نے دو انگلیاں جوڑ کر اشارہ فرمایا: "جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی، وہ اور میں (ایک ساتھ) ان دو انگلیوں کی طرح جنت میں داخل ہوں گے۔" (سنن ترمذی: ۱۹۱۳) اسلام نے ماں کو جو مرتبہ دیا ہے سب ہی اُس سے واقف ہیں۔ ماں کے قدموں تلے جنت ہونا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ماں کو اللہ نے کس قدر بلند مرتبہ عطا فرمایا ہے۔

(ب) پاکستان میں عورتوں کے جائز حقوق کے لیے کن اقدامات کی ضرورت ہے؟

جواب: پاکستان میں عورتوں کے جائز حقوق کے لیے ایسے قوانین پر عمل درآمد کروانے کی ضرورت ہے جو عورتوں کے جائز حقوق پر مبنی ہیں۔ ان کوششوں کے علاوہ ہمیں اپنے خیالات اور سوچ میں بھی تبدیلی لانی چاہیے کیوں کہ عورت ہر رشتے میں قابلِ احترام ہے۔

۳۔ متن کے مطابق دُرست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے مردوں اور خواتین کے الگ الگ متعین کیے:

(i) فرائض (ii) کھانے (iii) گھر **(iv) حقوق و فرائض**

(ب) خواتین مردوں کے شانہ بشانہ ہر شعبۂ زندگی میں جھنڈے گاڑ رہی ہیں:

(i) اپنی شوکت کے (ii) اپنی عظمت کے **(iii) اپنی قابلیت کے** (iv) اپنی شاعری کے

(ج) آپ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کی پرورش جس پیار و شفقت سے کی وہ ہے:

(i) مثالی (ii) عمدہ (iii) اعلیٰ (iv) افضل

(د) آپ ﷺ نے اُمہات المومنینؓ کو جس عزت و تکریم سے نوازا وہ:

(i) ناقابلِ بیاں ہے (ii) عمومی ہے **(iii) نمونہ ہے** (iv) عجیب ہے

(ہ) آپ ﷺ نے بیٹی کو خاندان کے لیے قرار دیا:

(i) باعثِ رحمت (ii) باعثِ برکت (iii) باعثِ تشویش (iv) باعثِ اطمینان

(و) آپ ﷺ نے بیٹی کو روزِ قیامت اپنے والدین کے لیے قرار دیا:

(i) باعثِ شفاعت (ii) باعثِ رحمت (iii) باعثِ برکت (iv) باعثِ اطمینان

۴۔ سبق کے مطابق خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) دورِ جہالت میں عورتوں کے کوئی حقوق نہ تھے۔

(ب) بیٹی کی پیدائش پر بجائے خوشی منانے کے سوگ کا سماں ہوتا تھا۔

(ج) رسولِ پاک ﷺ نے عربوں کو عورتوں کے مقام و مرتبے سے آگاہ کیا۔

(د) رسولِ پاک ﷺ حضرت فاطمہؓ کی آمد پر کھڑے ہو جاتے۔

(ہ) اسلام نے بیٹی کو خاندان کے لیے باعثِ رحمت قرار دیا۔

(و) بیٹی کو روزِ قیامت، والدین کے لیے باعثِ شفاعت قرار دیا گیا ہے۔

(ز) ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔

(ح) آج کل خواتین مردوں کے شانہ بہ شانہ ہر شعبۂ زندگی میں اپنی قابلیت کے جھنڈے گاڑ رہی ہیں۔

۵۔ دیے گئے الفاظ کے جملے بنائیں۔

الفاظ	جملے
سرزمین	ہمیں اپنی سرزمین سے بے حد پیار ہے۔
دورِ جہالت	دورِ جہالت میں لوگ بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔
سوگ	قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد پورے ملک میں سوگ کا سماں تھا۔
منور	سورج نکلنے کے بعد ہر چیز منور ہو جاتی ہے۔
وراثت	اسلام نے لڑکیوں کا وراثت میں حصہ رکھا ہے۔

۶۔ دی گئی مثال کے مطابق دُرست مترادف کالم ج میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
مثال: نحیف	ضعیف	کم زور
غریب	تکلیف	مفلس
قرض	کم زور	اُدھار
دانا	مستحق	عقل مند
رحم دل	مہربان	مہربان
مصیبت	مفلس	تکلیف
حق دار	عقل مند	مستحق
بوڑھا	اُدھار	ضعیف

۷۔ دی گئی مثال کی روشنی میں متلازمات لکھیں۔

الفاظ	متلازمات
مثال: باغ	پودے، پرندے، تتلیاں، درخت، پھول، انسان
بس سٹاپ	بسیں، مسافر، کنڈکٹر، ڈرائیور، ٹکٹیں، سامان
ہسپتال	ڈاکٹر، مریض، نرسیں، دوائیاں، آپریشن تھیٹر، ایمبولینس
سکول	طلبہ، اساتذہ، جماعت کے کمرے، کتابیں، کاپیاں، بیگ، تختۂ تحریر
ایئرپورٹ	مسافر، سامان، جہاز، ایئرہوسٹس، پائلٹ، رن وے
بازار	دکانیں، گاہک، دکان دار، ٹھیلے، رکشے، گاڑیاں
سٹیڈیم	کھلاڑی، میدان، لائٹس، کرسیاں، لوگ، امپائر
مسجد	نمازی، مؤذن، صفیں، قرآنِ مجید، امام، لاؤڈ سپیکر

۸۔ مذکر اور مؤنث الفاظ کو الگ الگ متعلقہ خانوں میں درج کیجیے۔

خواتین۔ اجازت۔ حکومت۔ حقوق۔ فرائض۔ تصویر۔ علاقہ۔ کوشش۔ قیامت۔ قانون۔ خاندان۔ مقام

مذکر	مؤنث
قابل	خواتین
حقوق	حکومت
فرائض	تصویر
علاقہ	کوشش
قانون	قیامت
خاندان	اجازت
مقام	

۹۔ درست اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

فلاحی۔ قوانین۔ سرخرو۔ مناظر۔ حقوق۔ درگور۔ متعین۔ شفاعت۔ تعلیمات۔ صلاحیت

فَلاحِی	قَوانِین	سُرخرُو	مَناظِر	حُقُوق
دَرگور	مُتعیّن	شَفاعَت	تعلیمات	صَلاحِیت

۱۰۔ ذیل میں فعلِ مجہول کے جملے دیے گئے ہیں انھیں فعلِ معروف میں تبدیل کیجیے۔

فعلِ مجہول	فعلِ معروف
پھل خریدے گئے۔	لڈو جان نے پھل خریدے۔
گھر بنایا گیا۔	معمار نے گھر بنایا۔
میچ کھیلا جائے گا۔	وہ میچ کھیلیں گے۔
برتن دھوئے گئے۔	باجی نے برتن دھوئے۔
گیند خریدی گئی۔	میں نے گیند خریدی۔
کام کیا گیا۔	فواد نے کام کیا۔

۱۱۔ مردوں اور عورتوں کے حقوق و فرائض پر مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر زمین پر اُتارا۔ اسلام نے بحیثیت انسان مردوں اور عورتوں کو برابری کا حق دیا ہے اور ان کے حقوق کا تحفظ بھی کیا ہے۔ اسلام نے مردوں کی طرح عورتوں کو بھی وراثت کا حق دیا۔ قرآنِ مجید میں واضح الفاظ میں کہا گیا ہے کہ "ماں باپ کی وراثت میں لڑکیوں کا بھی حصہ ہے۔" اسلام میں شادی کے معاملے میں عورت کو اپنی مرضی اور پسند کا اظہار کرنے کی بھی اجازت دی گئی ہے اور بیوگی کی حالت میں ایک عورت کو دوبارہ شادی کرنے کی اجازت بھی دی گئی ہے۔ عورت کو بحیثیت ماں حسنِ سلوک کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ خواتین کے لیے تعلیم و تربیت کو اتنا ہی ضروری قرار دیا گیا ہے جتنا مردوں کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اسلام نے عورتوں کو جہاں ان کے حقوق سے روشناس کرایا ہے وہاں ان پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد کی ہیں۔ عورت کا فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر، اس کے والدین اور خاندان کا خیال رکھے۔ ان کی عزت کرے اور ان کے ساتھ محبت کا معاملہ اختیار کرے۔ اسلام میں عورت کو پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ عورت کو چاہیے کہ وہ شریعت کے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرے، کیوں کہ صرف تخلیقِ انسانی ہی نہیں بلکہ ہر

قسم کی اچھائی یا بُرائی ماں کی گود سے جنم لیتی ہے۔ عورت کا بنیادی فرض یہ ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تعمیر و تربیت کا کام اس طریقے سے کرے کہ وہ زندگی کے ہر موڑ پر نیکی اور بدی میں تمیز کر سکے۔ عورتوں کی طرح مردوں کے بھی کچھ حقوق اور فرائض ہیں۔ مردوں کے حقوق میں سب سے پہلا حق یہ ہے اس کی بیوی اُس کی اطاعت و فرماں برداری کرے اس کا ہر لحاظ سے خیال رکھے۔ مرد باپ، بھائی، بیٹا یا شوہر کسی بھی روپ میں ہو عورت کا محافظ ہوتا ہے۔ مرد گھر کا سربراہ ہوتا ہے۔ مردوں کو عورتوں پر نگہبان مقرر کیا گیا ہے۔ مرد کا ایک حق یہ بھی ہے کہ وراثت میں اس کا حصہ عورت سے دوگنا ہوتا ہے۔ اسلام نے جنس کی بنیاد پر مرد کو مقام و مرتبہ عطا نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی ذمہ داریوں اور اس کے فرائض کی وجہ سے اس کو سربراہ اور نگہبان بنایا ہے۔

اسلام نے مرد اور خواتین کو باہم ایک دوسرے کے رفیق اور نیکی کے کاموں میں معاون قرار دیا ہے چناں چہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق اور معاون ہیں۔''

لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مردوں اور عورتوں دونوں کے حقوق و فرائض برابر ہیں۔ اگر عورت کے ذمہ امورِ خانہ داری اور بچوں کی تربیت اور حفاظت ہے تو مرد ان کی ضروریات کو پورا کرنے کا پابند ہے۔ عورت کے ذمہ مرد کی خدمت و اطاعت ہے تو مرد کے ذمہ اس کا مہر اور نان و نفقہ ہے یعنی تمام ضروری اخراجات کا انتظام ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورتوں کے حقوق مردوں کے ذمہ ایسے ہی واجب ہیں جیسے مردوں کے حقوق عورتوں کے ذمہ ہیں۔'' (سورۃ البقرۃ: ۲۲۸)

سوچیں اور بتائیں

- دوسروں کا حق غصب کرنا کیسا عمل ہے؟

جواب: دوسروں کا حق غصب کرنا بہت بُرا عمل ہے۔

- گھر کے کاموں میں والدین کی مدد کرنی چاہیے یا نہیں؟

جواب: گھر کے کاموں میں والدین کی مدد کرنی چاہیے اور چھوٹے چھوٹے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹانا چاہیے۔

سمجھیں اور بتائیں

- خواتین کے حقوق کو کون کیسے پامال کرتا رہا ہے؟

جواب: آغاز اسلام کے وقت سرزمین حجاز پر عربوں کے دورِ جہالت میں عورتوں کے کوئی حقوق نہ تھے۔ بیٹی کی پیدائش پر سوگ کا سماں ہوتا تھا بعض مقامات پر بیٹی کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔

- اسلام سے پہلے عرب بیٹی کی پیدائش پر کیا کرتے تھے؟

جواب: اسلام سے پہلے عرب بیٹی کی پیدائش پر خوشی کی بجائے سوگ مناتے تھے۔

- عربوں کو خواتین کے مقام سے کس نے آگاہ کیا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے عربوں کو خواتین کے مقام سے آگاہ کیا۔

- بیٹیوں سے متعلق کسی حدیث کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: ایک حدیث میں حضور خاتم النبیین ﷺ نے دو اُنگلیاں جوڑ کر اشارہ فرمایا:

''جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی، وہ اور میں (ایک ساتھ) ان دو اُنگلیوں کی طرح جنت میں داخل ہوں گے۔'' (سنن ترمذی: ۱۹۱۴)

- آج کی خواتین کن پیشوں میں خدمت انجام دے رہی ہیں؟

جواب: آج کی خواتین ڈاکٹر بھی ہیں اور انجینئر بھی، کمپیوٹر کی ماہر بھی ہیں اور قابل استاد بھی۔ وہ پاک فضائیہ اور پاک فوج میں اعلیٰ عہدوں پر خدمات انجام دینے کے ساتھ ساتھ دیگر اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز ہو کر حکومت کے کاموں میں بھی ہاتھ بٹا رہی ہیں۔

- بعض لوگ اپنی بیٹیوں کی شادیاں کیوں نہیں کرتے؟

جواب: بعض لوگ اپنی بیٹیوں کی شادیاں اس لیے نہیں کرتے تا کہ انھیں اپنی زمین میں سے حصہ نہ دینا پڑ جائے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

اسلام نے ماں کو جو مقام عطا کیا ہے سب ہی اُس سے واقف ہیں۔ ماں کے قدموں تلے جنت کا ہونا، اس امر کا غماز ہے کہ ماں کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر بلند مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ عورت چار بنیادی حیثیتوں میں ہمارے سامنے آتی ہے، ماں، بہن، بیوی اور بیٹی۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو پابند کیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کی تمام ضروریات پوری کریں۔ اُس کے نان نفقہ کا اپنی حیثیت کے مطابق انتظام کریں۔ اُس سے نرمی اور شفقت سے پیش آئیں۔ اسلام نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ بیٹے اور بیٹی میں کسی قسم کا فرق روا نہ رکھا جائے۔ اسلام نے عورت کو معاشرے میں عزت و احترام کے قابل ٹھہرایا۔ آج کل خواتین مردوں کے شانہ بہ شانہ ہر شعبۂ زندگی میں اپنی قابلیت کے جھنڈے گاڑ رہی ہیں۔ ہم اگر بورڈ اور یونی ورسٹی کے امتحانات کے نتائج کا جائزہ لیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ صلاحیتوں کے اعتبار سے لڑکیاں، لڑکوں سے پیچھے نہیں۔

۱۔ قدموں تلے جنت ہے:
(a) بہن کے (b) بیوی کے **(c)** ماں کے (d) بیٹی کے

۲۔ عورت بنیادی طور پر حیثیتوں میں ہمارے سامنے آتی ہے:
(a) دو (b) تین **(c)** چار (d) پانچ

۳۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو پابند کیا کہ وہ تمام ضروریات پوری کریں:
(a) اپنی بیوی کی (b) اپنی خالہ کی (c) اپنی پھوپھی کی (d) اپنی دادی کی

۴۔ ''ضرورت'' کا مترادف ہے:
(a) ایجاد **(b)** حاجت (c) مشکل (d) غم

۵۔ ''شفقت'' کا درست اعراب والا لفظ ہے:
(a) شَفقَت (b) شُفقَت (c) شِفقَت (d) شَفقِت

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

اَ۔ اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنا کر زمین پر اُتارا:
(a) انسان کو (b) فرشتوں کو (c) جنوں کو (d) پرندوں کو

۲۔ ناروا سلوک روا رکھا گیا:
(a) بچوں کے ساتھ (b) مردوں کے ساتھ
(c) خواتین کے ساتھ (d) بزرگوں کے ساتھ

۳۔ دورِ جہالت میں کوئی حقوق نہ تھے:
(a) بچوں کے (b) بڑوں کے (c) مردوں کے **(d)** عورتوں کے

۴۔ بیٹی کی پیدائش پر سماں ہوتا تھا:
(a) خوشی کا **(b)** سوگ کا (c) پریشانی کا (d) افسردگی کا

۵۔ آج کی خواتین ہیں:
(a) ڈاکٹر (b) انجینئر
(c) قابل اُستاد اور کمپیوٹر کی ماہر **(d)** تینوں

۶۔ فعل مجہول کے جملے کی نشان دہی کریں:
(a) کھانا بنایا گیا (b) امی جان نے کھانا بنایا
(c) معمار نے گھر بنایا (d) ابو جان نے پھل خریدے

۷۔ ایسا فعل جس میں صرف فاعل کی مدد سے بات مکمل ہو جائے اور پورا مطلب سمجھ میں آ جائے، کہلاتا ہے:
(a) فعل امر (b) فعل نہی **(c)** فعل لازم (d) فعل متعدی

۸۔ اسما کے اعتبار سے تانیث کا درست جملہ ہے: (Second Term 23)
(a) جو محنت کرتا ہے کامیاب ہو جاتی ہے۔ (b) علی ایک نیک اور ایمان دار آدمی ہے۔
(c) ذیشان اور محبوب باغ میں آم کھا رہی ہیں۔
(d) شکیلہ صبح سے کمرے میں سو رہی ہے۔

۹۔ ''علی نے خط لکھا۔'' اس جملے میں استعمال ہونے والا فعل کہلاتا ہے: (Final Term 23)
(a) فعل لازم (b) فعل مجہول **(c)** فعل متعدی (d) فعل ناقص

۱۰۔ لفظ ''دُکان'' کے گروہی الفاظ ہیں: (Final Term 23)
(a) مکان، ویران، سنسان **(b)** دال، گھی، چینی
(c) مالک، مزدور، اینٹ (d) لکڑی، لوہار، رنگ

۱۱۔ مذکر اور مؤنث کے استعمال والا جملہ ہے: (First Term 24)
(a) وہ ریل گاڑی پر گئی ہیں۔ **(b)** امی اور ابو بازار گئے ہیں۔
(c) لڑکیاں کھیل رہی ہیں۔ (d) بلی میاؤں میاؤں کر رہی ہے۔

سبق نمبر ۱۷

کرپشن: ایک سماجی بُرائی

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بدعنوانی	خرابی کا پیدا ہونا، رشوت خوری عام ہونا، غیر منظم ہونا	گھناؤنا	جس سے کراہت ہو یا گھن آئے، قابلِ نفرت
درحقیقت	اصل میں، حقیقت میں	روشناس	واقف
انتقام	بدلہ لینا، جوابی حملہ	اقربا پروری	دوست نوازی، قریبی لوگوں کو ناجائز فوائد دینا
نفاق	ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ ہونا، منافقت، دشمنی، بغض	انسداد	حفظ ماتقدم کے طور پر مزاحمت، روک، بندش، خاتمہ
لاقانونیت	قانون کے خلاف عمل درآمد	سنگین	پتھر کا بنا ہوا، شدید، سخت
رشوت	فرض منصبی کی انجام دہی یا خلاف حق و انصاف کرنے کا ناجائز نذرانہ	غصب	زبردستی کسی کا حق چھین لینا، ناجائز قبضہ، مجرمانہ خیانت
ملاوٹ	کسی خالص چیز میں غیر خالص چیز کی آمیزش، کھوٹ	غبن	دھوکا دینا
		فریب	دھوکا، دغا، مکر
زوال	ترقی اور عروج کا جاتا رہنا	حرص	لالچ، طمع، ہوس
وسیع	فراخ، دور تک پھیلا ہوا	روش	راستا
مفہوم	مطلب، معنی	ماورا	جو کچھ پس پشت ہو، پرے، باہر
بدعملی	بدنظمی، بدانتظامی	مُہلک	جان لیوا
بدکاری	حرام کاری، بدفعلی	مصلحین	اصلاح کرنے والے
فساد	بگاڑ، خلل، خرابی	نفسانی خواہشات	نفس کی خواہشات، ذاتی خواہشات
انحراف	نافرمانی، حکم عدولی، انکار، مخالفت، پھر جانا	راغب	رغبت رکھنے والا، کسی طرف میلان رکھنے والا
مفسد	فساد برپا کرنے والا، جھگڑا کرنے والا، فسادی		

خلاصہ لفظ ''کرپشن'' وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ اُردو میں اس کے معنی بدعملی، بدعنوانی، بداخلاقی، بگاڑ اور بدکاری کے، جب کہ عربی میں ''کرپشن'' کا لفظ فساد، انحراف اور مفسد کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کرپشن کا لفظ ہر زبان، ہر ملک اور ہر معاشرے میں گھناؤنے اور منفی کاموں کے لیے بولا جاتا ہے۔

کرپشن یا بدعنوانی کسی بھی معاشرے کے لیے زہر قاتل سے کم نہیں۔ کسی بھی ملک و قوم کی تباہی میں کرپشن کا کردار بنیادی نوعیت کا ہوتا ہے۔ کرپشن کو برائیوں کی جڑ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کرپشن یا بدعنوانی پاکستان کا ہی مسئلہ نہیں، بلکہ یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے۔

دُنیا بھر میں حکومتوں کی کارکردگی میں شفافیت اور کرپشن کا جائزہ لینے والی عالمی تنظیم ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل نے اپنی متعدد سالانہ رپورٹوں میں کہا ہے کہ جنوبی ایشیا کا خطہ سب سے زیادہ بدعنوانی کا شکار ہے۔

کرپشن کے خاتمے کے کئی طریقے ہیں۔ ان میں ایک مقبول طریقہ سزا و جزا کے نظام کو مؤثر انداز میں نافذ کر کے اس پر عمل کرنا ہے۔ عصرِ حاضر میں کرپشن کے خاتمے کا ایک اور طریقہ ڈیجیٹلائزیشن ہے۔ شہریوں کے مسائل آن لائن یا ڈیجیٹل نظام کے تحت ایک خودکار انداز میں حل کیے جاتے ہیں۔ جس کی مدد سے وہ اپنے گھروں یا دفاتر میں بیٹھ کر اپنے مسائل و معلومات متعلقہ ادارے کے ڈیجیٹل پورٹل پر اَپ لوڈ کر دیتے ہیں جس کے بعد متعلقہ اہل کاروں کے لیے شہریوں کے مسائل حل کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔ یوں جب درخواست گزار اور درخواستوں پر عمل کرنے والے ایک دوسرے سے واقف ہی نہیں ہوتے۔ ہیرا پھیری اور کوئی مفاد لینا بھی ممکن نہیں رہتا۔

کرپشن پر قابو پانے کا تیسرا طریقہ شہریوں کی زندگی میں زیادہ سے زیادہ سہولیات پیدا کرنا بھی ہے۔ اگر ریاست شہریوں کے لیے زندگی آسان بنا دے تو انھیں کرپشن کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ کرپشن کے خاتمے کا ایک اور طریقہ تعلیم و تربیت پر توجہ دینا بھی ہے۔ دینی تعلیمات سے روشناس کروا کے بدعنوانی کے نقصانات سے آگاہ کر کے بھی اس معاشرتی بُرائی سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ وطنِ عزیز کو کرپشن جیسی سماجی بُرائی سے نجات عطا فرمائے۔ آمین!

حل مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) کرپشن سے کیا مراد ہے؟

جواب: لفظ ''کرپشن'' وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ اُردو میں اس کے معنی بدعملی، بدعنوانی، بداخلاقی، بگاڑ اور بدکاری کے، جب کہ عربی میں ''کرپشن'' کا لفظ فساد، انحراف اور مفسد کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اُصول، قاعدے اور ضابطے سے ہٹ کر کیا جانے والا ہر عمل ''کرپشن'' ہے۔ کرپشن کا لفظ ہر زبان، ہر ملک اور ہر معاشرے میں گھناؤنے اور منفی کاموں کے لیے بولا جاتا ہے۔

(ب) شفافیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: معاشرے کی صالح روایات، اعلیٰ اخلاقی اقدار، نیکی اور راستی کی روش اور تہذیب و شائستگی کا طرزِ عمل دراصل شفافیت ہے۔

(ج) کرپشن کی چند صورتیں بیان کریں۔

جواب: چھوٹے یا بڑے پیمانے پر مالیاتی ہیر پھیر، غبن، دھوکا، فریب، جھوٹ، بے قاعدگی سے مال بنانا کرپشن کی چند صورتیں ہیں۔

(د) کیا کرپشن یا بدعنوانی صرف رشوت خور اہلکار کرتے ہیں یا کوئی اور بھی کرتا ہے؟

جواب: سرکاری محکموں کے افسر اگر رشوت خور نہ ہوں مگر وقت پر دفتر نہ پہنچتے ہوں اور وقت سے پہلے دفتر سے چلے جاتے ہوں تو ان کا یہ طرزِ عمل بھی کرپشن کی ایک قسم ہے۔

سرکاری دفتروں میں قومی وسائل کا بے دریغ استعمال بھی کرپشن کی ذیل میں آنے والی حرکت ہے۔ حتیٰ کہ اگر اعلیٰ مناصب پر فائز شخصیات خود سرکاری خرچ پر حج وعمرہ کریں اور اپنے اعزہ واقارب اور دوست احباب کو بھی ساتھ لے جائیں تو بھی یہ کرپشن ہے۔

(ہ) کیا ریاست صرف سزا وجزا کے ذریعے سے کرپشن پر قابو پا سکتی ہے؟

جواب: نہیں! ریاست صرف سزا وجزا کے ذریعے سے کرپشن پر قابو نہیں پا سکتی ہے۔ کرپشن پر قابو پانے کے اور بھی کئی طریقے ہیں۔ جیسے:
ڈیجیٹلائزیشن، شہریوں کی زندگیوں میں زیادہ سے زیادہ سہولیات پیدا کرنا، بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اقدامات کرنا، شہریوں کی تعلیم وتربیت پر توجہ دینا ہے۔

(و) کیا تعلیم بدعنوانی کے خاتمے میں کوئی کردار ادا کر سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! تعلیم بدعنوانی کے خاتمے میں کردار ادا کر سکتی ہے۔ بدعنوانی پر قابو پانے کا ایک طریقہ شہریوں کی تعلیم وتربیت پر بھرپور توجہ دینا بھی ہے۔ ہم اپنے شہریوں کو اعلیٰ اخلاقی اقدار سکھا کر، دینی تعلیمات سے رُوشناس کروا کر اور بدعنوانی کے نقصانات سے آگاہ کر کے اس مُہلک فعل سے باز رکھ سکتے ہیں۔

۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(الف) کرپشن ختم کرنے کا کوئی ایک طریقہ تفصیل سے بتائیں۔

جواب: کرپشن ختم کرنے کا ایک طریقہ شہریوں کی زندگیوں میں زیادہ سے زیادہ سہولیات پیدا کرنا بھی ہے۔ اگر ریاست شہریوں کے لیے زندگی آسان بنا دے تو انھیں کرپشن کی ضرورت ہی نہیں رہے گی، یعنی جب شہریوں کو کھانے پینے کی اشیا سستے داموں ملیں گی اور تعلیم اور صحت کی سستی سہولیات میسر آئیں گی تو پھر انھیں بدعنوانی کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

(ب) ڈیجیٹلائزیشن کے ذریعے سے کس طرح بدعنوانی پر قابو پایا جا سکتا ہے؟

جواب: عصرِ حاضر میں کرپشن کے خاتمے کا دنیا بھر میں تیزی سے مقبول ہوتا ہوا ایک طریقہ ڈیجیٹلائزیشن بھی ہے۔ اس طریقے کے تحت وہ سرکاری اہل کار جنھوں نے کسی شہری کا کوئی کام کرنا ہوتا ہے اور وہ شہری جنھوں نے ان سے کام کروانا ہوتا ہے، دونوں کو ایک دوسرے سے دور کر دیا جاتا ہے، یعنی شہریوں کے مسائل آن لائن یا ڈیجیٹل نظام کے تحت ایک خودکار انداز میں حل کیے جاتے ہیں جس کی مدد سے وہ اپنے گھروں یا دفاتر میں بیٹھے بیٹھے اپنے مسائل ومعلومات و دستاویزات کو متعلقہ ادارے کے ڈیجیٹل پورٹل پر اپ لوڈ کر دیتے ہیں جس کے بعد متعلقہ اہل کاروں کے لیے موصول ہونے والے ڈیٹا کے درست ہونے پر شہریوں کے مسائل حل کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔ یوں جب درخواست گزار اور درخواستوں پر عمل درآمد کرنے والے ایک دوسرے کے سامنے ہی نہیں آتے اور ایک دوسرے سے واقف ہی نہیں ہوتے تو پھر ظاہر ہے کہ ان کے لیے ہیرا پھیری کرنا یا ایک دوسرے سے پیسے یا کوئی اور مفاد لینا یا دینا بھی ممکن نہیں رہتا۔

۳۔ متن کے مطابق دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) کسی بھی ملک وقوم کی تباہی میں کرپشن کا کردار ہوتا ہے:
(i) ✓ بنیادی نوعیت کا (ii) ثانوی نوعیت کا
(iii) عجیب نوعیت کا (iv) لطیف نوعیت کا

(ب) برائیوں کی جڑ بھی کہا جاتا ہے:
(i) مُشکلات کو (ii) بیماری کو (iii) فراست کو (iv) ✓ کرپشن کو

(ج) شہریوں کی زندگیوں میں زیادہ سے زیادہ سہولیات پیدا کرنا:
(i) بدعنوانی کرنے کا طریقہ ہے (ii) ✓ بدعنوانی پر قابو پانے کا طریقہ ہے
(iii) بدعنوانی بڑھانے کا طریقہ ہے (iv) بدعنوانی دبانے کا طریقہ ہے

(د) کرپشن پر قابو پانے کا ایک اور طریقہ توجہ دینا ہے:
(i) بچوں کی تعلیم وتربیت پر (ii) ✓ شہریوں کی تعلیم وتربیت پر
(iii) اپنے آپ پر (iv) اردگرد پر

(ہ) سرکاری دفتروں میں قومی وسائل کا بے دریغ استعمال بھی:
(i) معصومیت ہے (ii) بے وقوفی ہے
(iii) ✓ کرپشن ہے (iv) ایمان داری ہے

(و) کرپشن کے خاتمے کے لیے دنیا بھر میں تیزی سے مقبول ہوتا ہوا طریقہ:
(i) ریشنلائزیشن ہے (ii) فارملائزیشن ہے
(iii) ✓ ڈیجیٹلائزیشن ہے (iv) ریجنلائزیشن ہے

۴۔ مصنف نے سبق ''کرپشن: ایک سماجی بُرائی'' کے ذریعے ہمیں کیا بتانے کی کوشش کی ہے؟ سبق کو توجہ سے پڑھیے اور جواب دیجیے۔

جواب: مصنف نے سبق ''کرپشن: ایک سماجی بُرائی کے ذریعے ہمیں یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ ہمیں کبھی کسی کی ناجائز سفارش نہیں کرنی چاہیے اور سفارش طلب احباب چاہے ہمارے کتنے ہی قریبی عزیز کیوں نہ ہوں، ہمیں ان کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔ ہمیں اقربا پروری اور دوست نوازی جیسے رویوں کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔ ہمیں ہمیشہ میرٹ کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ ہمیں سفارش کروانے کے خواہش مند افراد کے ساتھ ایسا رویہ اختیار کرنا چاہیے کہ آئندہ کبھی انھیں ایسا کرنے کی ہمت نہ ہو۔ ہمیں نہ کسی کو رشوت دینی چاہیے اور نہ کسی سے رشوت قبول کرنی چاہیے۔ ہمیں زندگی میں ہر مقام تک پہنچنے کے لیے صرف اپنی محنت اور قابلیت پر بھروسا کرنا چاہیے۔ حدیثِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ''رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔'' (المعجم الاوسط: ۲۰۲۶) ایک اور حدیث کے مطابق: ''جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔'' (جامع ترمذی ۲/۳۸۸) چناں چہ ہم سب کو چاہیے کہ دینِ اسلام کے احکام پر عمل کریں اور ملاوٹ، ناپ تول میں کمی اور رشوت سمیت ہر قسم کی بدعنوانی سے دور رہیں۔

۵۔ ذیل میں موجود تلمیحات سے منسلک روایات کو اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

آبِ زم زم، طوفانِ نوحؑ، تیشۂ فرہاد، چاہِ یوسفؑ، آتشِ نمرود

جواب: ☆ آبِ زم زم: مکّہ کے اس چشمے کا نام ہے جس سے آبِ زم زم نکلتا ہے، شدتِ پیاس میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس ایڑیاں رگڑنے سے بحکمِ خداوندی ایک چشمہ اُبلنے لگا جسے زم زم کہا گیا۔ کچھ مدت بعد یہ چشمہ خشک ہو گیا، پھر کافی مدت گزرنے کے بعد حضرت عبدالمطلب کو خواب میں اس جگہ کنواں کھودنے کی بشارت دی گئی انھوں نے خانۂ کعبہ کے قریب کنواں کھدوایا تو وہ چاہِ زم زم کے نام سے مشہور ہوا اور آج تک جاری ہے اور لاکھوں حاجی اس سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

☆ طوفانِ نوحؑ: ایک بہت بڑا سیلاب جو حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں آیا۔ جس میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار انسانوں اور جانوروں کے علاوہ سب ڈوب گئے۔ اس طوفان میں زمین مسلسل پانی اُگلتی رہی اور آسمان مسلسل بارش برساتا رہا۔ روایات اور سائنسی شواہد کے مطابق یہ طوفان بنیادی طور پر عراق کے علاقے مابین النہرین (میسوپوٹیمیا) میں آیا تھا۔ اس کا ذکر تورات، انجیل اور قرآنِ مجید تینوں میں آتا ہے۔

☆ تیشۂ فرہاد: فارسی رومان شیریں فرہاد کا ہیرو، شیریں کا عاشق، خسرو پرویز کا رقیب جو ایک نہر جوئے شیر کھودنے پر مامور کیا گیا تھا۔ شیریں کی موت کی جھوٹی خبر پا کر تیشے سے سر مار کر مر گیا۔ ادب میں اس کی طرف بطور عاشق جاں باز اکثر تلمیح کی جاتی ہے۔

☆ چاہِ یوسفؑ: نواحِ شام میں طبریہ کے نزدیک، ایک کنواں۔ روایت ہے کہ حضرت

یوسف علیہ السلام کے بھائی ان کو سیر کرانے کے بہانے جنگل میں لے گئے اور باہم مشورہ کر کے انھیں ایک ایسے کنوئیں میں ڈال دیا جو عرصے سے خشک پڑا تھا۔ حجازی اسماعیلیوں کا ایک قافلہ سامانِ تجارت لیے شام سے مصر کی طرف جا رہا تھا۔ کنواں دیکھ کر اہلِ قافلہ نے پانی کے لیے ڈول ڈالا جسے پکڑ کر حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں سے باہر آ گئے۔ قافلے والوں نے انھیں غلام کے طور پر اپنے قافلے میں شامل کر لیا اور مصر لے گئے۔

☆ آتشِ نمرود: نمرود خدائی کا دعویٰ دار بادشاہ تھا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ سے منع کرتا تھا۔ جب وہ باز نہ آئے تو اُس نے اُن کے لیے آگ کا ایک بہت بڑا الاؤ تیار کیا۔ کئی دنوں تک آگ دہکائی گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس میں پھینک دیا گیا۔ خدا کے حکم سے آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں گل وگلزار ہو گئی اور سرد پڑ گئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کے لیے دہکائی گئی اس آگ کو آتشِ نمرود کہا جاتا ہے۔

۶۔ ان تلمیحات کو پہچان کر اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

آبِ حیات، تختِ سُلیمانؑ، اعجازِ مسیحا، کوہِ طور، چاہِ یوسفؑ

جواب:

آبِ حیات	قرآن مجید آبِ حیات سے کم نہیں ہے۔
تختِ سُلیمانؑ	تختِ سلیمانؑ ہوا میں اڑتا تھا۔
اعجازِ مسیحا	اعجازِ مسیحا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب ہے۔
کوہِ طور	کوہِ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف لے گئے تھے۔
چاہِ یوسفؑ	اُردو ادب میں چاہِ یوسفؑ کا استعارہ کثرت سے استعمال ہوتا آرہا ہے۔

۷۔ اس تلمیحاتی شعر کی وضاحت کیجیے۔

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی میرے دُکھ کی دعا کرے کوئی

جواب: ابنِ مریم یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ اور بیماروں کے دُکھ دور کرتے تھے۔ شاعر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عیسیٰ علیہ السلام ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو میری بلا سے۔ مَیں تو جب جانوں کہ کوئی میرے دکھ دُور کرے۔ غالب مرضِ عشق میں مبتلا ہیں اور شاید بیماریِ عشق کا علاج ان کے پاس بھی نہیں ہے کیوں کہ اصل میں یہ کوئی مرض نہیں بلکہ ایک قسم کا وہم ہے اور وہم کا علاج نہیں ہوتا۔

۸۔ ''انسدادِ بدعنوانی'' کے موضوع پر مضمون قلم بند کریں۔

جواب: عصرِ حاضر میں کئی سماجی برائیاں انسانی نسل کو گھن کی طرح چاٹ رہی ہیں۔ ان سماجی برائیوں میں سرفہرست جس نے نسلِ انسانی کو نقصان پہنچایا ہے وہ کرپشن کا ناسور ہے۔ کرپشن کو اُم الخبائث کہا جا سکتا ہے، کیوں کہ بے بہا برائیاں اس کی کوکھ سے جنم لیتی ہیں، کرپشن اعلیٰ اقدار کی دشمن ہے جو معاشرے کو دیمک کی طرح اندر سے چاٹ کر کھوکھلا کر دیتی ہے۔ یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ قوموں کی تباہی میں مرکزی کردار ہمیشہ کرپشن کا ہی ہوتا ہے، یہ کسی بھی صورت میں ہو، جس قوم میں جتنی زیادہ کرپشن ہو گی، وہ قوم اتنی ہی جلد بربادی کے گڑھے میں جا گرتی ہے۔

آج ہم جن مسائل کا شکار ہیں وہ بدعنوانی کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ محبِ وطن طبقہ بدعنوانی سے پاک پاکستان کا خواب دیکھ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بدعنوانی کے خلاف جنگ میں ہم سب ایک ہیں۔ مقاصد کے حصول کے لیے ایمان داری، محنت، حب الوطنی اور خلوصِ نیت بہت ضروری ہے۔ سماجی انصاف کا راستہ بدعنوانی کے خاتمہ سے ہی ممکن ہے۔ پاکستان کو کرپشن سے پاک کرنے کے لیے اخلاقی اقدار کا فروغ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ پاکستانی صلاحیتوں کے اعتبار سے کسی دوسری قوم سے کمتر نہیں ہیں۔ ہمیں پاکستان کو خوش حال اور فعال ملک بنانے کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرنا چاہیے۔ دہشت گردی کے بعد پاکستان کو سب سے بڑا خطرہ کرپشن سے ہے۔ چند لوگ کرپشن کے بل بوتے پر راتوں رات امیر ہونے کے خواب پورے کرنا چاہتے ہیں۔ باکردار قوم کو دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔ پاکستان کو مستحکم ملک بنانے کے لیے ہمہ وقت محنت کرنی چاہیے۔ عوام کو چاہیے کہ وہ ملک سے کرپشن کا خاتمہ کرنے کے لیے ایمان داری اور دیانت داری کا مظاہرہ کریں۔ قوم کے ہر فرد کو تنظیم، اتحاد، وقت کی پابندی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ بدعنوانی کے خاتمہ کے لیے ہمیں ضبطِ نفس اور حسنِ اخلاق کو اپنی خوبی بنانا چاہیے۔ بلند کردار سے ہی انسان باوقار بنتا ہے۔ مسلمانوں کی اعلیٰ خوبیوں کو غیر قوموں نے اپنا کر عروج حاصل کر لیا ہے۔ ہم انسانی اقدار کو فراموش کر رہے ہیں۔ اہلِ وطن کو ماضی کا حسن کشید کر کے اپنے حال کو بہتر بنانا چاہیے۔

کرپشن کے خاتمے کے لیے جب معاشرے کا ہر فرد اپنا اپنا انفرادی کردار ادا کرے گا تب ہی کرپشن کا خاتمہ ممکن ہے۔ محکمہ انسدادِ رشوت ستانی کے ساتھ قدم بہ قدم تعاون کی ضرورت ہے۔ یہ امر ایک جہاد ہے۔ اس سماجی برائی کے خاتمے کے لیے خاص کر اساتذہ کرام کے علاوہ، علمائے کرام اور میڈیا کا فرض عین ہے کہ وہ معاشرے میں موجود کرپشن کی حقیقت کو بے نقاب کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ درج ذیل اقدامات اُٹھانے ازحد ضروری ہیں۔

- ملک کا سیاسی نظام تبدیل کیا جائے تا کہ عوام کے مسائل کا حل ممکن ہو سکے اور معاشرے کو کرپشن سے پاک کیا جائے۔
- احتساب کا مؤثر نظام رائج کیا جائے جس کے تحت ہر شخص اور ادارہ جواب دہ ہو۔ موجودہ قومی احتساب بیورو کو مزید فعال بنا کر یہ کام کیا جا سکتا ہے۔
- ملازمتوں میں سیاسی مداخلت ختم کر کے اہلیت کا اُصول اپنایا جائے۔
- قومی اداروں کو سیاست سے پاک کر کے عوام دوست ماحول بنایا جائے۔
- میڈیا کے ذریعے عوام میں رشوت اور بدعنوانی کے متعلق آگاہی اور شعور کو اُجاگر کیا جائے۔
- لوگوں کو اسلامی تعلیم کے حوالے سے معاشرے میں موجود رشوت اور بدعنوانی کی خرابیاں اور حلال اور حرام کے اُصول بتائے جائیں۔
- سائنسی ایجادات کو روزمرہ کے کاموں میں استعمال میں لائیں تو کسی حد تک کرپشن کے ناسور سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مختصر یہ کہ اگر ہم کرپشن کے ناسور سے صحیح معنوں میں چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اسلامی نظامِ حیات اپنانا ہوگا۔ یہی وہ مکمل نظام ہے جس میں ہر مسئلے کا حل ہے۔ جس میں اخوت اور بھائی چارے کا درس ہے۔ جس میں ایک دوسرے کی پاسداری کا سبق ہے۔ جس میں حلال وحرام کی تمیز ہے۔ جس میں دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور محبت کا درس ہے۔

سوچیں اور بتائیں

- کرپشن (بدعنوانی) کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: کرپشن (بدعنوانی) کسی بھی معاشرے کے لیے زہرِ قاتل سے کم نہیں۔ رشوت، سفارش، ملاوٹ، ناپ تول میں کمی، میرٹ کی پامالی، اقربا پروری اور دوست نوازی وغیرہ سب کرپشن ہی کی مختلف اشکال ہیں۔

- بدعنوانی کرنے والوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

جواب: بدعنوانی کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے تا کہ وہ خود بھی ہمیشہ کے لیے اس روش سے باز جائے اور اس کے انجام سے ڈر کر دوسرے بھی کبھی بدعنوانی کرنے کی جرأت نہ کریں۔

ٹھہریں اور بتائیں

- دوسروں کا حق مارنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

جواب: دوسروں کا حق مارنے سے معاشرے میں مایوسی، غصہ، انتقام، نفاق اور نفرت جیسے جذبات فروغ پاتے ہیں۔

- عربی میں کرپشن کا لفظ کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب: عربی میں ''کرپشن'' کا لفظ فساد، انحراف اور مفسد کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

- کرپشن اور شفافیت کے معاملات پر نظر رکھنے والی کسی تنظیم کا نام بتائیں۔

جواب: کرپشن اور شفافیت کے معاملات پر نظر رکھنے والی تنظیم کا نام "ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل" ہے۔

- سورۃ الاعراف ۵۶ میں کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب: سورۃ الاعراف ۵۶ میں فرمایا گیا ہے کہ "اور زمین میں اُس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔"

- شہری سہولیات کی فراہمی سے کرپشن کیسے کم ہو سکتی ہے؟

جواب: جب شہریوں کو کھانے پینے کی اشیا سستے داموں ملیں گی اور تعلیم اور صحت کی سستی سہولیات میسر آئیں گی تو پھر انھیں بدعنوانی کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

- ڈیجیٹلائزیشن سے کیا مراد ہے؟

جواب: ڈیجیٹلائزیشن سے مراد یہ ہے کہ شہریوں کے مسائل آن لائن یا ڈیجیٹل نظام کے تحت ایک خودکار انداز میں حل کیے جاتے ہیں، جس کی مدد سے وہ اپنے گھروں یا دفاتر میں بیٹھ کر مسائل و معلومات و دستاویزات کو متعلقہ ادارے کے ڈیجیٹل پورٹل پر اپ لوڈ کر دیتے ہیں۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ پیراگراف پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔ (First Term & Second Term 23)

معنی کے اعتبار سے لفظ "کرپشن" وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ اُردو میں اس کے معنی بدعملی، بدعنوانی، بداخلاقی اور بگاڑ وغیرہ کے ہیں۔ عربی میں "کرپشن" کا لفظ فساد، انحراف اور مفسد کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کرپشن کا لفظ ہر زبان، ملک اور معاشرے میں گھناؤنے اور منفی کاموں کے لیے بولا جاتا ہے۔ اگر کسی ملک میں کرپشن کی جڑیں مضبوط ہو جائیں تو اس کے باشندے اپنی پہچان کھو بیٹھتے ہیں۔ ان کا مقام و مرتبہ بُری طرح متاثر ہو جاتا ہے۔ کرپشن کسی بھی ملک و قوم کی تباہی میں کردار ادا کرتی ہے۔ جب کوئی قوم ذاتی مفادات کو ترجیح دے اور ملک و قوم کے مفادات کو قربان کر دے تو پھر اس قوم کی تباہی یقینی ہو جاتی ہے۔ اس لیے کرپشن کو سماجی برائیوں کی جڑ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کرپشن یا بدعنوانی پاکستان کا ہی مسئلہ نہیں، بلکہ ایک بین الاقوامی مسئلہ بھی ہے کیوں کہ بے شمار برائیاں اس سے جنم لیتی ہیں۔ کرپشن اعلیٰ اقدار کی دشمن ہے، جو معاشرے کو دیمک کی طرح چاٹ کر اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم کرپشن کی روک تھام کے لیے عملی اقدامات کریں۔

۱۔ کرپشن کا لفظ ہمیشہ استعمال ہوتا ہے:
(a) اچھے کاموں کے لیے [b] بُرے کاموں کے لیے
(c) مشکل کاموں کے لیے (d) آسان کاموں کے لیے

۲۔ کرپشن کی بدولت کوئی ملک:
(a) ترقی کرتا ہے۔ (b) مسائل حل کرتا ہے۔
[c] کھوکھلا ہوتا ہے۔ (d) مضبوط ہوتا ہے۔

۳۔ عبارت کے پیشِ نظر ملک و قوم کی ترقی کے لیے ضروری ہے:
(a) جہالت کا خاتمہ (b) غربت کا خاتمہ (c) برائی کا خاتمہ [d] کرپشن کا خاتمہ

۴۔ تعلیم و تربیت سے خاتمہ ممکن ہے:
[a] سماجی برائیوں کا (b) اعلیٰ اقدار کا (c) تعلیم و ترقی کا (d) ملک و قوم کا

۵۔ عبارت کا ممکنہ موضوع ہے:
(a) بدمزاجی [b] بدعنوانی (c) بے رحمی (d) بے وقوفی

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ کسی بھی معاشرے کے لیے زہرِ قاتل سے کم نہیں:
(a) چوری [b] کرپشن یا بدعنوانی
(c) نشہ (d) راہزنی

۲۔ بدعنوانی سے معاشرے میں جذبات فروغ پاتے ہیں:
(a) مایوسی کے (b) غصہ اور انتقام کے
(c) نفاق اور نفرت کے [d] مذکورہ تمام

۳۔ کرپشن اور بدعنوانی کی وجہ سے معاشرہ سفر شروع کر دیتا ہے:
(a) افراتفری کی جانب (b) لاقانونیت کی جانب
(c) زوال کی جانب [d] مذکورہ تمام

۴۔ عالمی تنظیم ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل نے اپنی متعدد سالانہ رپورٹوں میں کہا ہے کہ سب سے زیادہ بدعنوانی کا شکار ہے:
[a] جنوبی ایشیا کا خطہ (b) مِیا گونیا کا خطہ (c) اسارا کا خطہ (d) قفقاز کا خطہ

۵۔ اُردو میں کرپشن کے معنی ہیں:
(a) بدعملی (b) بدعنوانی (c) بداخلاقی [d] مذکورہ تمام

۶۔ "کرپشن" کا لفظ فساد، انحراف اور مفسد کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے:
[a] عربی میں (b) فارسی میں (c) ہندی میں (d) اُردو میں

۷۔ کرپشن کی چند معروف صورتیں ہیں:
(a) مالیاتی ہیر پھیر، غبن (b) دھوکا، فریب
(c) جھوٹ، بے قاعدگی سے مال بنانا [d] مذکورہ تمام

۸۔ "اعلیٰ" کا اُلٹ ہے:
[a] ادنیٰ (b) بلندی (c) تقدیر (d) مباحثہ

۹۔ "حلال اور تر" کے درست متضاد کی فہرست ہے:
(a) خشک اور نم (b) حرام اور نمکین (c) جائز اور نم [d] حرام اور خشک

۱۰۔ "بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق" اس مصرے میں تلمیح ہے: (Second Term 23)
(a) جذبہ (b) عشق [c] آتشِ نمرود (d) بے خطر

۱۱۔ "وہ لفظ، الفاظ یا تراکیب جو کسی مشہور تاریخی واقعے، روایت، قصے، شخص، جگہ، قرآنی آیت، یا حدیث کی طرف اشارہ کریں" کہلاتا ہے: (Second Term 23)
(a) استعارہ (b) کنایہ [c] تلمیح (d) تشبیہ

۱۲۔ مثلِ نمرود ہر اک شخص خدائی مانگے // دل وہ پاگل ہے کہ خلقت کی بھلائی مانگے
اس شعر میں تلمیح ہے: (Second Term 23)
[a] مثلِ نمرود (b) خلقت (c) بھلائی (d) پاگل

۱۳۔ ابنِ مریم ہوا کرے کوئی // میرے دکھ کی دوا کرے کوئی (Final Term 23)
اس شعر میں شعری صنعت استعمال ہوئی ہے:
(a) تشبیہ [b] تلمیح (c) تضاد (d) مبالغہ

سبق نمبر ۱۸

دریا کنارے چاندنی

(اختر شیرانی)

خلاصہ اس نظم میں شاعر دریا کنارے چاندنی کے منظر کو بیان کرتے ہیں کہ چاندنی چاندنی خاموش ہے اور ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ دریا کے کنارے جو درخت ہیں ان کی شاخیں بھی ساکن و ساکت اس منظر سے لطف اندوز ہو رہی ہیں۔ رات کی تاریکی میں چاندنی کا دل فریب منظر فطرت کی عکاسی کر رہا ہے۔ آسمان پر ستاروں کا قافلہ انتہائی خاموشی کے ساتھ اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہے یہ قانونِ قدرت ہے۔ ازل سے رات آرام کے لیے بنائی گئی ہے، اس وجہ سے رات کو ہر طرف سناٹا چھا جاتا ہے۔ ہر طرف خاموشی چھا جاتی ہے۔ قدرتی مناظر کا حُسن انسان کو اپنے سحر میں جکڑ کر اُسے اس کائنات کے خالق یعنی خدائے بزرگ و برتر کی بڑائی کا قائل کر دیتا ہے اور اُس پر ایمان کو مزید پختہ کر دیتا ہے۔

مرکزی خیال چاندنی راتوں کا منظر بے حد حسین اور قابلِ دید ہوتا ہے۔ ہر چیز چاندنی کے نور اور روشنی میں نہائی ہوئی ہوتی ہے۔ اگر ہم صحیح معنوں میں زندگی کا لطف اٹھانا چاہتے ہیں تو ہمیں فطرت سے دوستی کرنی چاہیے۔

اشعار کی تشریح

بند ۱:
کیا چھا رہی ہے چاندنی — اِٹھلا رہی ہے چاندنی
دریا کی اِک اِک لہر کو — نہلا رہی ہے چاندنی
لہرا رہی ہے چاندنی

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
چاندنی	چاند کی روشنی، بارونق	اِٹھلانا	شوخی و انداز سے قدم رکھنا، ناز و انداز سے چلنا	لہر	موج اُٹھنا، پانی کا وہ سلسلہ جو ہوا کی تحریک سے سطحِ آب پر نمودار ہوتا ہے

تشریح اس بند میں شاعر چاندنی کا منظر یوں بیان کرتا ہے کہ جیسے ہی رات ڈھلی چاندنی چھانے لگی۔ چاندنی ہر جانب لہرا اور اٹھلا رہی تھی۔ ایسے میں دریا کی ایک ایک لہر چاندنی میں نہائی ہوئی تھی۔ جیسے جیسے دریا کے پانی میں لہر اُٹھتی ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا چاندنی بھی اس میں لہرا رہی ہو۔

بند ۲:
دریا کنارے دیکھنا — پانی میں تارے دیکھنا
تاروں کو دامن میں لیے — کیا کیا نظارے دیکھنا
دکھلا رہی ہے چاندنی

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دامن	آنچل، جھولی، گود، آغوش میں لینا	نظارے	نظارہ کی جمع، دیدار کرنا، دیکھنا

تشریح اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ دریا کے کنارے، بہت خوب صورت منظر ہوتا ہے۔ یہاں دیکھو ایسا ہے کہ جیسے تارے دیکھ رہے ہوں۔ یہ تارے پانی میں چاندنی کا عکس ہیں۔ دریا تاروں کو اپنے دامن میں سمیٹے کیا دل فریب نظارے لیے ہوئے ہوتا ہے۔ یہ چاندنی ہمیں کیا کیا نظارے دکھا رہی ہے۔

بند ۳:
ٹھنڈی ہوا خاموش ہے — اُجلی فضا خاموش ہے
خاموش ہے سارا جہاں — ہر اِک صدا خاموش ہے
اور چھا رہی ہے چاندنی

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اُجلی	صاف ستھری	صدا	پکار، ندا، آواز	چھا رہی ہے	سایا کر رہی ہے، پھیلا رہی ہے، وسعت دے رہی ہے

تشریح اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ ٹھنڈی ہوا بھی خاموش ہے اور چاندنی میں روشن اُجلی فضا بھی خاموش ہے۔ سارا جہان اس خاموشی میں ڈوبا ہوا ہے۔ ہر آواز بھی خاموش ہے۔ ہر چیز چاندنی کے نور اور روشنی میں نہائی ہوئی ہے۔ ہر جانب چاندنی چھائی ہوئی ہے۔

بند ۴:
دیکھو سے وہ دُور کے — خیمے کھڑے ہیں نُور کے
دریا کی نیلی سطح پر — کچھ پھول سے بلور کے
برسا رہی ہے چاندنی

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سے	وقت، زمانہ، موسم	خیمے نور کے	روشنی کے کالم، روشن علاقے	بلور کے پھول	مراد روشنی کے گل دستے یا چمکتے اُجلے مقامات

تشریح آخری بند میں شاعر کہتا ہے کہ چاندنی راتوں کا منظر بے حد حسین اور قابلِ دید ہوتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ دور سے دیکھیں تو ایسا لگتا ہے کہ روشنی کے خیمے کھڑے ہیں۔ شام کے وقت ہر علاقے اور ہر جانب روشنی ہوتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ دریا کی نیلی سطح پر روشنی کے گل دستے رکھے ہوں۔ ہر طرف نور اور روشنی برس رہی ہے۔ غرض کہ چاندنی رات کا منظر بہت ہی سحر انگیز ہوتا ہے۔

حلِ مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) "دریا کی اِک اِک لہر کو نہلا رہی ہے چاندنی" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ دریا چاندنی کے نور سے روشن ہے اور یوں لگتا ہے کہ گویا وہ دریا چاندنی کے نور سے غسل کر رہا ہو۔

(ب) کیا پانی میں تارے ہوتے ہیں؟ اگر نہیں تو شاعر نے "پانی میں تارے دیکھنا" کیوں کہا ہے؟

جواب: نہیں! پانی میں تارے نہیں ہوتے۔ شاعر کو پانی کے جھلملانے اور اس میں چاندنی کے عکس کے لہرانے کی وجہ سے تارے نظر آ رہے ہیں۔

(ج) دور کے سے سے کیا مراد ہے؟

جواب: دور کے سے سے مراد ہے دور کے منظر۔

(د) نُور کے خیمے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: نور کے خیمے سے شاعر کی مراد ہے روشنی کے کالم یا روشن علاقے۔

(ہ) بلور کے پھول کیا ہوتے ہیں؟ شاعر نے یہ اصطلاح کیوں استعمال کی ہے؟

جواب: بلور کے پھول سے مراد روشنی کے گل دستے یا چمکتے اُجلے مقامات ہیں۔ شاعر نے یہ اصطلاح اس لیے استعمال کی ہے کیوں کہ چاندنی رات کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی اور اندھیرے میں چاندنی رات کی روشنی جب دریا پہ پڑتی تو یوں دکھائی دیتا جیسے روشنی کے گل دستے پڑے ہوں۔

(و) چاندنی رات کی چند خصوصیات بتائیں۔

جواب: جیسے ہی رات ڈھلتی ہے، چاندنی رات چھانے لگتی ہے۔ ہر جانب چاندنی لہرا اور اٹھلا رہی ہوتی ہے۔ یوں لگتا ہے ہر شے چاندنی میں نہائی ہو۔ چاندنی رات میں سارا جہان خاموش ہوتا ہے۔ ہر طرف نور ہی نور کا سماں ہوتا ہے۔ قریب کے علاقے ہوں یا دور کے ہر جگہ روشنی ہوتی ہے۔ دریا کے پانی پر یوں دکھائی دیتا ہے جیسے تارے اُتر آئے ہوں۔ ہر طرف خاموشی کا سماں ہوتا ہے۔ دور کے علاقے یوں دکھائی دیتے ہیں گویا نور کے خیمے کھڑے ہوں۔

۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(الف) کائنات میں پھیلے کسی خوب صورت فطری منظر کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: شفق کائنات میں پھیلا ہوا خوب صورت اور قابلِ دید فطری منظر ہے۔ اس منظر کا حُسن انسان کو اپنے سحر میں جکڑ کر اسے اس کائنات کے خالق یعنی خدائے بزرگ و برتر کی بڑائی کا قائل کر دیتا ہے اور اس پر ایمان کو مزید پختہ کر دیتا ہے۔ شفق کے وقت سورج کا سایہ اوج سے گزرتا ہے۔ جب دن ڈھلتا ہے اور رات آتی ہے تو

آخری روشنی کی شعاعوں کی خوب صورتی دل کو مسحور کر دیتی ہے۔ شفق کے رنگوں میں نارنجی، سرخ، قرمزی اور زرد شامل ہیں۔ شفق کے وقت انسان سکون اور اطمینان محسوس کرتا ہے۔ اس وقت ہر کوئی اپنے کاموں سے آزاد ہو کر اپنے گھروں کی راہ لیتا ہے۔ شفق کے وقت ہر طرف خاموشی کا سماں ہوتا ہے۔ سورج غروب ہو رہا ہوتا ہے اور رات کی تاریکی چھانے کو تیار ہوتی ہے۔ یہ دل فریب منظر ہر کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔

(ب) پانی کی کیا اہمیت ہے؟ اگر زمین سے پانی ختم ہو جائے تو کیا ہوگا؟ رائے دیں۔

جواب: پانی قدرت کا ایک بیش بہا عطیہ ہے اور انسانی زندگی کا اہم جزو ہے۔ حضرت انسان، حیوان بلکہ نباتات کے لیے بھی پانی کی اہمیت محتاج وضاحت نہیں۔ تن درستی اور صحت کی بقا کے لیے ہوا کے بعد پانی ضروری ہے۔ انسانی جسم کی بناوٹ میں پانی کا بڑا حصہ ہے۔ قرآن حکیم نے پانی کے بغیر انسانی زندگی کو ناممکن قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو بنایا۔" گویا پانی کے بغیر زندگی کا تصور بھی ممکن نہیں۔ پانی انسانی صحت کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ جانور اور پودے بھی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔

پانی صرف ہمارے پینے کے لیے ہی نہیں بلکہ ہر چیز میں کام آتا ہے۔ پانی پینے کے ساتھ نہانے اور کپڑے دھونے کے کام آتا ہے۔ یہاں تک کہ جو چاول، گندم، دال ہمارے کھانے کے لیے آتے ہیں اس کو بھی پانی ہی کے ذریعے اُگایا جاتا ہے۔ آج کے اس دور میں پانی کی بوند بوند کو بچانا بہت ضروری ہے۔ اگر آج کے دور میں پانی کی حفاظت نہیں کی گئی تو ہمارے بعد آنے والی نسلوں کو پانی کی ایک ایک بوند کے لیے ترسنا پڑے گا۔

اگر خطہ زمین سے پانی ختم ہو جائے تو زمین پر کوئی بھی جان دار زندہ نہیں رہے گا۔ زمین بنجر ہو جائے گی۔ زمین پر زندگی کے آثار ختم ہو جائیں گے۔

(ج) کسی خوب صورت باغ کا منظر اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: خوب صورت باغ میں بہار کی آمد آمد ہے۔ ہر طرف پھول ہی پھول نظر آ رہے ہیں۔ اتنے پھول کھلے ہیں کہ صحن باغ بھر گیا ہے اور پھولوں کی کثرت اور رنگینی صحن باغ کی خوب صورتی اور زیبائش کا سبب بن گئی ہے۔ اس دل ربا منظر کو دیکھ کر بلبلیں خوشی سے چہک رہی ہیں اور سارا باغ ان کی آوازوں سے گونج رہا ہے۔ باغ میں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہے۔ سبزہ شبنم میں بھیگ کر زمرد کا فرش دکھائی دیتا ہے۔ ہوا مستی میں جھوم جھوم کر چل رہی ہے اور ہر طرف پھولوں کی خوش بُو بکھیر رہی ہے۔ درختوں کی شاخیں خوشی اور شادمانی سے ہل رہی ہیں۔ بہار کے موسم کی وجہ سے ڈالیوں پر پھول کھلے ہیں۔ یہ رنگ و بو کے لحاظ سے اس قدر خوب صورت اور معطر ہیں کہ اس منظر سے ہر ناظر مسحور ہو جاتا ہے۔

۳۔ متن کے مطابق دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) دریا کی اِک اِک:

(i) سمت کو (ii) موج کو (iii) مچھلی کو **(iv) لہر کو**

(ب) تاروں کو دامن:

(i) میں لیے (ii) پر لیے (iii) میں ڈالے (iv) میں پروئے

(ج) ٹھنڈی ہوا:

(i) پُرجوش ہے **(ii) خاموش ہے** (iii) بے ہوش ہے (iv) مدہوش ہے

(د) خاموش ہے سارا:

(i) جہاں (ii) مکاں (iii) دریا (iv) جنگل

(ہ) دیکھو سے وہ:

(i) پاس کے (ii) آس پاس کے (iii) قریب کے **(iv) دور کے**

(و) خیمے کھڑے ہیں:

(i) نور کے (ii) طور کے (iii) دور کے (iv) قریب کے

۴۔ سمندر کا ہماری زندگی میں کیا کردار ہے؟ انٹرنیٹ سے پڑھیں اور ساتھیوں سے گفت گو کریں۔ پھر اُستادِ محترم کو اپنی جمع کردہ معلومات سے آگاہ کر کے رہنمائی حاصل کریں۔

جواب: عملی کام۔

۵۔ درج ذیل خط کشیدہ الفاظ کے مترادف خالی جگہوں میں لکھیے۔

(ا) بلی کے بال بہت نرم و ملائم ہیں۔

(ب) قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ انتہائی نڈر اور بہادر آدمی تھے۔

(ج) آج کل شہر میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔

(د) ہمیں مفلس اور غریب لوگوں کی مدد کرنی چاہیے۔

(ہ) سورج کی تپش اور حرارت سے زمین تپنے لگی۔

۶۔ درج ذیل الفاظ کے استعمال سے سادہ جملے تحریر کریں۔

نیاری۔ دل شاد۔ بَن۔ لبھاتے۔ رواں

جواب:

نیاری	تمام پھولوں میں گلاب کی خوش بُو نیاری ہوتی ہے۔
دل شاد	باغ کا سہانا منظر دیکھ کر میرا دل شاد ہو گیا۔
بَن	بارش نہ ہونے کی وجہ سے بَن میں تمام جانور پیاسے تھے۔
لبھاتے	گاؤں کے بے حد حسین منظر دل کو لبھاتے ہیں۔
رواں	قافلہ صبح سے اپنی منزل کی طرف رواں ہے۔

۷۔ نظم میں موجود ہم آواز الفاظ تحریر کیجیے۔

جواب: (۱) اِٹھلا، نہلا (۲) کنارے، تارے (۳) لہرا، کھلا (۴) ہوا، فضا (۵) چھا، برسا (۶) ہے، خیمے (۷) دُور، نور (۸) تارے، نظارے

۸۔ نظم پڑھ کر خلاصہ تحریر کیجیے۔

جواب: نظم کے شروع میں دیکھیے۔

سوچیں اور بتائیں

- کیا آپ نے کبھی چاندنی رات کا نظارا کیا ہے؟ آپ کو یہ نظارا کیسا لگتا ہے؟

جواب: جی ہاں! میں نے چاندنی رات کا نظارا کیا ہے۔ مجھے یہ نظارا بہت اچھا لگتا ہے۔ نظارا قابلِ تعریف، نہایت دل کش اور بے حد خوب صورت ہوتا ہے۔

- وہ تارے جو رات کو آسمان پر ہر طرف چھا جاتے ہیں، دن چڑھتے ہی کہاں چلے جاتے ہیں؟

جواب: تارے اپنی جگہ پر موجود رہتے ہیں لیکن دن کو سورج کی روشنی پھیل جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ نظر نہیں آتے۔

سمجھیں اور بتائیں

- "خاموش ہے سارا جہاں" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "خاموش ہے سارا جہاں" سے مراد رات کی تاریکی کا منظر ہے جب ہر طرف سناٹا چھا جاتا ہے۔

- دریا کی نیلی سطح پر کیا ہے؟

جواب: "دریا کی نیلی سطح" پر کچھ بلور کے پھول ہیں۔

- "اِٹھلا رہی ہے چاندنی" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "اِٹھلا رہی ہے چاندنی" سے مراد یہ ہے کہ چاند کی روشنی پورے ناز و انداز سے چمک رہی ہے۔

- پانی میں تارے کب اور کیسے نظر آتے ہیں؟

جواب: پانی میں تارے رات کے وقت بے حد حسین نظر آتے ہیں۔

معروضی سوالات

PEC کے بورڈ امتحانات (فرسٹ ٹرم، مڈ ٹرم، سالانہ) کی تیاری کے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ اشعار پڑھ کر درست جواب پر (✓) لگائیں۔

کیا چھا رہی ہے چاندنی اِٹھلا رہی ہے چاندنی
دریا کی اک اک لہر کو نہلا رہی ہے چاندنی
لہرا رہی ہے چاندنی

۱۔ کیا چھا رہی ہے:

(a) بارش (b) آندھی **(c) چاندنی** (d) سردی

۲۔ ــــــ کی اِک اِک لہر کو۔

(a) جھیل **(b) دریا** (c) سمندر (d) ندی

۳۔ نہلا ــــــ چاندنی۔

(a) گئی ہے (b) چکی ہے **(c) رہی ہے** (d) جاتی ہے

۴۔ "چاند" کا مترادف ہے:

(a) ستارے (b) روشنی **(c) قمر** (d) آسمان

۵۔ "اِٹھلا" کا صحیح تلفظ ہے:

(a) اِٹھلا (b) اَٹھلا (c) اُٹھلا (d) اِٹھلا

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ اِٹھلا رہی ہے:

(a) چاندنی (b) چمک (c) روشنی (d) رات

۲۔ پانی میں تارے:

(a) لہرانا (b) دکھانا (c) برسانا **(d) دیکھنا**

۳۔ اُجلی فضا:

(a) خوش ہے **(b) خاموش ہے** (c) مہک رہی ہے (d) چھا رہی ہے

۴۔ ہر اک خاموش ہے:

(a) فضا (b) ہوا (c) جہاں **(d) صدا**

۵۔ دریا کی سطح ہے:

(a) سفید **(b) نیلی** (c) گلابی (d) پیلی

۶۔ نور کے کھڑے ہیں:

(a) پھول (b) مکان (c) مینار **(d) خیمے**

۷۔ "ے" کا مترادف ہے:

(a) وقت (b) کام (c) روشنی (d) مقام

۸۔ "دُور" کا متضاد ہے:

(a) نزدیک (b) قریب (c) آرام دہ (d) سکون

۹۔ "اِٹھلا" کا ہم آواز لفظ ہے:

(a) لہر (b) دامن **(c) نہلا** (d) صبح

۱۰۔ درست تلفظ والا لفظ ہے:

(a) بِلور **(b) بِلّور** (c) بُلّور (d) بِلور

سبق نمبر ۱۹

ابتدائی طبی امداد

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
طبی	طب سے متعلق، حکمت سے متعلق	بے تاب	بے چین
		آثار	اثرات، شواہد
کراہنا	تکلیف کی شدت سے آہ و بکا کرنا	پی۔ٹی	فزیکل ٹریننگ (جسمانی تربیت)
		تنفس	سانس کی آمد و شد، سانس لینا
حمائل	گلے میں پڑا یا لٹکا ہوا	متعدد	کئی، بہت سے، زیادہ
کھپچیاں	لکڑی کے ٹکڑے		متفرق
حسبِ معمول	معمول کے مطابق	شدت	زور، زیادتی، کثرت

خلاصہ بچے حسبِ معمول سکول گراؤنڈ میں کھیل رہے تھے۔ بے فکر ہونے کے سبب ہر طرف بچے بھاگتے دوڑتے نظر آ رہے تھے۔ اچانک دو بچوں کی ٹکر ہو گئی۔ وہ دونوں گر گئے اور شدتِ درد سے کراہنے لگے۔ اُن کا کہیں سے خون تو نہیں نکلا تھا مگر تکلیف بہت زیادہ تھی۔ تمام بچے ان کے گرد اکٹھے ہونا شروع ہو گئے۔ پہلے ہی گرمی تھی اب اور بھی زیادہ ہو گئی۔ سکول کے پی ٹی کے اُستاد عاصم صاحب بھی قریب ہی موجود تھے۔ اُنھوں نے فوراً ہی ایک ڈبا منگوایا اس ڈبے میں مختلف قسم کی دوائیں، قینچی، پٹیاں، سپرے اور نہ جانے کیا کیا کچھ تھا۔ انھوں نے سپرے کی بوتل نکالی اور چوٹ کی جگہ پر سپرے کر دیا۔ زخمی بچوں کے چہروں سے تکلیف کے آثار ختم ہو گئے اور وہ اُٹھ کر چلے گئے۔ تمام بچوں کے لیے یہ منظر حیران کُن تھا۔ کاشف نے پوچھا: سر! آپ گراؤنڈ میں ایک ڈبا لائے، وہ کیا چیز تھی؟ عاصم صاحب نے کہا: بیٹا! اُسے انگریزی میں فرسٹ ایڈ باکس (First Aid Box) اور اُردو میں ابتدائی طبی امداد کا ڈبا کہتے ہیں۔ ابتدائی طبی امداد، وہ مدد ہے جو کسی زخمی کو حادثے یا چوٹ لگنے کی صورت میں فوراً دی جاتی ہے تاکہ زخمی کا خون بہنے سے روکا جا سکے، اُس کی شدت کم کی جا سکے اور ضروری مرہم پٹی کی جا سکے۔ فرسٹ ایڈ باکس میں چند ضروری دوائیں، مختلف قسم کی پٹیاں، قینچی، ٹیپ، جسم سُن کرنے والا سپرے، کھپچیاں، آیوڈین، زخم اور جلنے کی جگہ پر لگائے جانے والے مرہم اور چند دیگر اشیا ہوتی ہیں جو ابتدائی طبی امداد دینے میں کام آتی ہیں۔

ابتدائی طبی امداد کی ضرورت بچے سے لے کر بزرگ کو کسی بھی وقت پڑ سکتی ہے۔ سڑک پر ہونے والے حادثے میں سب سے پہلے زخمی کو سڑک سے اٹھا کر چھاؤں میں لٹا دیا جاتا ہے۔ زخم سے بہنے والے خون کو روکا جاتا ہے۔ اگر گھر میں آگ لگ جائے اور کوئی آگ سے جل جائے تو جلی ہوئی جگہ پر لگاتار پانی ڈالا جاتا ہے تاکہ جلن کی شدت کم ہو جائے اگر کسی کو گھر میں کرنٹ لگ جائے اور متاثرہ شخص بجلی سے چمٹ جائے تو سب سے پہلے بجلی کا مین سوئچ بند کریں تاکہ بجلی کا کرنٹ ختم ہو جائے۔ پانی میں ڈوبنے والے شخص کو پانی سے باہر نکال کر اوندھا لٹا دیں۔ سانپ زیادہ تر کھیتوں میں کام کرنے والوں کو کاٹتا ہے۔ سانپ نے اگر ٹانگوں پر ڈسا ہو تو کوئی ماہر شخص زخم سے کچھ اُوپر کسی کپڑے یا رسی سے کس کر باندھ دے۔

[illegible]

معروضی سوالات

PEC [illegible]

[illegible]

حل مشق

[illegible] (First Aid Box) [illegible]

[illegible]

صوبوں میں حسبِ ذیل قومی اور بین الاقوامی سطح کے تربیتی ادارے قائم کیے گئے۔ ان اداروں میں کروائے جانے والے کورسز کا مقصد عوام میں شہری دفاع کے شعور کو اُجاگر کرنا اور ایسے رضا کار تیار کرنا ہے جو کسی قدرتی آفت مثلاً زلزلہ، سیلاب، طوفان یا خشک سالی وغیرہ کے دوران میں اور انسان کی پیدا کردہ آفات یعنی خودکش حملوں، بم دھماکوں، آتش زدگیوں، دہشت گردی یا صنعتی و گھریلو حادثات وغیرہ کی صورت میں اپنی مدد آپ کرنے کے قابل ہو سکیں۔

۱۔ جنگ اور امن کے دنوں میں قوم کی قوت اور قابلیت کو بہتر بنانے کے لیے کام کرتا ہے:
(a) محکمہ موسمیات (b) محکمہ بہبود آبادی
(c) محکمہ معدنی وسائل (d) محکمہ شہری دفاع ✓

۲۔ پاکستان میں محکمہ شہری دفاع کا قیام عمل میں آیا:
(a) ۱۹۳۹ء میں (b) ۱۹۵۰ء میں (c) ۱۹۵۱ء میں ✓ (d) ۱۹۵۳ء میں

۳۔ متعدد قومی اور بین الاقوامی سطح کے تربیتی ادارے قائم کیے گئے:
(a) پاکستان کے تمام دیہاتوں میں (b) پاکستان کے تمام شہروں میں
(c) پاکستان کے تمام ضلعوں میں (d) پاکستان کے تمام صوبوں میں ✓

۴۔ ”جنگ“ کا متضاد ہے:
(a) امن ✓ (b) برداشت (c) لڑائی (d) قوت

۵۔ ”دفاع“ کا صحیح معنی ہے:
(a) حفاظت ✓ (b) صداقت (c) شجاعت (d) امانت

☆ درست جواب پر (✓) لگائیں۔

۱۔ بچے حسبِ معمول کھیل رہے تھے:
(a) پارک میں (b) گھر میں (c) سکول گراؤنڈ میں ✓ (d) بازار میں

۲۔ بچوں کی فکر ہوگئی:
(a) دو ✓ (b) تین (c) چار (d) پانچ

۳۔ سکول کے استاد بھی قریب ہی موجود تھے:
(a) اسلامیات کے (b) پی۔ٹی کے ✓ (c) سائنس کے (d) اُردو کے

۴۔ اُس نے ڈبا منگوایا، جس میں تھیں:
(a) مختلف قسم کی دوائیں (b) قینچی (c) پٹیاں (d) تینوں ✓

۵۔ محاورہ کے استعمال والا درست جملہ ہے: (Final Term 23)
(a) سیانے سچ کہتے ہیں ”جان ہے تو جہان ہے۔“ ✓
(b) سیانے سچ کہتے ہیں ”دل ہے تو جہان ہے۔“
(c) سیانے سچ کہتے ہیں ”جان ہے تو دنیا ہے۔“
(d) سیانے سچ کہتے ہیں ”جان ہے تو کائنات ہے۔“

۶۔ درست جمع الجمع والا جملہ ہے: (Second Term 23)
(a) وہاں ایک بہت بڑا لشکر تھا۔ (b) حادثے کی وجوہات عیاں ہیں۔ ✓
(c) اس نے کئی امور انجام دیے۔ (d) آج کئی تقریریں کی گئیں۔

۷۔ جمع الجمع کی مثال ہے: (Second Term 23)
(a) حاضرین (b) القابات ✓ (c) مساجد (d) احسانات

۸۔ جمع الجمع پر مبنی جملہ ہے: (Second Term 23)
(a) پاکستانی فوج بہت بہادر ہے۔ (b) انسانی خواہشیں بے شمار ہیں۔
(c) عیدین خوشیوں کے دن ہیں۔ (d) دکان ادویات سے بھری ہے۔ ✓

۹۔ ”فوج، لشکر، جماعت، ٹیم“ یہ سب الفاظ اسم جمع ہیں۔ درست اسم جمع والا جملہ ہے: (Final Term 23)
(a) طلبہ قطار میں چل رہے تھے۔ ✓ (b) آج سردی بہت زیادہ ہے۔
(c) بازار میں بہت رش لگا ہوا ہے۔ (d) چاند تارے چمک رہے ہیں۔

سبق نمبر ۲۰

بچے کی دُعا

(علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

تعارف علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے لفظوں میں ڈھلی دعا جہاں طالب علم کو ایک پیارا رُخ دکھاتی ہے وہیں اللہ تعالیٰ سے تعلق کا اظہار بھی کرتی ہے۔ اس دعا میں خوب صورت انداز سے زندگی کا محور و مرکز بتایا گیا ہے۔ جس طرح شمع دوسروں کو روشنی دے کر فائدہ دیتی ہے اسی طرح انسان کو بھی سب کے لیے فائدہ مند ہونا چاہیے۔ نظم میں یہ دعا کی گئی ہے کہ اے میرے رب! مجھے ایک نافع الناس وجود بنانا کہ میری روشنی کبھی ختم نہ ہو۔ بلکہ میری محبت دنیا میں چار سو روشنی پھیل جائے۔ وطن کی محبت انسان کی زندگی کا اہم پہلو ہے اور طالب علم کو چاہیے کہ وطن کی زینت کے لیے خدمت کا جذبہ اپنے اندر پیدا کیے رکھے۔

نظم دعا کی صورت میں یہ ترغیب دلا رہی ہے کہ علم نورِ خدا ہے اور تعلیم سے ایک بہتر انسان ہو کر تعلیم حاصل کرتے ہوئے انسان لحد تک چلا جائے لیکن تعلیم کی محبت اور پیاس ختم نہ ہو۔ تعلیم حاصل کرنے کا مقصد انسانیت کی خدمت ہو۔ غریبوں، دردمندوں، ضعیفوں کی ہر ممکن طریقے سے مدد کرنا ہو۔ یہی ہمارا دینی اور قومی فریضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے بُرے خیالات سے محفوظ رکھے اور ہمیشہ نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کوئی بھی بُرائی ہمارا راستہ نہ روکے اور ہم بحیثیت قوم آگے سے آگے بڑھتے جائیں۔

مرکزی خیال ہمیں ہر ممکن حد تک دوسروں کی مدد کرنی چاہیے۔ انسان وہی اچھے ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کے کام آتے ہیں۔ ہمیں علم کی روشنی سے جہالت کے اندھیرے دور کرنے ہیں۔ ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ سے اُس کا فضل و کرم اور رہنمائی طلب کرتے رہنا چاہیے۔

اشعار کی تشریح

شعر۱: لب پہ آتی ہے دُعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صُورت ہو خُدایا میری

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لب	ہونٹ	شمع	چراغ، موم بتی	تمنا	خواہش

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے میرے ہونٹوں پر یہ دُعا ہے اور میری آرزو ہے کہ میری زندگی شمع (موم بتی) کی طرح ہو کیوں کہ وہ خود جل کر دوسروں کو روشنی دیتی ہے۔ میں بھی دوسروں کی مدد کرنے والا بن جاؤں، دوسروں کو راہ دکھانے والا بن جاؤں۔

شعر۲: دُور دُنیا کا مرے دَم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہو جائے

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دَم	نفس، جان، زندگی، روح	اُجالا	روشنی، نور	چمکنا	روشن ہونا

تشریح: اس شعر میں شاعر یہ دُعا کر رہا ہے کہ میری زندگی شمع کی طرح ہو، میں ہر ایک کو روشنی دوں۔ لوگوں کے کام آؤں۔ ان کی ضرورتوں کو پورا کروں، میری روشنی سے ساری دُنیا کا اندھیرا ختم ہو جائے۔ میرے چمکنے سے ہر طرف روشنی پھیل جائے۔ لوگ مجھ سے فائدہ اٹھائیں۔

شعر۳: ہو مرے دَم سے یونہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
زینت	سجاوٹ	چمن	باغ

تشریح: اس شعر میں شاعر یہ دُعا کر رہا ہے کہ اے اللہ! تو مجھے ایسا انسان بنا دے جو اپنے وطن کی خوب صورتی کے لیے کام کر سکے۔ میری وجہ سے میرا وطن خوب صورت بن جائے۔ جس طرح پھول باغ کی خوب صورتی میں اضافہ کرتا ہے۔ پھول کی وجہ سے باغ کا حُسن بڑھ جاتا ہے۔ اس طرح میں بھی اپنے وطن کی خوش حالی میں اپنا کردار ادا کر سکوں۔

شعر۴: زندگی ہو مری پروانے کی صُورت یا رب!
علم کی شمع سے ہو مُجھ کو محبت یا رب!

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پروانے	پتنگا، کیڑا جو شمع پر گرتا ہے	صورت	شکل، مانند

تشریح: اس شعر میں شاعر یہ دُعا کر رہا ہے کہ اے اللہ! میری زندگی پروانے کی مانند ہو جائے جو شمع سے محبت کرتا ہے اور اپنی جان بھی قربان کر دیتا ہے۔ مجھے علم کی شمع سے محبت ہو۔ میں دن رات محنت کر کے علم حاصل کروں اور اس کی وجہ سے لوگوں کو فائدہ پہنچاؤں۔

شعر۵: ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
درد مندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حمایت	مدد، طرف داری	ضعیفوں	بوڑھوں، بزرگوں	دردمندوں	مصیبت زدہ

تشریح: اس شعر میں شاعر یہ دُعا کر رہا ہے کہ اے اللہ! مجھے اچھا انسان بنا دے۔ مجھے نیک بنا دے۔ میں دوسروں کے کام آنے والا بن جاؤں۔ میں غریبوں، محتاجوں کی مدد کرنے والا بن جاؤں، مصیبت کے ماروں اور کمزوروں سے محبت کرنے والا بن جاؤں۔ میں ہر وہ کام کروں جو انسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے ہو۔

شعر۶: میرے اللہ! بُرائی سے بچانا مُجھ کو
نیک جو راہ ہو، اُس رَہ پہ چلانا مجھ کو

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بچانا	محفوظ رکھنا	رَہ	رستہ

تشریح: اس شعر میں شاعر یہ دُعا کر رہا ہے کہ اے میرے اللہ! مجھے اچھا انسان بنا دے، مجھے نیک بنا دے۔ مجھے ہر قسم کی بُرائیوں سے بچا۔ مجھے نیکی کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ مجھے نیک راستے پر چلا یعنی اس راستے پر چلا جس راستے پر چلنے سے تُو خوش ہوتا ہے۔

حل مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) پہلے شعر میں ربّ العزت کے حضور کیا دُعا کی گئی ہے؟

جواب: پہلے شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ میرے دل کی تمنا میرے لب، یعنی ہونٹوں پر دعا کی صورت میں آتی ہے کہ اے خدا! میری زندگی شمع جیسی ہو، جس طرح شمع اپنی روشنی سے دنیا کو روشن کرتی ہے اُسی طرح سے میں بھی دنیا کے لیے روشنی کا سبب بنوں۔ (یہاں روشنی سے مُراد علم ہے۔)

(ب) اندھیرا دُور ہونے سے کیا مفہوم نکلا ہے؟

جواب: اندھیرا دور ہونے سے جہالت دُور ہونے یا جہالت ختم ہونے کا مفہوم نکلتا ہے۔

(ج) ”زندگی ہو مری پروانے کی صُورت یا رب!“ میں پروانہ کس چیز کی علامت بن کر سامنے آیا ہے؟

جواب: جس طرح پروانے کو شمع سے محبت ہوتی ہے، شاعر اپنے آپ کو اُسی پروانے کی طرح سمجھتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ جیسے پروانے کو شمع سے پیار ہوتا ہے اسی طرح مجھے علم سے محبت ہو جائے۔

(د) آپ نے اس نظم سے کیا سبق حاصل کیا؟

جواب: میں نے اس نظم سے یہ سبق حاصل کیا کہ ہم محنت، لگن اور خلوص نیت جیسی صفات کو اپنا کر وطن کی ترقی میں بھرپور کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہر ممکن حد تک دوسروں کی مدد کریں۔ انسان وہی اچھے ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کے کام آتے ہیں۔ ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ سے اس کا رحم، کرم، فضل، برکت، ہدایت، مغفرت اور رہنمائی طلب کرتے رہنا چاہیے۔

۲۔ کالم ملا کر مصرعے مکمل کریں۔

کالم الف	کالم ب
زندگی شمع کی صورت	ہے اُجالا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے	ہو مجھ کو محبت یا رب
ہو مرے دم سے یونہی	اُس رہ پہ چلانا مجھ کو
علم کی شمع سے	ہو خدایا میری
نیک جو راہ ہو	میرے وطن کی زینت

۳۔ درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں اور معانی کو واضح کرنے کے لیے جملے بنائیں۔

جواب:

الفاظ	معانی	جملے
تمنا	خواہش	میری تمنا ہے کہ میرا ملک دن دُگنی رات چوگنی ترقی کرے۔
شمع	موم بتی	پروانہ شمع کے گرد چکر لگاتا ہے۔
اُجالا	روشنی	صبح ہوتے ہی ہر طرف اُجالا پھیل جاتا ہے۔
زینت	خوب صورتی، سجاوٹ	کشمیر کے فلک بوس پہاڑ، کشمیر کی زینت میں اضافہ کرتے ہیں۔

۴۔ علامہ اقبال کی نظم طارق کی دعا انٹرنیٹ سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھیں۔ نظم میں موجود مشکل الفاظ پر نشانات لگائیں اور استاد محترم سے ان کا مطلب پوچھیں یا انٹرنیٹ سے تلاش کریں۔ نیز نظم کو زبانی یاد کر کے بزمِ ادب میں سنائیں۔

جواب: عملی کام۔

۵۔ درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیں۔

لب زندگی شمع صورت تمنا

جواب: ہونٹ حیات موم بتی شکل خواہش

۶۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔

اُجالا پھول زینت محبت حمایت

جواب: اندھیرا کانٹا بدزینت نفرت مخالفت

۷۔ ذیل میں مختلف افعال دیے گئے ہیں۔ ان کی مدد سے فاعل بنائیں۔

جواب:

فعل	فاعل	فعل	فاعل
خریدنا	خریدار	پڑھانا	اُستاد
رونا	رونے والا	بیچنا	دکان دار
گانا	گلوکار	بال کاٹنا	حجام
اداکاری	اداکار	کھیلنا	کھلاڑی

۸۔ مندرجہ ذیل عبارت میں سے اسمِ ظرف زماں اور اسمِ ظرف مکاں تلاش کریں:

اگرچہ میں صبح ساڑھے چار بجے مسجد پہنچ گیا تھا مگر پھر بھی میری ملاقات وہاں اپنے دوست عادل سے نہ ہو سکی۔ میں بہت پریشان ہوا کیوں کہ وہ تو فجر کی نماز باقاعدہ اسی مسجد